بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

تاریخ



یکساں قومی نصاب 2022ء کے مطابق

ایک قوم، ایک نصاب

Web version of PCTB Textbook
Not for Sale

پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور

یہ کتاب یکساں قومی نصاب 2022ء کے مطابق اور بورڈ کی منظور کردہ ہے۔

جملہ حقوق بحق پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور محفوظ ہیں۔

اس کتاب کا کوئی حصّہ نقل یا ترجمہ نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی اسے ٹیسٹ پیپرز، گائیڈ بکس، خلاصہ جات، نوٹس یا امدادی کتب کی تیاری میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔

فہرست عنوانات

نمبر شمار	باب کا عنوان	صفحہ نمبر
-1	یورپ میں قرونِ وسطیٰ Middle Ages in Europe (500-1500 CE)	1
-2	یورپ اور ایشیا میں اسلام کا پھیلاؤ Spread of Islam in Europe and Asia	21
-3	مسلم حکومتیں اور صلیبی جنگیں Muslim Dynasties and Crusades	34
-4	مسلمان جنوبی ایشیا میں Muslims in South Asia	50
-5	یورپ میں جدید دور Modern Period in Europe	80

مصنّفین

- احسان الحق
- سیدہ سعدیہ جاوید

مترجمین

- ڈاکٹر اسد محمود خاں — منہاج یونیورسٹی، لاہور
- آسیہ ادریس — گورنمنٹ گرلز ہائی سکول، تالاب والا، چونیاں

اراکینِ ریویو کمیٹی

- پروفیسر ڈاکٹر سلمیٰ ناز (MUL)
- مبشّر ارياض
- پروفیسر خلیل احمد

تجرباتی ایڈیشن

اراکین قومی جائزہ کمیٹی

- پروفیسر محمد یوسف جاوید
- پروفیسر رحمان اللہ چودھری
- ڈاکٹر عدنان طارق
- ملک محمد شریف
- محسن طفیل (QAED)
- پروفیسر محمد منیر بھٹی
- پروفیسر حنیف عباسی
- پروفیسر شہزاد اقبال
- پروفیسر محمد جبار
- محمد عباس (QAED)
- پروفیسر محمد اکرم سیال
- پروفیسر زر قابشیر
- رانا محمد اسلام (PEC)
- محمد طیّب (PEC)

ڈائریکٹر (کریکولم) — عامر ریاض

ڈپٹی ڈائریکٹر (مسوّدات) — مہر صفدر ولید

ڈپٹی ڈائریکٹر (گرافکس) — عائشہ صادق

نگران طباعت — مہر صفدر ولید، محمد شہزاد ہاشمی، شمس الرحمان

کمپوزنگ — محمد جمیل کنیرا

لے آؤٹ — حافظ انعام الحق

تیار کردہ — چودھری غلام رسول اینڈ سنز، الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور

Web version of PCTB Textbook
Not for Sale

باب 1

یورپ میں قرونِ وسطیٰ (Middle Ages in Europe)
(1500_500ء)

حاصلاتِ تعلم

اس باب کا مطالعہ کرنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- 500ء سے 1500ء کے دوران میں ہونے والے اہم واقعات، لوگوں اور تبدیلیوں کا تجزیہ کر سکیں اور ثبوت کے ساتھ بیان کر سکیں۔
- یورپ میں قرونِ وسطیٰ کی چند نمایاں خصوصیات کی نشان دہی کر سکیں مثلاً روزمرہ کی زندگی، زراعت، تجارت، تعلیم، ایجادات، مذہب، ادب اور معیشت وغیرہ۔
- بادشاہ اور دربار کے تصور کو بیان کر سکیں۔
- اس دور کے میلوں، تہواروں، ضیافتوں، شکار، آرٹ اور کھیل وغیرہ کی شناخت کر سکیں۔

500_1500ء کے درمیان ہونے والے اہم واقعات، لوگ اور تبدیلیاں
(Main Events, People and Changes Covered in the Study Period)

- قرونِ وسطیٰ یورپی تاریخ کا وہ دور تھا جو قدیم اور جدید دور کے درمیان آیا تھا۔ یہ تقریباً 500ء سے 1500ء تک جاری رہا۔ مسیحی چرچ نے قرونِ وسطیٰ کی تاریخ میں اہم کردار ادا کیا۔

قرونِ وسطیٰ کا ابتدائی دور (Early Middle Ages)

- قرونِ وسطیٰ کا آغاز اس وقت ہوا جب جرمن قبائل (شمالی یورپ کے لوگ) نے رومی سلطنت کے مغربی حصے پر حملہ کیا۔ ان قبائل نے اس علاقے پر قبضہ کر لیا اور بہت سی چھوٹی چھوٹی سلطنتیں بنا لیں۔



مسیحی گرجا گھر

- حملہ آوروں نے بھی بالآخر مسیحیت اختیار کر لی جو رومی سلطنت کا بڑا مذہب بن گیا تھا۔ پوپ مسیحی چرچ کا سربراہ تھا۔ وہ اور چرچ کے دوسرے راہ نما بہت طاقتور ہو گئے۔ ابتدائی قرونِ وسطیٰ کے دوران میں چرچ کے علاوہ چند لوگ پڑھ یا لکھ سکتے تھے۔ خانقاہیں تعلیم حاصل کرنے کے مراکز تھیں۔
- جاگیرداری یورپ کا اہم اقتصادی نظام بن گیا۔ زیادہ تر زمینیں ثروت مند مالکوں کی ملکیت تھیں۔ کسان تحفظ کے لیے مالک پر انحصار کرتے تھے۔

Web version of PCTB Textbook
Not for Sale

- اس دور کا سب سے کامیاب بادشاہ شارلیمن تھا۔ اُس نے اس خطے میں فرینکوں پر حکومت کی جو اَب فرانس اور جرمنی پر مشتمل ہیں۔



یورپ کا نقشہ، 500 عیسوی

- پوپ نے آٹھویں صدی عیسوی میں رومیوں کے شہنشاہ شارلیمن کو تاج پہنایا۔ تاہم اس کے جاں نشین سلطنت چلانے کے لیے بہت کمزور تھے۔ اسی سلطنت کو بعد میں ''مقدس رومی سلطنت'' کہا گیا۔

Web version of PCTB Textbook
Not for Sale





کسان کھیتوں میں کام کرتے ہوئے

کیا آپ جانتے ہیں؟

- شارلمین فرینکس کی سلطنت کا سربراہ تھا۔ اس نے قرونِ وسطیٰ کے دوران میں مغربی یورپ کی بہت سی مسیحی سرزمینوں کو متحد کیا۔ اسے "شہنشاہ" قرار دیا گیا۔ وہ ایک عظیم جنگجو تھا۔ اس کے نام کا مطلب چارلس اعظم ہے۔
- فرینکس لوگوں کا ایسا گروہ تھا جو یورپ میں ایک ہزار سال قبل سے رہ رہے تھے۔ ان کے نام ہی پر ملک فرانس کا نام رکھا گیا۔



شہنشاہ شارلمین کی رسم تاج پوشی

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale





وائکنگ حملہ آور

کیا آپ جانتے ہیں؟

وائکنگز شمالی یورپ کے جنگجو تھے۔ان کو نورسمین (Norsemen) یا نارتھ مین (Northmen) کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔انھوں نے ساتویں صدی عیسوی سے دسویں صدی عیسوی تک بحری سفر کیا۔انھوں نے کئی ممالک پر حملہ کیا اور بہت سا خزانہ ساتھ لے گئے۔ان کے شمالی یورپی پڑوسیوں نے انھیں وائکنگ کا نام دیا، جس کا مطلب ہے ''بحری قزاق۔''

- آٹھویں سے دسویں صدی عیسوی کے دوران میں وائکنگز حملہ آوروں نے یورپ کے کئی علاقوں پر حملے کیے۔وائکنگ موجودہ ڈنمارک، ناروے اور سویڈن کے علاقے سے آئے تھے۔انھوں نے کئی حکمرانوں کے لیے مشکلات پیدا کیں۔
- دسویں صدی عیسوی کے دوران میں فرانس نے تحفظ کی فراہمی کے لیے جاگیردارانہ نظام قائم کیا۔زمین کے مالکان جو لارڈز کہلاتے تھے، قلعے تعمیر کرتے تھے۔وہ اپنے پیروکاروں کو زمینیں دیتے تھے، ان پیروکاروں کو نائٹس (knights) کہا جاتا تھا۔اس کے بدلے میں لارڈز اپنے نائٹس کو جنگ میں اپنا دفاع کرنے کے لیے بلا لیتے تھے۔جن لوگوں کو 'سرف' (Serf) کہا جاتا تھا، وہ زمین کو کاشت کرنے پر مجبور تھے۔سرف غلاموں سے زیادہ بہتر نہ تھے۔

قرونِ وسطیٰ کا آخری عہد (Later Middle Ages)

- گیارھویں صدی عیسوی میں حالات بہتر ہوئے۔لوگوں نے غذائیت سے بھرپور خوراک اُگانا سیکھ لی۔صحت بہتر ہوئی اور آبادی بڑھی۔شہر بھی بڑھے اور تجارت میں بھی اضافہ ہوا۔
- انگلینڈ کے بادشاہ ہنری دوم اور فرانس کے بادشاہ لوئس نہم نے گیارھویں اور بارھویں صدی عیسوی کے دوران میں جاگیرداروں کو اپنا اقتدار قبول کرنے پر مجبور کیا۔
- یورپیوں نے گوتھک (Gothic) طرز کے فن اور فنِ تعمیر کو ترقی دی۔مسیحیوں نے لمبے میناروں اور رنگین شیشے کے ساتھ پتھر کے شاندار کیتھڈرل بنائے۔پیرس میں نوٹرے ڈیم کی عمارت گوتھک طرزِ تعمیر کی ایک اچھی مثال ہے۔
- تعلیم کا ازسرِنو احیا بھی ہوا۔پہلی یورپی یونیورسٹیاں بولوگنا، اٹلی، پیرس، فرانس اور دیگر شہروں میں قائم ہوئیں۔
- 1095ء سے 1291ء کے درمیان پورے یورپ کے مسیحی بادشاہوں اور نائٹس نے مشرقِ وسطیٰ میں صلیبی جنگوں کے ایک سلسلے میں حصہ لیا۔

Web version of PCTB Textbook Not for Sale



فرانس کے بادشاہ لوئی نہم



انگلینڈ کے بادشاہ ہنری دوم

اُنھوں نے مسلمانوں کے خلاف ان جگہوں کے کنٹرول حاصل کرنے کے لیے لڑائی کی جنھیں مسیحی مقدس سمجھتے تھے۔



نوٹرے ڈیم کی عمارت (پیرس)

- منگول سلطنت کی بنیاد چنگیز خان نے 1206ء میں رکھی۔ منگولوں نے تقریباً پورا روس، پولینڈ، ہنگری، یوکرین اور مالداویا وغیرہ کو فتح کرلیا۔ منگولوں کے عروج نے مشرقی اور وسطی یورپ کا سارا منظر بدل دیا۔

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale



انگلینڈ کے بادشاہ جان نے 1215ء میں میگنا کارٹا پر دستخط کیے

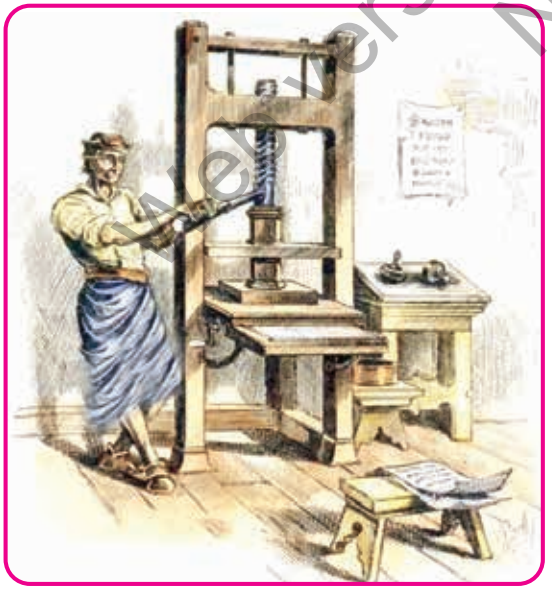
- انگلینڈ کے بادشاہ جان نے 1215ء میں میگنا کارٹا (Megna Carta) پر دستخط کیے تھے۔ یہ دستاویز بیان کرتی ہے کہ بادشاہ قانون سے بالاتر نہیں۔ اس طرح میگنا کارٹا نے عوام کے حقوق کا تحفظ کیا۔

قرونِ وسطیٰ کا اختتام (End of the Middle Ages)

- قرونِ وسطیٰ کا آخری حصہ مشکل دور تھا۔ انگلستان اور فرانس نے 1337ء اور 1453ء کے درمیان علاقائی حقوق پر سو سالہ جنگ لڑی۔
- کالی موت (بوبونک طاعون) نامی بیماری نے یورپ میں 1347ء اور 1351ء کے درمیان تقریباً ایک تہائی لوگوں کی جان لے لی۔
- چھاپہ خانہ (Printing) تقریباً 1440ء میں ایجاد ہوا۔ اس سے کتابیں آسانی سے اور بڑی تعداد میں تیار کی جا سکتی تھیں اس لیے بہت سے لوگوں کو کتابوں تک رسائی حاصل ہوگئی اور انھوں نے پڑھنا سیکھا۔



کالی موت (بوبونک طاعون) کا ایک منظر



کتاب کی چھپائی

Web version of PCTB textbook
Not for Sale

- مختلف تبدیلیاں قرونِ وسطیٰ کے خاتمے کا باعث بنیں۔ سپین، فرانس اور انگلستان کے ممالک کے مضبوط ہوتے ہی جاگیرداری نظام کمزور پڑنے لگا۔
- جلد ہی نشاۃِ ثانیہ میں علم اور فن کی ترقی کا عظیم دور شروع ہوا۔ 1492ء میں یورپیوں نے امریکیوں کے بارے میں بھی جان لیا۔
- یہ دریافت باقی دنیا کے لیے ایک نئی تفہیم کا باعث بنی۔ یہ دورِ جدید کا پہلا مرحلہ تھا۔

قرونِ وسطیٰ کی ٹائم لائن (Timeline of Middle Ages) (500-1500ء)

476ء:	رومی سلطنت کا زوال اور قرونِ وسطیٰ کا آغاز
481ء:	کلووس، فرینکوں کا بادشاہ بن گیا۔ کلووس نے زیادہ تر فرینکش قبائل کو متحد کیا جو رومی صوبہ گال کا حصہ تھے۔
500ء:	فرینکش ریاست کے بانی کلووس نے فرانس اور بلجیئم کا بیشتر حصّہ فتح کیا۔
610ء:	ہرکولیس (Heraclius) استنبول کا شہنشاہ بن گیا۔ کیونکہ فارسی سلطنت بازنطینی تہذیب پر قبضہ کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔
627ء:	بازنطینی افواج نے فارس فتح کر لیا۔
650ء:	عرب افواج نے زیادہ تر بازنطینی علاقوں کو فتح کر لیا جو پہلے فارسیوں کے قبضے میں تھے۔
732ء:	ٹورز کی جنگ لڑی گئی جس میں فرینکوں نے مسلمانوں کو شکست دی جس سے اسلام کی یورپ کی طرف پیش قدمی رک گئی۔
835ء:	اسکینڈے نیوین (Scandinavian) سرزمین (ڈنمارک، ناروے اور سویڈن) سے وائکنگز نے شمالی یورپ پر حملے کرنا شروع کر دیے۔ یہ حملے 1042ء تک جاری رہے۔
871ء:	انگلستان کے بادشاہ الفریڈ اعظم نے حکومت اور تعلیم کا نظام قائم کیا۔
955ء:	جان دوازدہم، اٹھارہ سال کی عمر میں پوپ بنے اور نو سال حکومت کی۔
1050ء:	قرونِ وسطیٰ میں یورپ کے پہلے زرعی انقلاب کا آغاز ہوا۔
1071ء:	سلجوق ترکوں نے بازنطینیوں کو ایشیائے کوچک (Asia Minor) میں منزیکرٹ (Manzikert) میں شکست دی اور بیشتر مشرقی بازنطینی صوبوں پر دوبارہ قبضہ کر لیا۔
1095ء:	پہلی صلیبی جنگ کا آغاز اس وقت ہوا جب بازنطینی شہنشاہ الیکسس کومنینس نے ایشیائے کوچک (Asia Minor) کے کھوئے ہوئے علاقوں کو دوبارہ فتح کرنے میں مدد کی درخواست کی۔
1099ء:	پہلی صلیبی جنگ کی یورپی افواج نے یروشلم پر قبضہ کر لیا۔
1152ء:	جرمنی کے فریڈرک اوّل نے اپنی سلطنت کو "مقدس رومی سلطنت" کا نام دیا تاکہ جرمن تخت کا وقار واپس لانے کی کوشش کی جا سکے۔
1170ء:	پہلی یورپی پَون چکی (Windmill) تیار کی گئی۔
1187ء:	مسلمانوں نے یروشلم پر دوبارہ قبضہ کر لیا اور تیسری صلیبی جنگ شروع ہو گئی۔

Web version of PCTB Textbook
Not for Sale

1200ء: عام تعلیم کی ترقی اور فکری نشاۃِ ثانیہ کا آغاز ہوا۔

1204ء: چوتھی صلیبی جنگ کے صلیبیوں نے استنبول پر قبضہ کرلیا۔

1215ء: انگلینڈ کے بادشاہ جان نے میگنا کارٹا (Magna Carta) پر دستخط کیے۔ اس دستاویز نے لوگوں کو کچھ حقوق دیے اور کہا کہ بادشاہ قانون سے بالاتر نہیں ہے۔

1267ء: قرونِ وسطیٰ کے آخری عہد کے سب سے اہم مصوّر فلورنٹائن جیوٹو پیدا ہوئے۔ انھوں نے مصوّری میں جدید روایت کو متعارف کروایا۔

1271ء: مارکو پولو نے ایشیا دریافت کرنے کے لیے اپنا مشہور سفر شروع کیا۔

1285ء: سینٹ لوئس کے پوتے فلپ چہارم کے طرزِ انتظام کی وجہ سے فرانس یورپ کی مضبوط ترین طاقت بن گیا۔

1337ء: فرانسیسیوں نے انگریزوں کے خلاف جوابی کارروائی کی اور سو سالہ جنگ شروع کی، لڑائیوں کا یہ سلسلہ 1453ء تک جاری رہا۔

1347ء: کالی موت (بوبونک طاعون) پندرھویں صدی تک مغربی یورپ میں معاشی بدحالی کے دور میں نمودار ہوئی۔ کالی موت کا یورپ کے سماجی اور معاشی حالات پر بُرا اثر پڑا۔

1356ء: فرانس میں کالی موت کے واقعہ کے بعد انگریزوں اور فرانسیسیوں کے درمیان براہِ راست جنگ شروع ہوگئی۔

1385ء: پہلی جرمن یونیورسٹی ہائیڈل برگ میں قائم ہوئی۔

1440ء: جرمن موجد جوہانس گٹنبرگ نے چھاپہ خانہ (Printing Press) ایجاد کیا۔ یہ نشاۃِ ثانیہ کے آغاز کی طرف اشارہ تھا۔

1453ء: عثمانی ترکوں نے استنبول پر قبضہ کرکے بازنطینی تہذیب کا خاتمہ کردیا۔

1454ء: اٹلی کو پانچ بڑے علاقوں میں تقسیم کیا گیا۔ وینس، میلان، فلورنس، پاپل ریاستیں اور نیپلز کی جنوبی سلطنت۔

1455ء: انگلینڈ کے ہنری ششم (1421-1471ء) نے وار آف روزز (گلابوں کی جنگ) لڑی۔

1509ء: ہنری ہشتم (1491-1547ء) نے اپنے والد ہنری ہفتم کے بعد انگلش تاج سنبھالا۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

ایشیائے کوچک میں اٹلی، یونان، البانیہ، مقدونیہ، بلغاریہ، ترکیہ، مصر، لیبیا اور لبنان وغیرہ کے جدید دور کے ممالک کا پورا یا کچھ حصہ شامل ہے۔

مہارت

یورپ میں قرونِ وسطیٰ کے دور کی شناخت کے لیے ٹائم لائن استعمال کریں۔



یورپ میں قرونِ وسطیٰ کی اہم خصوصیات (Significant Characteristics of Middle Ages in Europe)

(روزمرہ زندگی، زراعت، تجارت، تعلیم، ایجادات، مذہب، ادب اور معیشت)

یورپ میں قرونِ وسطیٰ کی کچھ اہم خصوصیات یہ ہیں:

Web version of PCTB Textbook Not for Sale

1۔ روزمرہ زندگی (Daily Life)

- زیادہ تر لوگ چھوٹے یا دو کمروں والے مکان میں رہتے تھے۔ یہ مکانات پُر ہجوم تھے اور عموماً سب ایک ہی کمرے میں سوتے تھے۔
- گھروں میں پالے جانے والے جانور جیسے گائے اور گھوڑا وغیرہ بھی مکان کے اندر رہ سکتے تھے۔
- مکان عام طور پر تاریک، آگ سے دھواں دار اور غیر آرام دہ ہوتا تھا۔
- عام طور پر ایک مقامی جاگیر دار ہوتا تھا جو ایک بڑے مکان، جسے جاگیر یا قلعہ کہا جاتا تھا، میں رہتا تھا۔
- شرفا کو کسانوں سے الگ کرنے کے لیے قوانین بنائے گئے۔ اِن قوانین میں بتایا گیا تھا کہ ایک شخص کس قسم کے کپڑے پہن سکتا تھا اور کون سی اشیا استعمال کر سکتا تھا۔
- زیادہ تر کسان سردیوں میں خود کو گرم رکھنے کے لیے بھاری اُون کے سادہ کپڑے پہنتے تھے۔
- تاہم امیر لوگ باریک اُون، مخمل اور یہاں تک کہ ریشم سے بنے بہت اچھے کپڑے پہنتے تھے۔ مرد عام طور پر انگرکھا، اُونی جرابیں، نیکر اور چادر پہنتے تھے۔
- عورتیں ایک لمبا گھاگھرا نما لباس جسے کرٹل (Kirtle) کہتے تھے، پیش بند (apron)، اونی جرابیں اور ایک چادر پہنتی تھیں۔
- کسانوں کے کھانے میں بہت زیادہ تنوّع نہیں تھا۔ وہ زیادہ تر روٹی اور سٹیو (Stew) کھاتے تھے۔ سٹیو میں پھلیاں، خشک مٹر، گوبھی اور دیگر سبزیاں شامل تھیں۔
- قرونِ وسطیٰ کے لوگ جو روٹی کھاتے تھے وہ پتھر کی چکّی سے پسے آٹے سے بنائی جاتی تھی۔ یہ روٹی سخت ہوتی تھی، اس لیے لوگوں کے دانت تیزی سے گِرنے لگے۔ بعض اوقات اس میں تھوڑا سا گوشت کا ذائقہ شامل کر لیا جاتا تھا۔
- دیگر کھانے جیسے گوشت، پنیر اور انڈے عموماً خاص مواقع پر استعمال کے لیے محفوظ کیے جاتے تھے۔ چونکہ ان کے پاس



جاگیر دار کی رہائش



کسان کی رہائش



روٹی پکانے کا عمل

Web version of PCTB Textbook
Not for Sale

گوشت ٹھنڈا رکھنے کا طریقہ نہیں تھا اس لیے وہ گوشت تازہ ہی کھاتے تھے۔

- بعض اوقات گوشت کو محفوظ کرنے کے لیے اسے خشک کیا جاتا یا پھر نمکین بنایا جاتا۔ امرا مختلف قسم کے کھانے کھاتے تھے جن میں گوشت اور میٹھی کھیر وغیرہ شامل تھے۔

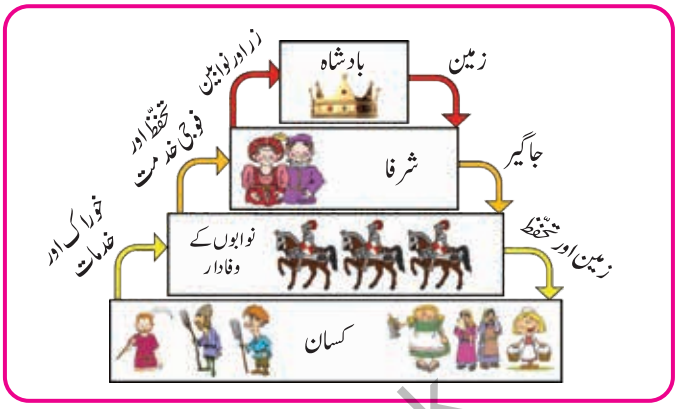


یورپ میں قرونِ وسطیٰ کا لباس

2۔ زراعت (Agriculture)

- قرونِ وسطیٰ میں بڑا پیشہ زراعت تھا۔
- مقامی کسان زمین میں لارڈز (مالک / آقا) کے لیے کام کرتے تھے۔
- کسانوں کو ''لارڈ کا ویلن (Lord's Villein)'' کہا جاتا تھا جو ایک نوکر کی طرح تھا۔ کسان سارا سال محنت کرتے تھے۔ وہ جَو، گندم اور جئی جیسی فصلیں اگاتے تھے۔
- کسانوں کو لارڈ کی زمین پر شکار کرنے کی اجازت نہ تھی۔
- اُن کے باغات بھی تھے جہاں وہ سبزیاں اور پھل اُگاتے تھے۔
- اُن کے پاس بعض اوقات چند جانور بھی ہوتے تھے جیسے مرغی اور گائے وغیرہ۔
- جاگیردارانہ نظام پہلی بار فرانس میں دسویں صدی عیسوی میں متعارف ہوا اور گیارھویں صدی عیسوی میں دوسرے علاقوں میں پھیل گیا۔

Web version of PCTB Textbook
Not for Sale



جاگیر داری نظام میں طاقت کی تکون



کسان کام کرتے ہوئے

3۔ تجارت (Trade)

- قرونِ وسطیٰ میں میلان جیسے اندرون ملک تجارتی مراکز قائم ہوئے جو برآمدات کے لیے ساحلی شہروں تک سامان پہنچاتے تھے۔ عرب دنیا اور یورپ کے درمیان درج ذیل اشیا کی تجارت ہوتی تھی:

سونا، نمک، زیورات، چمڑے کا سامان، عطر، مصالحے، ٹیکسٹائل، جانوروں کی کھالیں اور کپاس وغیرہ۔



قرونِ وسطیٰ میں تجارت

مہارتیں: (Skills)

دریافت کریں کہ کس طرح یورپ میں قرون وسطیٰ میں تجارت آج کی تجارت سے مختلف تھی؟

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

4۔ تعلیم (Education)

- چرچ کے زیرِ انتظام کچھ سکول تھے جہاں طلبہ کو لاطینی پڑھنا اور لکھنا سکھایا جاتا تھا۔
- کچھ بچے اپرنٹس شپ (Apprenticeship) اور گلڈ سسٹم (Guild system) کے ذریعے سے ہنر سیکھتے تھے۔
- قرونِ وسطیٰ میں بہت کم لوگ سکول جاتے تھے۔
- امیر بچے اکثر ٹیوٹرز کے ذریعے سے سیکھتے تھے۔
- اوّلین یونیورسٹیاں بھی قرونِ وسطیٰ میں قائم ہوئیں۔
- یونیورسٹی کے طلبہ پڑھنا، لکھنا، فلکیات، ریاضی اور موسیقی وغیرہ سمیت بہت سے مضامین پڑھتے تھے۔

5۔ ایجادات (Inventions)

قرونِ وسطیٰ کے زمانے میں بہت سی اہم ایجادات کی گئیں جیسا کہ:

- چرخا (Spinning Wheel)
- کمپاس/قطب نما (Compass)
- چھاپہ خانہ (Printing Press)
- چشمہ (Eyeglass)
- بارُود (Gunpowder)
- لہروں سے چلنے والی چکی (Tidal Mill)

6۔ مذہب (Religion)

- قرونِ وسطیٰ کے مسیحی مذہب اور چرچ نے یورپ میں اہم کردار ادا کیا۔
- مقامی چرچ شہری زندگی کا مرکز تھا۔ لوگ ہفتہ وار تقاریب میں شرکت کرتے تھے۔ شادیوں اور جنازوں کی رسومات گرجا گھروں میں منعقد کی جاتی تھیں۔

7۔ ادب (Literature)

- قرونِ وسطیٰ کے دوران میں پیدا ہونے والا اہم ادب مبلّغین اور رَاہبوں نے لکھا۔
- قرونِ وسطیٰ کی سب سے مشہور کتابوں میں سے ایک ''گولڈن لیجنڈ (Golden Legend)'' تھی۔ اس میں قرونِ وسطیٰ کے زمانے میں سینٹس (Saints) کی زندگیوں کے بارے میں کہانیاں بیان کی گئی تھیں۔



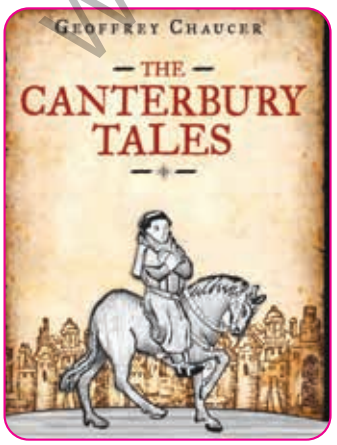
قرونِ وسطیٰ میں تعلیم



پن چکی



گرجا گھر



ادبی کتاب

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

- جیفری چوسر کی لکھی ہوئی ''کنٹر بری ٹیلز'' اور ڈینٹ الغیر ی کی ''دی ڈیوائن کامیڈی'' نے مقبولیت حاصل کی۔
- کچھ لوگ ادب پڑھنا اور لکھنا جانتے تھے۔ ترانے، گانے اور کامیڈی وغیرہ لکھے جاتے تھے۔
- مارکو پولو کے سفر اور برطانیہ کے بادشاہوں کی تاریخ بھی لکھی گئی۔
- کچھ لوگوں نے مذہب کے بارے میں فلسفیانہ دستاویزات بھی لکھیں۔

8۔ معیشت (Economy)



تاجر

- قرونِ وسطیٰ کے دوران میں عام طور پر یورپ دیہی تھا اور اس کی معیشت کا زیادہ تر انحصار زراعت پر تھا۔ تاجر جنوب مشرقی یورپ میں بازنطینی سلطنت کے لوگوں کے ساتھ تجارت کے لیے بہت دُور کا سفر کرتے تھے۔
- شہری زندگی، دیہی زندگی سے بہت مختلف تھی لیکن یہ زیادہ آسان بھی نہ تھی۔
- بہت سے لوگ کاریگر کے طور پر کام کرتے تھے۔ نوجوان لڑکے ہنر سیکھتے ہوئے چند سال تک بطور ٹرینی خدمات انجام دیتے تھے۔ شہر میں خدمات کے دیگر شعبوں میں نوکر، تاجر، نانبائی، ڈاکٹر اور وکیل وغیرہ شامل تھے۔
- دسویں صدی عیسوی کے دوران میں حکومتیں مضبوط ہوئیں۔ اس طرح لوگوں کے معاشی حالات بہتر ہوئے۔

بادشاہ کا دربار (The King's Court)

- ''بادشاہ کا دربار (King's Court)'' ایک اصطلاح تھی جو بادشاہ کی کونسل اور روزمرّہ کی زندگی کو بیان کرتی تھی۔
- بادشاہ جہاں بھی جاتا، دربار اس کے ساتھ سفر کرتا تھا۔



بادشاہ کے دربار کا ایک منظر

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

- بادشاہ اپنے دربار کے دانشوروں سے مشورہ لے سکتا تھا جن میں رشتہ دار، لارڈز اور چرچ کے ارکان وغیرہ شامل ہوتے تھے۔
- اکثر بادشاہ عدالتیں لگاتے اور فیصلے صادر کرتے تھے۔ وہ لوگوں کی شکایات اور مسائل سنتے تھے۔ وہ اپنی کونسل کی مدد سے فیصلے کرتے تھے۔
- بادشاہوں کے پاس ایک خاص مُہر ہوتی تھی جسے وہ سرکاری دستاویزات پر لگاتے تھے۔ مُہر سے ثابت ہوتا تھا کہ دستاویز اصلی ہیں اور یہ بادشاہ کے دستخط کی طرح کام کرتی تھی۔
- جب بادشاہ درشن دیتا تھا تو مقامی لوگوں کو توقع ہوتی کہ انھیں کھانا، تفریح اور رہائش فراہم کی جائے گی۔

بادشاہ کا انتخاب (Selection of King)

- بادشاہ بہت سے مختلف طریقوں سے اقتدار میں آتے تھے۔
- بہت سی ثقافتوں میں حق حکمرانی کے لیے بادشاہ کے ساتھ خونی رشتہ ہونا ضروری سمجھا جاتا تھا۔
- جب ایک بادشاہ مرجاتا تو اس کا بڑا بیٹا بادشاہ بن جاتا۔ اسے موروثی جانشینی کہتے ہیں۔
- اگر بادشاہ کا بڑا بیٹا نہ ہوتو اس کے بھائی یا کسی دوسرے مرد رشتہ دار کو بادشاہ مقرر کیا جاتا۔
- بعض اوقات بادشاہ قتل وغارت کے ذریعے سے یا جنگ میں فتح حاصل کر کے اقتدار میں آتے تھے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

بادشاہ کا دربار پورے ملک میں مختلف جگہوں پر منعقد ہوتا رہتا تھا تاکہ بادشاہ تازہ ترین صورت حال کو دیکھ سکے کہ بادشاہت میں کیا ہو رہا ہے۔

- یقیناً کوئی بادشاہ بھی اپنے امرا اور لارڈز کی حمایت کے بغیر حکومت نہیں کر سکتا تھا۔
- بادشاہ کو طاقتور طبقہ کئی طریقوں سے منتخب کرتا تھا۔ بعض ممالک میں ایک کونسل ہوتی تھی جو بادشاہ کا انتخاب کرتی تھی۔
- قرونِ وسطیٰ کے دوران میں نئے بادشاہوں کو ایک خاص تقریب میں تاج پہنایا جاتا جسے ''تاج پوشی'' کہا جاتا تھا۔
- تاجپوشی ایک مذہبی تقریب تھی جہاں چرچ کے راہ نما، جیسے پوپ یا بشپ، بادشاہ کی تاج پوشی کرتے تھے۔
- بادشاہوں کو اکثر مقدس تیل سے مسح کروایا جاتا تاکہ وہ حکمرانی کے مقدس فرض کو سرانجام دے سکیں۔



بادشاہ کی رسمِ تاج پوشی

رقم جمع کرنا (Collection of Money)

- کچھ بادشاہ دوسروں سے زیادہ دولت مند ہوتے تھے لیکن تمام بادشاہوں کو حکومت کرنے کے لیے پیسے کی ضرورت ہوتی تھی۔ انھیں روزمرہ کی ضروریات کے ساتھ ساتھ فوجوں اور جنگوں کے لیے بھی ادائیگی کرنا پڑتی تھی۔
- بادشاہ کئی طریقوں سے رقم جمع کرتے۔ ایک طریقہ جنگ میں جانا اور دوسروں کی زمینوں پر قبضہ کرنا تھا۔ دوسرے طریقوں میں اپنے لارڈز سے

Web version of PCTB Textbook Not for Sale

وصول کی جانے والی فیس اور لوگوں پر عائد ٹیکس شامل تھے۔

- کچھ لارڈز جنگ میں جانے کے بجائے بادشاہ کو 'تاوان (Shield Money)' ادا کرتے اس طرح بادشاہ کرائے پر جنگ کے لیے اپنے سپاہی رکھ سکتا تھا۔
- بغاوت سے بچنے کے لیے عوام یا کسانوں پر زیادہ ٹیکس عائد نہیں کیے جاتے تھے۔ اس سلسلے میں بادشاہ احتیاط کرتے تھے۔

یورپ میں قرونِ وسطیٰ کے میلے، تہوار، ضیافتیں، شکار، فن اور کھیل وغیرہ

(Fairs, Festival, Feasts, Hunting, Art, Sports and Games etc. of Middle Ages in Europe)

(1) میلے، تہوار اور ضیافتیں (Fairs, Festivals and Feasts)

- قرونِ وسطیٰ کے دوران میں بہت سے لوگ اپنے روایتی، مقامی اور ثقافتی تہوار مناتے تھے جو کہ پورے یورپ میں مختلف تھے۔



یورپی میلے کا ایک منظر

- لوگوں کے پاس چھٹی کے دن نہیں ہوتے تھے لیکن وہ بہت سے تہوار مناتے تھے۔
- وہ اپنے دن منانے کے لیے میلے، تہوار اور ضیافتوں کا اہتمام کرتے تھے۔
- ان ضیافتوں میں بہت سارے کھانے، موسیقی، کھیل اور رقص شامل ہوتے تھے۔
- چرچ روزمرہ زندگی کا ایک اہم حصہ تھا۔ اِس نے لوگوں کی زندگی کے ہر پہلو کو متاثر کیا۔ مسیحی کیلنڈر کے زیادہ تر دن، خاص دن تھے جیسے ایسٹر، کرسمس اور مختلف سینٹس (Saints) کے دن۔
- ان دنوں میں مقامی دیہاتی اکٹھے ہوتے اور پارٹی کا اہتمام کیا جاتا تھا۔
- لوگ جانوروں کا شکار کرتے تھے۔

Web version of PCTB Textbook Not for Sale



شکار کا ایک منظر



ضیافت کا ایک منظر

(2) فن (Art)

- یورپ میں قرونِ وسطیٰ کے دوران میں آرٹ کا زیادہ تر حصہ مذہبی تھا۔
- آرٹ کی مختلف اقسام میں مصوّری، مجسمہ سازی، دھاتی کام، کندہ کاری، رنگ دار شیشے کی کھڑکیاں اور مختلف قسم کی تحریریں شامل تھیں۔
- قرونِ وسطیٰ کے فن کو تین اہم ادوار اور انداز میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

1۔ بازنطینی آرٹ　　2۔ رومانوی آرٹ　　3۔ گوتھک آرٹ

- بازنطینی آرٹ کی نمایاں خصوصیت حقیقت پسندی کی کمی تھی۔ فنکاروں نے اپنی مصوّری کو حقیقت پسندانہ بنانے کی کوشش نہیں کی بلکہ اپنے علامت پرستی کے فن پر توجہ دی۔ مصوّری سادہ تھی، اشیا کا سایہ نہیں بناتے تھے۔ مصوّری کے موضوعات عموماً سنجیدہ اور تاریک پہلو والے تھے۔ موضوعات قریباً مذہبی ہوتے تھے۔



گنبد کی اندرونی چھت کی پینٹنگ



رنگین شیشے کا فن

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

- رومانوی طرزِ تعمیر رومی اور بازنطینی فن سے متاثر تھا۔ اس کی توجہ مذہب پر تھی۔ اس میں تعمیراتی تفصیلات جیسے رنگین شیشے کا فن، دیواروں پر بڑی مصوّری، گنبد والی چھتیں اور عمارتوں پر نقش و نگار شامل تھے۔ اس میں چمک دار تحریروں پر مبنی آرٹ اور مجسمہ سازی بھی شامل تھی۔
- گوتھک آرٹ رومانوی آرٹ سے نکلا۔ گوتھک فنکاروں نے روشن رنگوں اور مختلف نقطہ نظر کو استعمال کرنا شروع کیا اور عملی کام کو ترجیح دی۔ انھوں نے اپنے فن میں سائے اور روشنی کا بھی زیادہ استعمال کرنا شروع کیا اور نئے موضوعات پر طبع آزمائی کی۔

(3) کھیل (Sports and Games)

- قرونِ وسطیٰ کے کھیلوں کو زندگی میں مزید رنگ بھرنے کے لیے بنایا گیا تھا۔ کئی بیرونی کھیل (Outdoor) کھیلے جاتے تھے۔
- لوگ مختلف علاقوں میں منعقد ہونے والے ٹورنامنٹس میں حصہ لیتے تھے۔ ان ٹورنامنٹس میں درج ذیل کھیل شامل تھے:۔
  - گیند اور پیالوں کے ساتھ کھیلنا
  - ہیمر تھرو (Hammer Throw)
  - گھڑسواری
  - شنٹی (Shinty) (ہاکی کی طرح)
  - سٹول بال (کرکٹ کی طرح)
  - تیراندازی اور گالف
  - شطرنج
  - کُشتی



گیند کا کھیل

- قرونِ وسطیٰ کے جاگیردارانہ نظام نے ہر شخص کو شہرت اور اعلیٰ سماجی مقام حاصل کرنے کے مواقع فراہم کیے۔
- ایک بہادر جو کھیلوں کے مقابلوں کے دوران میں اپنی لڑنے کی صلاحیتوں کو ثابت کر سکتا تھا، اکثر اسے بڑی دولت سے نوازا جاتا تھا۔



گالف

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

- ایک کسان جو کھیلوں کے ان مقابلوں میں بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کرسکتا تھا، اسے مزید زمین سے نوازا جاتا۔
- اس طرح ان کھیلوں نے عوام میں بہت مقبولیت حاصل کی۔

مہارتیں



- متعلقہ کتابیں پڑھیں، انٹرنیٹ سے تلاش کریں اور یورپ میں قرونِ وسطیٰ (500 سے 1500ء) کے بارے میں معلومات اکٹھی کریں۔
- یورپ میں قرونِ وسطیٰ (500 سے 1500ء) کے بارے میں جاننے کے لیے بنیادی اور ثانوی ذرائع کا تجزیہ کریں۔

اہم نکات (Main Points)

1۔ قرونِ وسطیٰ یورپی تاریخ کا وہ دور تھا جو تقریباً 500ء سے 1500ء تک جاری رہا۔
2۔ قرونِ وسطیٰ میں چرچ لوگوں کی زندگیوں میں ایک غالب طاقت تھا۔
3۔ قرونِ وسطیٰ کی ابتدا میں فرانس نے تحفظ فراہم کرنے کے لیے جاگیردارانہ نظام تیار کیا۔
4۔ میگنا کارٹا انسانی حقوق کا ایک شاہی چارٹر تھا جس پر انگلستان کے بادشاہ جان نے 1215ء میں دستخط کیے تھے۔
5۔ انگلستان اور فرانس نے 1337ء سے 1453ء کے درمیان میں علاقائی حقوق پر سو سالہ جنگ لڑی۔
6۔ کالی موت (بوبونک طاعون) نے 1347ء سے 1351ء کے درمیان میں یورپ میں تقریباً ایک تہائی لوگوں کو ہلاک کیا۔
7۔ مسلمانوں نے 1187ء میں یروشلم پر دوبارہ قبضہ کیا۔
8۔ پہلی جرمن یونیورسٹی 1385ء میں قائم کی گئی۔
9۔ چھاپہ خانہ (Printing Press) 1440ء میں ایجاد ہوا۔
10۔ زراعت قرونِ وسطیٰ کا سب سے بڑا پیشہ تھا۔
11۔ قرونِ وسطیٰ کے دوران میں پیدا ہونے والا اہم ادب مذہبی پادریوں اور راہبوں نے لکھا تھا۔
12۔ قرونِ وسطیٰ میں پوپ، یورپ کی سب سے طاقتور شخصیات میں سے ایک بن گیا۔
13۔ جیفری چوسر (1340-1400ء) قرونِ وسطیٰ کے اواخر میں انگلستان کے ایک مشہور شاعر اور مصنف تھے۔
14۔ مارکو پولو (1254-1324ء) وینس کا ایک تاجر، نئے علاقے دریافت کرنے والا (سیاح) اور مصنف تھا جس نے شاہراہِ ریشم کے ساتھ ایشیا کا سفر کیا۔
15۔ منگول سلطنت کی بنیاد چنگیز خاں نے 1206ء میں رکھی تھی۔
16۔ قرونِ وسطیٰ کے دوران میں مینوریل ازم (Manurialism) یورپ کا مرکزی اقتصادی نظام بن گیا۔
17۔ یورپیوں نے گوتھک طرز کے فن اور فنِ تعمیر کو اختیار کیا۔
18۔ 1453ء میں عثمانی ترکوں نے استنبول پر قبضہ کرلیا اور بازنطینی تہذیب کا خاتمہ کردیا۔
19۔ بازنطینی آرٹ اپنی حقیقت پسندی کی کمی کی وجہ سے نمایاں تھا۔

Web version of PCTB Textbook
Not for Sale

مشق

سوال نمبر 1: درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں:

(1) جاگیردارانہ نظام سب سے پہلے 10ویں صدی عیسوی میں سامنے آیا:

(الف) فرانس میں (ب) انگلینڈ میں (ج) روس میں (د) اٹلی میں

(2) انگلینڈ کا بادشاہ جس نے انسانی حقوق کی دستاویز "میگنا کارٹا" پر 1215ء میں دستخط کیے:

(الف) ایڈورڈ (ب) ہیرالڈ (ج) ولیم اول (د) جان

(3) قرونِ وسطیٰ کے فن کو اہم ادوار اور انداز میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

(الف) دو (ب) تین (ج) چار (د) پانچ

(4) سلطنت جس کا زوال 476ء میں شروع ہوا:

(الف) یونانی (ب) مصری (ج) رومی (د) فارسی

(5) چھاپہ خانہ کی ایجاد ہوئی:

(الف) 1440ء میں (ب) 1446ء میں (ج) 1448ء میں (د) 1450ء میں

سوال نمبر 2: درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

(i) یورپ میں قرونِ وسطیٰ میں بادشاہوں کو کس طرح تاج پہنایا جاتا تھا؟

(ii) قرونِ وسطیٰ کے دوران میں یورپ میں کس مذہب نے اہم کردار ادا کیا؟

(iii) شارلیمین شہنشاہ کون تھا؟

(iv) یورپ میں قرونِ وسطیٰ کے دوران میں کس قسم کا ادب متعارف کرایا گیا؟

(v) قرونِ وسطیٰ کے دوران میں یورپ میں کھیلے جانے والے تین کھیلوں کے نام لکھیں۔

سوال نمبر 3: درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات لکھیں۔

(i) یورپ میں قرونِ وسطیٰ کے تین ادوار کیا تھے؟ بحث کریں۔

(ii) یورپ میں قرونِ وسطیٰ کے دوران میں بادشاہ اور دربار کا تصور بیان کریں۔

(iii) یورپ میں قرونِ وسطیٰ میں بادشاہ کے انتخاب کے تصور کو اجاگر کریں۔

(iv) یورپ میں قرونِ وسطیٰ میں روزمرہ زندگی اور زراعت کیسی تھی؟ بیان کریں۔

(v) یورپ میں قرونِ وسطیٰ کے لوگوں کی تجارت اور تعلیم پر بحث کریں۔

(vi) یورپ میں قرونِ وسطیٰ کے میلوں، تہواروں اور ضیافتوں پر ایک نوٹ لکھیں۔

(vii) یورپ میں قرونِ وسطیٰ کے آرٹ کی تین اقسام بیان کریں۔

(viii) یورپ میں قرونِ وسطیٰ کے کھیلوں کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ واضح کریں۔

Web version of PCTB Textbook
Not for Sale

سیکھنے کی سرگرمیاں: (Learning Activities)

اساتذہ کے کرنے کے کام

- یورپ میں قرونِ وسطیٰ (500-1500) کے دور کی شناخت کے لیے ٹائم لائن استعمال کریں۔
- قرونِ وسطیٰ کے واقعات کی ترتیب کو ظاہر کرنے کے لیے آرگینوگرام (Organogram) استعمال کریں۔
- قرونِ وسطیٰ کے لوگوں کی زندگی کے بارے میں پوچھ گچھ کرنے کے لیے پوسٹرز کا استعمال کریں۔
- طلبہ کو قرونِ وسطیٰ کے بارے میں معلومات فراہم کرنے میں مدد کے لیے انٹرنیٹ، کتابوں اور اخبارات وغیرہ کا استعمال کریں۔

تنقیدی سوچ: (Critical Thinking)

تنقیدی سوچ تب ہوتی ہے جب بچے اپنے موجودہ علم اور تجربے کے ساتھ ساتھ اپنے مسائل حل کرنے کی مہارتوں پر نتیجہ اخذ کرتے ہیں جیسا کہ:

(i) موازنہ اور تضاد

(ii) وضاحت کریں کہ چیزیں کیوں رونما ہوتی ہیں۔

(iii) خیالات کا اندازہ کریں اور رائے بنائیں۔

(iv) دوسروں کے نقطہ نظر کو سمجھیں۔

(v) پیش گوئی کریں کہ مستقبل میں کیا ہوگا۔

یورپ میں قرونِ وسطیٰ کے بارے میں تنقیدی سوچ کے سوالات:

(i) قرونِ وسطیٰ میں کیا مسائل تھے؟

(ii) قرونِ وسطیٰ نے جدید دنیا کو کیسے متاثر کیا؟

(iii) قرونِ وسطیٰ میں زندگی کیسی تھی؟

(iv) قرونِ وسطیٰ کو تاریک دور کیوں کہا جاتا ہے؟

(v) قرونِ وسطیٰ کے خاتمے کا سبب کیا تھا؟

کلاس روم پراجیکٹ

- کلاس روم پروجیکٹ وہ کام ہوتے ہیں جو اساتذہ کی طرف سے طلبہ کو ان کی کارکردگی کا اندازہ لگانے کے لیے تفویض کیے جاتے ہیں۔ پڑھانا اہم ہے لیکن صرف پڑھانا اکتاہٹ پیدا کرسکتا ہے۔ یکسانیت کو توڑنے اور طلبہ کی شمولیت کو بڑھانے کے لیے کھیل، سرگرمیاں اور کلاس روم کے منصوبے متعارف کرائے جاتے ہیں۔
- پروجیکٹ پلان ایک دستاویز ہے جو پروجیکٹ پلان کے لیے ایک معیاری فارمیٹ بناتی ہے۔ عام طور پر اس میں کسی پروجیکٹ کے ضروری عناصر کی فہرست ہوتی ہے۔ جیسے اسٹیک ہولڈرز، دائرہ کار، ٹائم لائنز، تخمینہ لگانا اور مواصلات کے طریقے۔
- یورپ میں قرونِ وسطیٰ کے دور میں ہونے والی ایجادات پر ایک پروجیکٹ بنائیں۔

Web version of PCTB Textbook
Not for Sale

باب 2

یورپ اور ایشیا میں اسلام کا پھیلاؤ
(Spread of Islam in Eurpoe and Asia)

اُمیّہ اور عباسی (Umayyads and Abbasids)

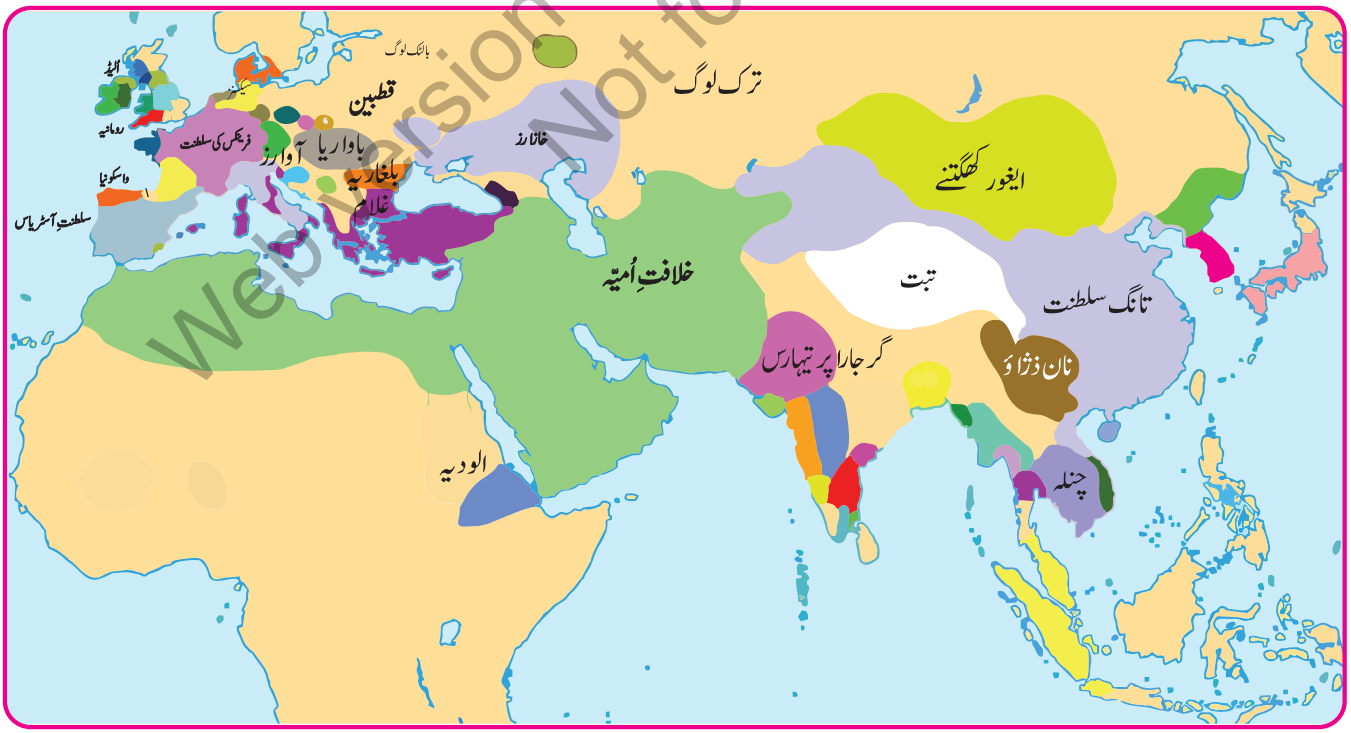
حاصلاتِ تعلم

اس باب کا مطالعہ کرنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- اموی اور عباسی دورِ حکومت کی مختصر وضاحت کر سکیں۔
- برصغیر میں اسلام کے پھیلاؤ میں محمد بن قاسم کی اہمیت سمجھ سکیں۔
- اموی اور عباسی حکومتوں کے دوران میں ہونے والی اہم پیش رفت کی تحقیق کر سکیں۔
- برصغیر میں محمد بن قاسم کی آمد کا خاکہ بنا سکیں۔

اُموی خاندان (Umayyad Dynasty) (661-750ء)

- اُموی خاندان نے 661ء سے 750ء تک اسلامی دنیا پر حکومت کی۔ یہ خاندان خلافت راشدہ کا اس وقت جانشین بنا جب معاویہ اول حکمران بنے۔ اُس نے اُموی خاندان کی حکومت کی بنیاد رکھی۔ انھوں نے تقریباً 90 سال تک حکومت کی جس کا دارالحکومت دِمَشق تھا۔ اُموی حکومت کا خاتمہ 750ء میں ہوا جب عباسیوں نے اقتدار سنبھال لیا۔ اُموی خلافت کی سرحدیں ایشیا میں دریائے سندھ سے لے کر جزیرہ نما آئبیرین (جدید سپین) تک تقریباً 9,656 کلومیٹر (6000 میل) تک پھیلی ہوئی تھیں۔



اُموی دورِ حکومت کا نقشہ

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

- اُموی دورِ حکومت اسلامی حکومتوں میں سب سے زیادہ طاقتور اور وسیع تھا۔ یہ اِسلامی حکومتوں میں سے پہلی ملوکیّت بھی تھی۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ حکومت کا سربراہ جسے خلیفہ کہا جاتا تھا، سابق حکمران کا بیٹا (یا دیگر مرد رشتہ دار) ہوتا تھا۔
- اُمویوں نے بازنطینیوں (مشرقی رومی سلطنت) کی حکومت کا نمونہ اپنایا جو بیشتر اسی سرزمین پر حکومت کر چکے تھے جو امویوں نے فتح کی تھی۔ انھوں نے سلطنت کو صوبوں میں تقسیم کیا۔ صوبے پر حکمران کے مقرر کردہ گورنر کی حکومت ہوتی تھی۔ انھوں نے ''دیوان'' کہلانے والے سرکاری محکمے بھی بنائے جو مختلف سرکاری اداروں کو چلاتے تھے۔

اُموی خاندان کے چند اہم خلفا کے کارنامے:

(Contributions of some important Caliphs of Umayyad Dynasty)

معاویہ اوّل کا دورِ حکومت (Reign of Muawiyah-I)

- معاویہ اوّل (602 - 680ء) ایک مسلمان راہ نما اور اُموی حکومت کا بانی تھا۔ اُس کا شمار عرب کے شاندار جرنیلوں میں ہوتا ہے۔ اُس نے مُسلم سلطنت کے اتحاد کو بحال کیا اور دمشق کو اس کا دارالحکومت بنایا۔ اُس نے 661 سے 680ء تک حکومت کی۔
- معاویہ اوّل نے بازنطینی طرز پر کئی انتظامی محکمے قائم کیے جنھیں ''دِیوان'' کہا جاتا تھا۔ اُن سے حکومت اور سلطنت کی مرکزیت میں مدد لی جاتی تھی۔ ابتدائی عربی ماخذ، دو دیوانوں کے لیے خاص طور پر معاویہ کو سراہتے ہیں، دیوان الخاتم اور دیوان البرید یا ڈاک کا نظام۔ دونوں نے سلطنت کے اندر مواصلات کو بہتر بنایا۔



سلطنتِ اُمیّہ کا لیٹر بکس

- معاویہ اوّل نے دمشق کو بہت خوبصورت بنایا اور بازنطین کے مقابلے میں ایک دربار تیار کیا۔ اُس نے سلطنت کی سرحدوں کو وسعت دی۔ ایک موقع پر قسطنطنیہ کے دروازے پر پہنچ گیا، تاہم ایشیائے کوچک (Asia Minor) کے کسی علاقے پر قبضہ کرنے میں ناکام رہا۔ اُسے مسلم قوم کو خانہ جنگی کے بعد کے انتشار سے بچانے کا سہرا دیا جاتا ہے۔ معاویہ اوّل کا انتقال 680ء میں ہوا۔ اس کے بعد اُس کا بیٹا یزید اوّل جانشین بنا۔

یزید اوّل کا دورِ حکومت (Reign of Yazid-I)

- یزید ابن معاویہ (646 - 683ء) جسے عام طور پر یزید اوّل کہا جاتا ہے، اُموی حکومت کا دوسرا حکمران تھا۔ اُس نے اپریل 680ء سے نومبر 683ء میں اپنی وفات تک حکومت کی۔ اُس کا تقرر اسلامی تاریخ میں حکومت کی پہلی موروثی جانشینی تھا۔ اُس کی حکومت حضرت امام حسین ابن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جنگِ کربلا میں شہادت کی وجہ سے جانی جاتی ہے۔ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت، حجاز اور عراق میں غم و غصہ کا باعث بنی اور بُحران کا آغاز ہوا۔
- یزید اوّل نے اپنے صوبائی گورنروں اور قبائلی شرفا پر بھروسا کرتے ہوئے معاویہ کے اقتدار کی غیر مرکزیت کے طرزِ حکمرانی کو جاری رکھا۔ اُس نے بازنطینی سلطنت کے خلاف معاویہ کے پرجوش حملوں کو ترک کر دیا اور شام کے فوجی دفاع کو مضبوط کیا۔ اُس کے دورِ حکومت میں کوئی نیا علاقہ فتح نہیں ہوا۔ یزید اوّل کی وفات کے بعد معاویہ ثانی نے 683ء سے 684ء تک حکومت کی۔

Web version of PCTB Textbook
Not for Sale

بنواُمّیہ کے دورِ حکومت کی ٹائم لائن (تاریخ)	
(1) اُموی خاندان کے بانی معاویہ اوّل کا دورِ حکومت	661–680ء
(2) یزید اول کا دورِ حکومت	680–683ء
(3) معاویہ ثانی کا دورِ حکومت	683–684ء
(4) مروان اول کا دورِ حکومت	684–685ء
(5) عبدالملک کا دورِ حکومت	685–705ء
(6) الولید اول کا دورِ حکومت	705–715ء
(7) سلیمان کا دورِ حکومت	715–717ء
(8) عمر ثانی کا دورِ حکومت	717–720ء
(9) یزید ثانی کا دورِ حکومت	720–724ء
(10) ہشام کا دورِ حکومت	724–743ء
(11) الولید ثانی کا دورِ حکومت	743–744ء
(12) یزید سوم کا دورِ حکومت	744ء
(13) ابراہیم کا دورِ حکومت	744ء
(14) مروان دوم کا دورِ حکومت	744–750ء

مروان اوّل کا دورِ حکومت (Reign of Marwan-I)

- مروان ابن الحکم (623ء–685ء) ایک اُموی خلیفہ تھا۔ اُس نے معاویہ ثانی کے بعد حکومت سنبھالی۔ مروان کا مختصر دورِ حکومت اُمویوں کے درمیان خانہ جنگی کے ساتھ ساتھ عبداللہ بن زبیر کے خلاف جنگ کی وجہ سے جانا جاتا ہے جن کی حکمرانی حجاز، عراق، مصر اور شام کے کچھ حصوں پر جاری رہی۔

عبدالملک کا دورِ حکومت (Reign of Abd-ul-Malik)

- عبد الملک بن مروان (647ء– 705ء) پانچویں اموی خلیفہ تھے۔ انھوں نے 685ء سے اپنی وفات تک حکومت کی۔ انھوں نے اپنے باپ کی زیادہ تر پالیسیوں کو جاری رکھا۔ انھوں نے اموی حکومت کے علاقائی اور اقتصادی عروج کی نگہبانی کی۔
- صوبوں میں اضافی ٹیکس دمشق کو بھیج دیا جاتا۔ آپ نے بازنطینی اور ساسانی سکّے کی جگہ ایک ہی اسلامی کرنسی متعارف کرائی۔ آپ نے شام اور عراق میں بالترتیب یونانی اور فارسی کی جگہ عربی کو بیوروکریسی کی زبان کے طور پر نافذ کیا۔ ان کے اقدام کا ایک اور مظہر ان کا یروشلم میں قبۃ الصخریٰ (Dome of the Rock) کی بنیاد تھا۔



عبدالملک کی طرف سے جاری کردہ طلائی سکّے

Web version of PCTB Textbook Not for Sale



قبۃ الصخریٰ (یروشلم) اموی انداز کی پتھر کی چنائی، لکڑی کی چھت، چمک دار سرامک ٹائلوں، موزیک اور گلٹ ایلومینیم اور کانسی کے گنبد سے مزین، 691-692 عیسوی، خلیفہ عبدالملک کی طرف سے کی گئی متعدد تزئین و آرائش کے ساتھ

Web version of PCTB Textbook
Not for Sale

الولید اوّل کا دورِ حکومت (Reign of Al-Walid-I)

- ولید بن عبدالملک (668-715ء) نے 705ء سے 715ء تک حکومت کی۔ اس نے اسلامی سلطنت کی توسیع کو جاری رکھا جس کی بنیاد اُس کے والد نے رکھی تھی اور وہ ایک مؤثر حکمران تھا۔ الولید اوّل، عبدالملک کا سب سے بڑا بیٹا تھا اور اُن کی موت کے بعد حکمران بنا۔ اس نے حجاج بن یوسف کو سندھ فتح کرنے کی اجازت دی۔

- الولید اوّل نے ایک فلاحی نظام وضع کیا، ہسپتال بنائے، تعلیمی ادارے بنائے اور فن کی حوصلہ افزائی کے اقدامات کیے۔ وہ خود فنِ تعمیر کا بہت بڑا مداح تھا۔ اس نے مدینہ میں مسجد نبوی خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی تزئین و آرائش کی۔ الولید اوّل نے ایک مضبوط بحریہ بنائی اور فوج کو بھی بہت وسعت دی۔

- وہ اپنی پرہیزگاری کی وجہ سے مشہور تھا۔ بہت سی کہانیاں اس کی قرآن پاک کی مسلسل تلاوت اور رمضان میں روزہ داروں کے لیے بڑی دعوتوں کے بارے میں بتاتی ہیں۔ الولید اوّل کے بعد اس کا بھائی سلیمان تخت نشین ہوا۔



اُموی خلیفہ الولید اوّل کی جانب سے 708 سے 715 عیسوی کے دوران میں تعمیر کی گئی دمشق کی عظیم مسجد

سلیمان کا دورِ حکومت: (Reign of Sulaiman)



سلیمان کے دورِ حکومت (دمشق) 715 یا 716 عیسوی میں ڈھالے گئے سونے کے دینار

- سلیمان بن عبدالملک (674-717ء) ایک اُموی خلیفہ تھا، جس نے 715 سے 717ء تک حکومت کی۔ اُس کے والد کا نام عبدالملک تھا اور وہ سابق حکمران الولید اول کا چھوٹا بھائی تھا۔
- سلیمان حجاج بن یوسف کا سیاسی مخالف تھا۔ تاہم حجاج کا انتقال 714ء میں ہوگیا، اس لیے سلیمان نے اس کے سیاسی اتحادیوں کو تکالیف پہنچائیں۔ ان میں تین مشہور جرنیل قتیبہ بن مُسلم، موسیٰ بن نصیر اور محمد بن قاسم بھی شامل تھے۔
- اُس کے دورِ حکومت میں ایران کے پہاڑی علاقوں جیسے طبرستان تک سلطنت کی توسیع جاری رہی۔ سلیمان نے قسطنطنیہ کی طرف ایک مہم کا حکم بھی دیا لیکن یہ مہم ناکام رہی۔ داخلی لحاظ سے اُس نے مکّہ مکرمہ میں حاجیوں کے لیے کنواں بنایا اور نمازوں کے نفاذ کا اہتمام کیا۔ سلیمان اپنی غیر معمولی تقریری صلاحیتوں کے لیے مشہور تھا۔
- اُس نے صرف دو سال حکومت کی۔ اُس نے موروثی خاندانی حکومت کو برقرار نہ رکھ کر روایت کو توڑا۔ کیونکہ عُمر بن عبدالعزیز کا شمار اُس دور کے سب سے زیادہ عقلمند، قابل اور متقی افراد میں ہوتا تھا، اس وجہ سے اُس نے اپنے بھائیوں اور بیٹے کو نظر انداز کیا اور عمر بن عبدالعزیز کو اپنا جانشین مقرر کیا۔

عُمر ثانی کا دورِ حکومت (Reign of Umar-II)

- عُمر بن عبدالعزیز (680-720ء) ایک اُموی حکمران تھے، جنھوں نے 717 سے 720ء تک حکومت کی۔ ان کے والد عبدالعزیز مصر کے گورنر تھے۔ عمر رحمۃ اللہ علیہ بہت پرہیز گار تھے اور دنیوی آسائشوں سے نفرت کرتے تھے۔ انھوں نے سادگی کو ترجیح دی، جو اُموی طرزِ زندگی کی پہچان بن چکی تھی۔
- سلطنت کو حضرت محمد رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى خَاتَمِ النَّبِيِّينَ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے مقرر کردہ معیارات کے ساتھ زیادہ سے زیادہ ہم آہنگ کرنے کی کوشش میں متعدد اہم مذہبی

Web version of PCTB Textbook Not for Sale

اصلاحات کیں۔ انھوں نے آخری چند اُموی بادشاہوں کے فلاحی پروگراموں کو نہ صرف جاری رکھا بلکہ اُن میں توسیع کی اور یتیموں اور بے سہارا لوگوں کے لیے بھی خصوصی پروگرام شروع کیے۔ انھوں نے مسلم ریاست کے اندر رہنے والے غیر مسلموں پر لاگو جزیہ ٹیکس کو بھی ختم کر دیا۔

- ان کی فوجوں نے آذربائیجان میں ترکوں کے حملے کا کامیابی سے مقابلہ کیا اور متعدد خوارجی بغاوتوں کو ناکام بنایا۔ عُمر کو اسلامی تاریخ کے بہترین حکمرانوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ ان کے بعد ان کے کزن یزید ثانی نے تخت سنبھالا۔

مہارتیں

- سپین میں اُموی دور اور عباسیوں کی حکومت کی شناخت کے لیے ٹائم لائن استعمال کریں۔
- اُموی اور عباسی خاندانوں کے درمیان مماثلتوں اور اختلافات کی وضاحت کے لیے خاکہ استعمال کریں۔
- متعلقہ کتابیں پڑھیں، انٹرنیٹ سے تلاش کریں اور دنیا میں اسلام کے پھیلاؤ کے بارے میں معلومات اکٹھی کریں۔
- دنیا کے نقشے کا استعمال کرتے ہوئے جدید دنیا میں اُموی اور عباسی خاندانوں کا مقام تلاش کریں۔

توسیع و ترقی

امویوں نے مشرق میں ہندوستان اور مغرب میں سپین تک پھیلے ہوئے علاقے کو تیز رفتاری سے فتح کیا۔ اس طرح سلطنت وسیع علاقے میں پھیل گئی۔ اموی حکومت نے اسلامی سلطنت کو وسعت دے کر اسے دنیا کی سب سے بڑی سلطنتوں میں سے ایک بنا دیا۔ اپنے عروج پر، اموی حکومت نے مشرق وسطیٰ، ہندوستان کے کچھ حصوں، شمالی افریقہ کے بیشتر علاقوں اور سپین پر قبضہ جمایا۔ مؤرخین کا خیال ہے کہ اموی حکومت کی آبادی تقریباً 62 ملین نفوس پر مشتمل تھی جو اُس وقت دنیا کی آبادی کا تقریباً 30 فی صد تھی۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

ساتویں سے اٹھارویں صدی عیسوی تک اسلام پوری دنیا میں پھیل گیا۔ مسلمان حکمرانوں نے پورے شمالی افریقہ، مغربی افریقہ اور وسطی ایشیا میں اپنا کنٹرول بڑھایا۔ اِس دوران میں مُسلم حکمرانوں، سپاہیوں، تاجروں، صوفیا، علما، شاعروں اور معماروں نے منفرد اسلامی ثقافت کی تشکیل میں اپنا حصہ ڈالا۔

کارنامے

امویوں نے اسلامی سلطنت میں کئی اہم کارنامے سرانجام دیے۔ ان کے بہت سے کارناموں میں وسیع سلطنت کو متحد کرنے کے ساتھ ساتھ ایک مشترکہ سکہ بنانے، پوری سلطنت میں عربی کو سرکاری زبان کے طور پر رائج کرنے اور وزن اور پیمائش کے معیارات مقرر کرنے کے اقدامات شامل تھے۔ انھوں نے فنِ تعمیر کا ایک نیا انداز تیار کیا جسے سارسینک (Saracenic) فنِ تعمیر کہا جاتا ہے۔ محراب، ستون، مینار اور گنبد بعد میں ہندوستان میں متعارف ہوئے۔ انھوں نے اسلامی تاریخ کی کچھ قابلِ احترام عمارات بھی تعمیر کیں جن میں یروشلم میں قبۃ الصخریٰ اور دمشق میں جامع مسجد شامل ہیں۔

مہارتیں

- ساتویں صدی عیسوی میں عرب میں انقلابی تبدیلیوں کے بارے میں دریافت کریں۔
- برصغیر میں اسلام کو پھیلانے میں محمد بن قاسم کی خدمات کو دریافت کریں۔
- اُموی اور عباسی خاندانوں کی اہم پیش رفت کی تحقیق کریں۔

Web version of PCTB Textbook
Not for Sale

عبدالرحمٰن (Abdul Rahman)

اُموی راہ نماؤں میں سے ایک، عبدالرحمٰن فرار ہو کر سپین چلا گیا، جہاں اُس نے اپنی سلطنت قُرطُبہ کے شہر میں قائم کی۔ وہاں اُموی چودھویں صدی عیسوی تک سپین کے کچھ حصوں پر حکومت کرتے رہے۔

برصغیر میں اسلام کی اشاعت میں محمد بن قاسم کی اہمیت

(Importance of Muhammad Bin Qsim in Spreading Islam in the Subcontinent))

- محمد بن قاسم نے برصغیر میں اسلام پھیلانے میں اہم کردار ادا کیا۔ ان کی وجہ سے بہت سے غیر مسلموں نے اسلام قبول کیا۔
- برصغیر میں مسلمانوں کی حکومت 712ء میں محمد بن قاسم کی فتح سندھ سے شروع ہوئی۔ محمد بن قاسم کی سندھ میں آمد کی فوری وجہ سندھ کے قزاقوں کا عرب جہازوں کو لوٹنا تھی۔ جب یہ خبر حجاج بن یوسف تک پہنچی تو اُس نے اپنے بھتیجے محمد بن قاسم کو سندھ فتح کرنے کے لیے برصغیر بھیجا۔ اُس کی سربراہی میں فوج نے راجا داہر کو شکست دی، جو اس وقت سندھ کا راجا تھا اور ملتان تک کے علاقے پر قبضہ کر لیا۔
- 712ء میں، سندھ کی فتح کو اسلام پھیلانے کے عمل کے تیز ہونے کی وجہ سمجھا جاتا ہے۔ محمد بن قاسم نے سندھ اور ملتان میں کئی مساجد اور اسلامی درسگاہیں قائم کیں۔ بہت سے بُدھ مت اور نچلی ذات کے ہندوؤں نے اسلام قبول کیا جو سندھ اور ملتان میں دکھ بھری اور سماجی لحاظ سے الگ تھلگ زندگی گزارتے تھے۔



محمد بن قاسم



محمد بن قاسم مسجد، سندھ

Web version of PCTB Textbook
Not for Sale

یہاں یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ عربوں نے مقامی لوگوں کو اسلام قبول کرنے پر مجبور نہیں کیا بلکہ وہ مسلمانوں کے مساوات، ذات پات کی تمیز نہ رکھنے کے نظام اور سماجی انصاف سے متاثر ہوئے تھے۔ آج سندھ کو ہندوستان کے دیگر حصوں کے لیے باب الاسلام کہا جاتا ہے۔

عباسی دورِ حکومت (Abbasid Dynasty)

- عباسی حکومت (750-1258 اور 1261-1517ء) کے دو بڑے ادوار تھے۔ پہلا دور 750 سے 1258ء تک جاری رہا۔ اس دور میں عباسی مضبوط راہ نما تھے جنھوں نے ایک وسیع علاقے کو کنٹرول کیا اور ایک ثقافت تخلیق کی، اس دور کو سنہری دور کہا جاتا ہے۔ عباسی حکومت کا پہلا دارالحکومت شہر کوفہ تھا، تاہم انھوں نے 762ء میں اپنے نئے دارالحکومت کے لیے بغداد شہر کی بنیاد رکھی۔
- 1258ء میں دارالحکومت بغداد کو منگول حکمران ہلاکو خان نے تباہ کر دیا تھا، جس کی وجہ سے عباسی مصر کی طرف بھاگ گئے۔ دوسرا دور 1261-1517ء تک جاری رہا۔ اس دور میں عباسی قاہرہ (مصر) میں تھے۔ عباسی ابھی تک اسلامی دنیا کے روحانی پیشوا سمجھے جاتے تھے جب مملوک کہلانے والے ایک دوسرے گروہ نے حقیقی سیاسی اور فوجی قوت حاصل کر لی۔



عباسی حکومت کا نقشہ

Web version of PCTB Textbook
Not for sale

عباسی خاندان کے چند اہم حکمرانوں کے کارنامے

(Contributions of some important Caliphs of Abbasid Dynasty)

ابوالعباس عبداللہ ابن محمد السفاح (Abu-Al-Abbas Abdullah Ibn Muhammad As-Saffah)

ابوالعباس عبداللہ ابن محمد السفاح پہلے عباسی حکمران تھے۔ اُن کی حکومت 750 سے 754ء تک جاری رہی۔ اُنھوں نے حکومت کو مستحکم کرنے اور دوبارہ تعمیر کرنے کی کوششیں کیں۔ اُن کے حامیوں کو نئی حکومت میں نمائندگی دی گئی۔ تعلیم کی حوصلہ افزائی کی گئی اور سمرقند میں پہلی پیپر ملز لگائی گئی۔ فوج کو اس خدشہ کے ساتھ طاقتور بنایا گیا تھا کہ اُموی اقتدار کی واپسی نہ ہو جائے۔ ابوالعباس نے اُموی خاندان کے باقی ماندہ تمام افراد کی تلاش جاری رکھی تا کہ انھیں قتل کیا جا سکے۔ ابوالعباس نے چار سال حکومت کرنے کے بعد 754ء میں وفات پائی۔ ان کے بعد ان کے بھائی المنصور نے تخت سنبھالا۔

المنصور (Al-Mansur)

- المنصور (714-775ء) دوسرا عباسی حکمران تھا، جس نے 762ء میں بغداد کی بنیاد رکھی۔ اس نے 754 سے 775ء تک حکومت کی۔ المنصور اپنے بھائی کی موت کے بعد اپنی حکومت کے استحکام کے لیے فکرمند تھا۔
- اُس کے دورِ حکومت میں عالم اسلام میں ادبی اور علمی کام پوری قوت کے ساتھ شروع ہوا۔ المنصور کا انتقال 775ء میں حج کے لیے مکہ مکرمہ جاتے ہوئے ہوا۔

اَلمہدی (Al-Mahdi)

- المہدی (775-785ء) تیسرا عباسی حکمران تھا۔ وہ اپنے والد المنصور کا جانشین تھا۔ اُس کا پُرامن دور اپنے پیشروؤں کی پالیسیوں کے ساتھ جاری رہا۔
- المہدی کے دورِ حکومت میں ہمہ رنگ ثقافتی شہر بغداد نے خوب ترقی کی۔ المہدی نے عباسی انتظامیہ کو وسعت دیتے ہوئے نئے دیوان یا محکمے بنائے۔

عباسی حکومت کی ٹائم لائن (تاریخ)	
750ء	اُموی خلافت کا زوال اور خلافت عباسیہ کا آغاز
750ء	عباسیوں کے سردار امام ابراہیم کی وفات۔ ان کی جانشینی ان کے بھائی ابوالعباس نے کی
750-754ء	ابوعباس السفاح کا دورِ حکومت
754-775ء	المنصور کا دورِ حکومت
756-788ء	سپین میں قرطبہ کی امارت پر عبدالرحمٰن اوّل کا دورِ حکومت
775-785ء	عباسی خلافت کے المہدی کا دورِ حکومت
785-786ء	الہادی کا دورِ حکومت
786-809ء	ہارون الرشید کا دورِ حکومت
809-813ء	الامین کا دورِ حکومت
813-833ء	المامون کا دورِ حکومت
833-842ء	المعتصم کا دورِ حکومت

Web version of PCTB Textbook
Not for sale

842–847ء	الواثق کا دورِ حکومت
847–861ء	المتوکل کا دورِ حکومت
861–862ء	المنتصر کا دورِ حکومت
862–866ء	المستعین کا دورِ حکومت
866–869ء	المعتز کا دورِ حکومت
869–870ء	المعتدی کا دورِ حکومت
870–892ء	المتعمد کا دورِ حکومت
892–902ء	المحدد کا دورِ حکومت
902–1258ء	المکتفی کا دور، المقتدر کا دورِ حکومت، القاہر اور متعدد دیگر کا دورِ حکومت
1258ء	منگولوں نے عباسی سلطنت کو فتح کیا

ہارون الرشید (Haroon-al-Rashid)



ہارون الرشید کے دور کا طلائی دینار

- ہارون الرشید (763–809ء) سب سے مشہور عباسی حکمران تھے۔ اُس نے 786ء سے 809ء تک حکومت کی۔ ہارون اس وقت حکمران بنے، جب وہ بیس سال سے کچھ زیادہ عمر کے تھے۔
- ہارون نے بغداد میں ایک محل بنوایا، جو اُس سے پہلے کے کسی بھی حکمران کے محل سے زیادہ شاندار اور خوبصورت تھا۔ اس نے وہاں اپنا دربار قائم کیا۔ اس نے بغداد میں کتب خانہ بیت الحکمہ (حکمت کا گھر) بھی قائم کیا۔ وہ بہت فکرمند تھا کہ اس کے لوگوں کے ساتھ حکومت کے افسران انصاف کے ساتھ پیش آئیں۔ اس لیے وہ کبھی کبھی رات کو بھیس بدل کر گلیوں اور بازاروں میں عوام کے مسائل کو سمجھنے کے لیے پھرتا رہتا تھا۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

ہارون الرشید کے بیٹے المامون نے بغاوت کو کچلنے کے لیے مصر میں ایک بڑی فوج کی قیادت کی۔ وہاں اس نے علم اور خزانے کی تلاش میں گیزا (Giza) کے عظیم اہرام کو توڑنے کا حکم دیا۔

المعتصم (Al-Mu'tasim)



الکندی

- المعتصم (833–842ء) آٹھواں عباسی حکمران تھا۔ اس نے 833ء سے 842ء تک حکومت کی۔ المعتصم نے خود 838ء میں بازنطینی سلطنت کے خلاف اُس دور کی واحد بڑی بیرونی مہم کی قیادت کی۔ اس کی غیر موجودگی میں اندرونی بغاوت اس کے سرداروں نے ختم کی۔ اُس کی فوجوں نے شہنشاہ تھیوفیلس کو شکست دی اور ایموریم (Amorium) شہر پر قبضہ کر لیا۔
- عظیم عربی ریاضی دان الکندی (801–873ء) المعتصم کے پاس ملازم تھا اور اُس کے بیٹے کا

Web version of PCTB Textbook Not for Sale

اتالیق تھا۔ الکندی نے بیت الحکمت میں خدمات سرانجام دیں۔ المعتصم کی وفات 842ء میں ہوئی اور اس کے بعد اس کا بیٹا الواثق تخت نشین ہوا۔

پیش رفت/ترقیات (Advancements)

- عباسیوں نے موالی یا غیر عرب مسلمانوں کی حمایت کرتے ہوئے 750ء میں اُموی خاندان کو شکست دی۔ 762ء میں دارالحکومت بغداد منتقل کیا۔ عباسی خاندان نے ایک بڑی سلطنت پر حکومت کی جس میں مصر سمیت مشرقِ وسطیٰ، مغربی ایشیا اور شمال مشرقی افریقہ شامل تھے۔

اسلام کا سنہری دور (Golden Age of Islam)

- عباسی حکومت کا ابتدائی دور امن اور خوشحالی کا دور تھا۔ سائنس، ریاضی اور طب سمیت بہت سے شعبوں میں زبردست ترقی ہوئی۔ نئے سکے متعارف کرائے گئے۔ اعلیٰ تعلیم کے لیے پوری سلطنت میں سکول اور لائبریریاں تعمیر کی گئیں۔ ثقافت پروان چڑھی کیونکہ عربی فن اور فنِ تعمیر نئی بلندیوں پر پہنچ گیا۔



بیت الحکمت، بغداد

- اسلام کے سنہری دور میں عرب، فارس اور دیگر ممالک کے علما اس قابل ہو گئے تھے کہ یونانیوں اور دیگر لوگوں سے ترجمہ کردہ معلومات سے فائدہ اٹھاتے۔ عباسی دور 750ء سے 1258ء تک رہا۔ اسے اسلام کا سنہری دور کہا جاتا ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

ابن الہیثم (965-1040ء) اسلامی سنہری دور کے ایک مشہور یا لیجنڈری ریاضی دان اور فلکیات دان تھے۔ اُن کی سب سے زیادہ با اثر تصنیف کا عنوان ''کتاب المناظر'' (آپٹکس کی کتاب) ہے۔ انھیں جدید بصریات (آپٹکس) کا بانی کہا جاتا ہے۔

عباسیوں کا زوال (Fall of the Abbasids)

- 13ویں صدی عیسوی کے اوائل نے مشرقی ایشیا میں منگول سلطنت کا عروج دیکھا۔ منگولوں نے چین کو فتح کیا اور پھر مشرقِ وسطیٰ کی طرف چلے گئے۔ 1258ء میں منگولوں نے دارالحکومت بغداد کو فتح کر لیا اور سربراہِ حکومت کو قتل کر دیا گیا۔

Web version of PCTB Textbook
Not for Sale

اہم نکات (Main Points)

1۔ اُموی خاندان نے اسلامی سلطنت پر 661-750ء تک حکومت کی۔
2۔ معاویہ اوّل (602-680ء) ایک مسلمان راہ نما اور اُموی حکومت کا بانی تھا۔
3۔ الولید اوّل (668-715ء) نے مدینہ میں مسجد نبوی کی بحالی اور تزئین و آرائش کا کام کیا۔
4۔ عُمر بن عبدالعزیز (680-720ء) ایک مشہور اُموی حکمران تھے، جس نے 717ء سے 720ء تک حکومت کی۔
5۔ اُمویوں نے یروشلم میں قبۃ الصخریٰ (Dome of the Rock) اور دمشق، شام میں اُموی مسجد تعمیر کی۔
6۔ محمد بن قاسم نے 712ء میں سندھ فتح کیا اور اس نے برصغیر میں اسلام کی اشاعت میں اہم کردار ادا کیا۔
7۔ خلافت عباسیہ کے دو بڑے ادوار تھے۔ پہلا دور 750 سے 1258ء تک اور دوسرا دور 1261-1517ء تک رہا۔
8۔ ابوالعباس عبداللہ ابن محمد السفاح (721-754ء) پہلے عباسی خلیفہ تھے۔
9۔ ابوالعباس عبداللہ ابن محمد السفاح عباسی خاندان کے بانی تھے جنھوں نے 750ء سے 754ء تک حکومت کی۔
10۔ المنصور دوسرا عباسی خلیفہ تھا جس نے 762ء میں بغداد کی بنیاد رکھی۔
11۔ ہارون الرشید (763-809ء) سب سے مشہور عباسی خلیفہ تھا جس نے 786 سے 809ء تک حکومت کی۔ اس نے بغداد میں مشہور لائبریری ''بیت الحکمہ (حکمت کا گھر)'' قائم کی۔
12۔ اسلام کا سنہری دور تقریباً 750ء سے 1258 تک رہا۔
13۔ عباسیوں نے سائنس، ریاضی، طب، فلکیات اور فنِ تعمیر وغیرہ سمیت بہت سے شعبوں میں ترقی کی۔

مشق

سوال نمبر 1: درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں:

(1) محمد بن قاسم نے سندھ فتح کیا:

(الف) 709ء میں (ب) 710ء میں (ج) 711ء میں (د) 712ء میں

(2) ہارون الرشید سب سے مشہور عباسی حکمران تھے جنھوں نے 786ء سے لے کر حکومت کی:

(الف) 796ء تک (ب) 800ء تک (ج) 805ء تک (د) 809ء تک

(3) عمر بن عبدالعزیز کا دور حکومت شروع ہوا:

(الف) 715ء سے (ب) 716ء سے (ج) 717ء سے (د) 718ء سے

(4) تیرھویں صدی عیسوی کے اوائل میں مشرق میں منگول سلطنت کا عروج تھا:

(الف) یورپ میں (ب) ایشیا میں (ج) افریقہ میں (د) امریکا میں

(5) بغداد شہر کی بنیاد رکھی:

(الف) المنصور نے (ب) المہدی نے (ج) المعتصم نے (د) المامون نے

سوال نمبر 2: درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

(i) معاویہ اوّل کون تھا؟

Web version of PCTB Textbook Not for Sale

(ii) عباسیوں نے کب قاہرہ، مصر میں حکومت دوبارہ حاصل کی؟

(iii) مروان اوّل کون تھا؟

(iv) عباسیوں نے اُمویوں کو کب شکست دی؟

(v) محمد بن قاسم کب برصغیر آئے؟

سوال نمبر 3: درج ذیل سوالات کے جوابات تفصیل سے لکھیں۔

(i) بنوامیہ کی اہم ترقیات کو بیان کریں۔

(ii) عباسی خاندان کے دورِ حکومت میں ہونے والی ترقی پر بحث کریں۔

(iii) برصغیر میں محمد بن قاسم کی آمد کا حال بیان کریں۔

(iv) عباسی اور اموی سلطنتوں کی ترقی کا موازنہ کریں۔

(v) اُموی حکومت کے کسی بھی دو خلفا پر نوٹ لکھیں۔

(vi) عباسی خاندان کے کسی بھی دو حکمرانوں کی خدمات پر نوٹ لکھیں۔



سیکھنے کی سرگرمیاں: (Learning Activities)

اُستاد کے کرنے کے کام

- اُموی خاندان کے دور کی شناخت کے لیے ٹائم لائن استعمال کریں۔
- عباسی خاندان کے دور کی شناخت کے لیے ٹائم لائن استعمال کریں۔
- جدید دنیا میں اُموی اور عباسی خاندانوں کا مقام معلوم کرنے کے لیے نقشہ استعمال کریں۔
- محمد بن قاسم، الکندی اور ابن الہیثم کے بارے میں معلومات تلاش کرنے اور جمع کرنے کے لیے انٹرنیٹ، کتابیں اور رسالے وغیرہ استعمال کریں۔



تنقیدی سوچ: (Critical Thinking)

اُموی اور عباسی خاندان کے بارے میں اہم/تنقیدی سوچ کے سوالات

1۔ بنواُمیّہ نے اسلامی سلطنت پر کیا اثر ڈالا؟

2۔ عباسی خاندان، اُموی خاندان سے کن طریقوں سے مختلف تھا؟

3۔ عباسیوں نے امویوں کو کیوں معزول کیا؟

4۔ اسلامی سنہری دور کے پانچ کارنامے کیا تھے؟

5۔ محمد بن قاسم کی مہم کے بڑے اثرات کیا ہیں؟

6۔ عباسی خلافت کا زوال کیوں ہوا؟



کلاس روم پراجیکٹ (Class Project)

اسلام کے سنہری دور کے مشہور مسلمان سائنسدانوں کے بارے میں معلومات (دورِ حیات، تصاویر، اہم کام اور ایجادات وغیرہ) جمع کریں۔ ایک چارٹ بنائیں اور کلاس میں آویزاں کریں۔

Web version of PCTB Textbook Not for Sale

باب 3

مسلم حکومتیں اور صلیبی جنگیں
(Muslim Dynasties and Crusades)

حاصلاتِ تعلم

اس باب کا مطالعہ کرنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- سلجوق، فاطمی، ایوبی خاندان، صفوی اور عثمانی خاندان کی مختصر وضاحت کر سکیں۔
- سلجوق، ایوبی، فاطمی، صفوی اور عثمانی خاندان کے سماجی ڈھانچے کی وضاحت کر سکیں۔
- صلیبی جنگوں کے اسباب و واقعات کا سراغ لگا سکیں اور اس کے نتائج تلاش کر سکیں۔

سلجوق خاندان (Saljuk Dynasty) (1037-1194ء)



طغرل بیگ

- سلجوق خاندان کی بنیاد طغرل بیگ (993-1063ء) اور اس کے بھائی چغری بیگ (989-1060ء) نے 1037ء میں رکھی تھی۔ یہ ایک ترک خاندان تھا جو وسطی اناطولیہ سے تعلق رکھتا تھا۔ بحیرہ ارال (Aral Sea) کے قریب اپنے آبائی علاقوں سے، سلجوقیوں نے پہلے خراسان، پھر فارس اور اناطولیہ میں پیش قدمی کی۔ سلجوقوں نے 1071ء میں منزیکرت (Manzikert) کی جنگ جیت لی اور بازنطینی سلطنت سے اناطولیہ کا بیشتر حصہ فتح کر لیا۔ سلجوق کی یہ فتح پہلی صلیبی جنگ (1095-1099ء) کی ایک وجہ بن گئی۔ پہلی دو صلیبی جنگوں کے دوران میں یہ کمزور ہو گئی۔

سلجوقیوں کو مغربی ترکوں کا ثقافتی وارث سمجھا جاتا ہے۔ موجودہ دور کے اعتبار سے یہ آذربائیجان، ترکیہ اور ترکمانستان کے باشندے تھے۔

سلجوق حکمرانوں کے کارنامے (Contributions of Seljuk Rulers)

- سلجوقیوں نے قرونِ وسطیٰ کی تاریخ میں، مشرق سے منگول حملہ آوروں کا یورپ میں داخلے کا راستہ روکنے، مغرب سے صلیبی جنگجوؤں کے خلاف اسلامی دنیا کا دفاع کرنے اور بازنطینی سلطنت کے بڑے حصوں کو فتح کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ طغرل بیگ کی حکمرانی میں بغداد میں عباسی خلافت پر سیاسی تسلط قائم کرتے ہوئے سلجوقیوں نے اسلامی دنیا کی قیادت سنبھالی۔ طغرل بیگ نے 1063 میں اپنی موت تک عظیم سلجوق سلطنت پر حکومت کی۔ اس کے بعد اُس کا بھتیجا الپ ارسلان بطور سلطان اس کا جانشین بنا۔
- سلطان الپ ارسلان 1063ء میں عظیم سلجوقی سلطنت کا دوسرا حکمران بنا۔ سلطان الپ ارسلان (شیر دل) نے بازنطینی فوج کو 1071ء میں شکست دے کر اناطولیہ کے دروازے ترکوں کے لیے کھول دیے۔ انھیں ان کی بہادری اور جنگی حکمت عملیوں کے لیے یاد کیا جاتا ہے۔
- ملک شاہ اوّل (1055-1092ء) کے دور میں سلجوقی اپنے عروج پر تھے۔ ملک شاہ اوّل سلجوق ریاست کا برائے نام سربراہ تھا، اس کا وزیر نظام الملک (1018-1092ء) اس کے دورِ حکومت میں سیاہ وسفید کا مالک رہا۔ ملک شاہ اوّل نے اپنا دورِ حکومت مشرق میں کارخانیوں (Karakhanids) کے خلاف لڑتے ہوئے اور قوقاز (Caucasus) میں نظم وضبط قائم کرنے میں گزارا۔

Web version of PCTB Textbook
Not for Sale



سلجوق سلطنت کا نقشہ

- ناصر الدین محمود اوّل (1087 ـ 1094ء) ملک شاہ اوّل کے بعد سلطان بنا لیکن اس سے ملک شاہ اوّل اور الپ ارسلان کی بنائی ہوئی سلطنت کا کنٹرول نہیں سنبھالا گیا۔ محمود دوم (1105 ـ 1118ء) کے دور کو وسیع انتظامی، فوجی، سماجی اور اقتصادی اصلاحات کے لیے جانا جاتا ہے۔ طغرل سوم (1169ء ـ 1194ء) سلجوق سلطنت کا آخری سلطان تھا۔ خوارزمی سلطنت کے شاہ علاء الدین تکش نے طُغرل سوم کو شکست دی اور سلجوقی سلطنت کا 1194ء میں خاتمہ ہو گیا۔

ٹائم لائن: سلجوق حکومت کے اہم فرمانروا	
(1) 1037 ـ 1063ء: طغرل اوّل کا دورِ حکومت (طغرل بیگ)	(2) 1063 ـ 1072ء: الپ ارسلان کا دورِ حکومت
(3) 1072 ـ 1092ء: ملک شاہ اول کا دورِ حکومت	(4) 1092 ـ 1094ء: محمود اوّل کا دورِ حکومت
(5) 1094 ـ 1105ء: برقیارک کا دورِ حکومت	(6) 1105ء: ملک شاہ دوم کا دورِ حکومت
(7) 1105 ـ 1118ء: محمود دوم کا دورِ حکومت	(8) 1118 ـ 1153ء: احمد سنجر کا دورِ حکومت
(9) 1153 ـ 1159ء: محمد شاہ کا دورِ حکومت	(10) 1159 ـ 1161ء: سلیمان شاہ کا دورِ حکومت
(11) 1161 ـ 1176ء: ارسلان شاہ کا دورِ حکومت	(12) 1176 ـ 1194ء: طغرل سوم کا دورِ حکومت

Web version of PCTB Textbook
Not for Sale

سماجی ڈھانچا (Social Structure)

- سلجوقیوں نے اِداروں کی تعمیر کے ذریعے سے اپنے مفتوحہ علاقوں میں سماجی اور سیاسی استحکام کی بنیاد رکھی۔ انھیں فارسی ثقافت، فن، ادب اور زبان کے عظیم حامیوں کے طور پر بھی یاد کیا جاتا ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟



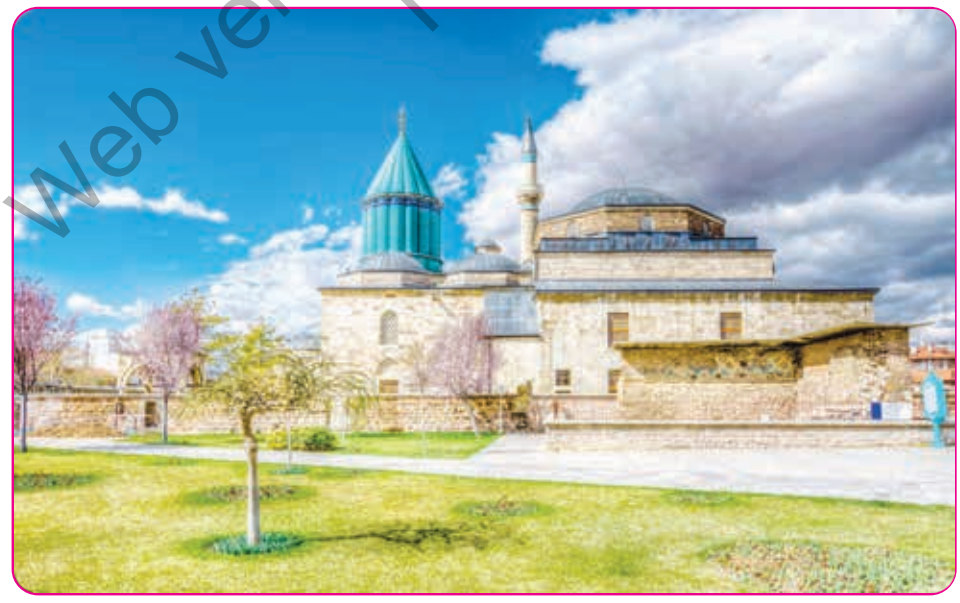
- مولانا جلال الدین محمد رومی (1207 - 1273ء) فارس کے ایک افسانوی صوفی شاعر تھے جو قونیہ میں رہتے تھے۔ ان کے اسلام کے تصور میں ذاتی تصوف، مذہبی رواداری اور توحید پر زور دیا گیا۔ رُومی نے اپنے صوفیانہ تجربات کے بارے میں مشہور شاعری لکھی۔





سلجوق سلطنت میں ظروف سازی اور قالین

- مزید برآں، انھوں نے فن اور فکری ثقافت کی سرپرستی کی۔ اگرچہ سلجوق ترک تھے لیکن ان کی ابھرتی ہوئی ثقافتی شکلیں فارسی سے متاثر تھیں۔ سیواس (Sivas) کے مدارس اور قونیہ میں میولانا (Mevlana) عجائب گھر ان کے فن تعمیر کی سب سے قابلِ ذکر مثالوں میں سے ہیں۔
- سلجوق خاندان نے قابلِ ذکر سماجی تبدیلیاں کیں۔ اناطولیہ اسلامی بن گیا۔ انھوں نے بہت سے فارسی اور عربی راہ نماؤں کو قانونی، سیاسی اور مذہبی نظام میں مدعو کیا۔

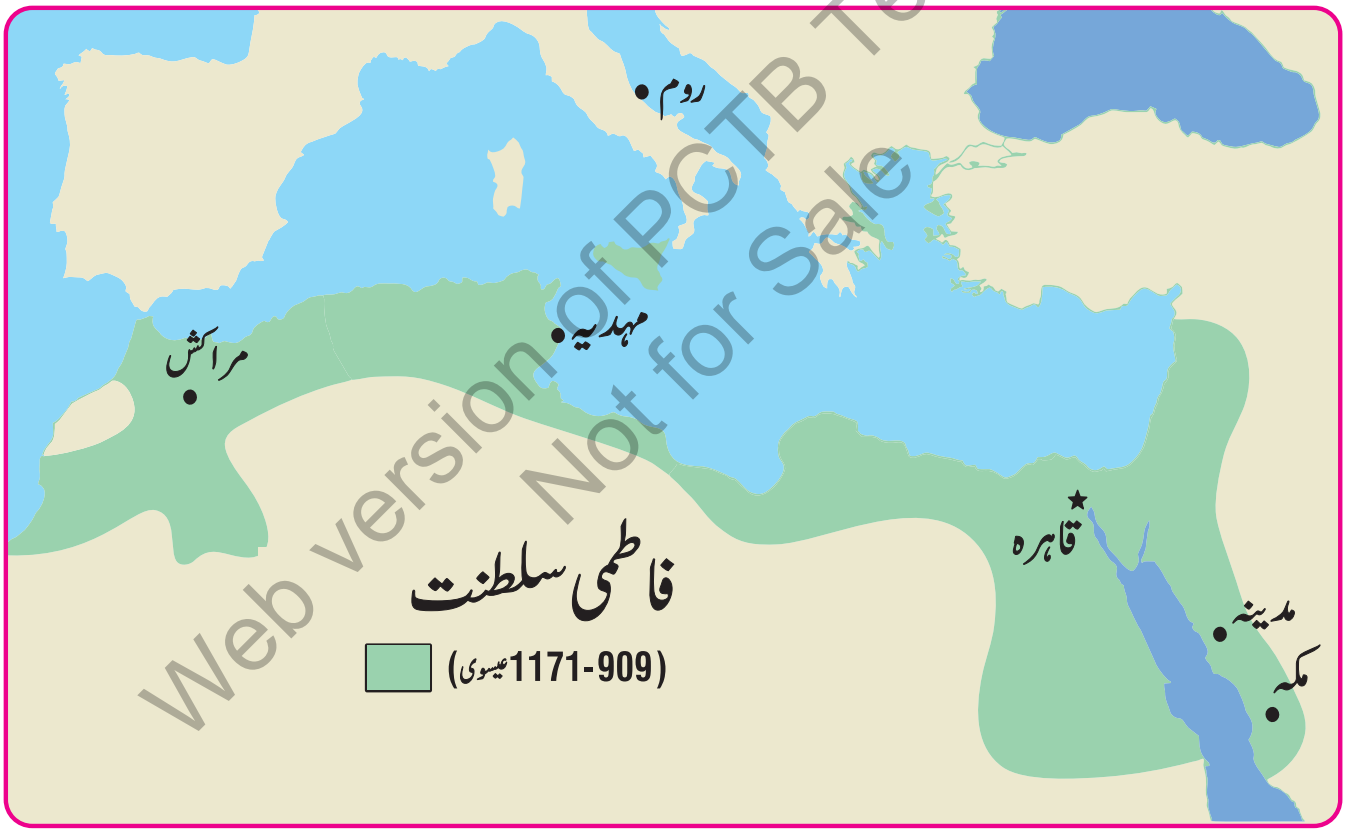


میولانا عجائب گھر، قونیہ

Web version of PCTB Textbook Not for Sale

فاطمی خاندان (Fatmid Dynasty) (909-1171ء)

- فاطمی خاندان نے 909ء سے 1171ء تک شمالی افریقہ کے بیشتر حصوں پر حکومت کی۔ فاطمیوں کا تعلق اسماعیلی شیعہ مسلک سے تھا۔ عبداللہ المہدی باللہ (873-934ء) فاطمی خلافت کے بانی تھے۔ فاطمیوں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نسب کا دعویٰ کیا۔
- پہلے خلیفہ عبداللہ المہدی باللہ نے اپنا دارالحکومت تیونس کے شہر رقادہ (Raqqada) (909-921ء) میں قائم کیا۔
- فاطمیوں کے دور میں مصر سلطنت کا مرکز بن گیا۔ اپنے عروج پر شمالی افریقہ، سسلی، فلسطین، شام، بحیرہ احمر کا افریقی ساحل، یمن اور حجاز فاطمیوں کے زیر تسلط تھے۔ فاطمیوں کے دورِ حکومت میں مصر نے ترقی کی اور بحیرہ روم اور بحر ہند دونوں میں ایک وسیع تجارتی نیٹ ورک قائم کیا جس نے بالآخر قرونِ وسطیٰ کے دوران میں مصر کے اقتصادی راستے کا تعین کیا۔ انھوں نے بہت سی تاریخی عمارتیں تعمیر کیں جیسے عظیم مسجد مہدیہ تیونس میں 916ء میں، مسجد الازہر 972ء میں قاہرہ میں اور 1013ء میں الحکیم مسجد قاہرہ شامل ہیں۔



فاطمی سلطنت کا نقشہ

- 1171ء میں، سلطان صلاح الدین ایوبی مصر اور فاطمی سلطنت کا حقیقی مالک بن گیا تھا۔ اس طرح سلطان صلاح الدین ایوبی نے فاطمیوں کا تختہ الٹ کر ایوبی سلطنت قائم کی۔

Web version of PCTB Textbook
Not for Sale



الازہر مسجد، قاہرہ



مہدیہ مسجد، تیونس

سماجی ڈھانچا (Social Structure)

- قاہرہ فاطمیوں کے دور میں اسلامی دنیا کا سب سے اہم ثقافتی مرکز بن گیا۔ یہ مٹی کے برتنوں، شیشے، دھاتی کام، بلوری پتھر، ہاتھی دانت، لکڑی کے نقش ونگار اور کپڑے کی پیداوار کا بڑا مرکز تھا۔
- فاطمی فنِ تعمیر اور تعمیراتی سجاوٹ نے تقریب اور جلوس میں اہم کردار ادا کیا۔ تیونس میں مہدیہ کی عظیم مسجد اور قاہرہ کی الاقمر مسجد قابل دید ہیں۔ فاطمی حکمرانی رواداری کے لیے مشہور تھی کیونکہ مسلمان، مسیحی اور یہودی اہم عوامی دفاتر میں تعینات تھے، جن کا تقرر خالصتاً میرٹ پر ہوتا تھا۔
- فاطمی، خواتین کے کردار کو بھی قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے جو اس وقت دنیا میں تقریباً نہ ہونے کے برابر تھا۔ قاہرہ خطے کا اقتصادی اور ثقافتی مرکز بن گیا۔

ایوبی خاندان

(Ayyubid Dynasty)(1171-1260ء)

صلاح الدین ایوبی (1137-1193ء) ایوبی خاندان کے بانی تھے۔ ان کے دور حکومت میں مصر خطے کی سرکردہ مسلم ریاست بن گیا۔ ایوبیوں نے 12 ویں اور 13 ویں صدی عیسوی میں مصر، شام، یمن، مکہ، حجاز اور



الاقمر مسجد، قاہرہ



سلطان صلاح الدین ایوبی

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

شمالی عراق پر حکومت کی۔ صلاح الدین کی وفات کے بعد سلطنت کی مرکزیت ختم ہوگئی جو بالآخر ایک بنیادی کمزوری ثابت ہوئی۔ یہ غلاموں کی اولاد مملوک جن کو صلاح الدین نے زیادہ آزادی دی، کے ہاتھ آ گئی۔

- ایوبیوں کو مسیحی صلیبیوں کے ساتھ لڑائی اور مذاکرات دونوں کے لیے یاد کیا جاتا ہے۔ وہ کئی سال صلیبیوں کے خلاف لڑتے رہے۔ صلاح الدین ایوبی اور الکامل (1177–1238ء) نے صلیبیوں کے ساتھ معاہدوں پر دستخط کیے۔ یہ معاہدے بعد میں یروشلم کو دس سال کے لیے مسیحیوں کی حکومت میں لے آئے۔



ایوبی سلطنت کا نقشہ

ٹائم لائن: ایوبی خاندان کے سلاطین

(1)	1174–1193ء:	سلطان صلاح الدین
(2)	1193–1198ء:	العزیز
(3)	1198–1200ء:	المنصور
(4)	1200–1218ء:	العادل اول
(5)	1218–1238ء:	الکامل
(6)	1238–1240ء:	العادل دوم
(7)	1240–1249ء:	الصالح ایوب
(8)	1250–1250ء:	شجرالدر (ایک خاتون)
(9)	1250–1254ء:	الاشرف

سماجی ڈھانچا (Social Structure)

- ایوبیوں کا دور سماجی اور معاشی خوشحالی کا دور تھا۔ ایوبیوں کی سرپرستی نے عالم اسلام میں فکری سرگرمیوں کا احیا کیا۔ آرٹ میں، ایوبی خاص طور پر دھاتوں کے کام اور سیرامکس جیسے چمکدار اور انڈر گلیز پینٹ شدہ سامان میں اپنے کاموں کے لیے جانے جاتے ہیں۔
- ایوبیوں نے مذہبی سکول، ہسپتال قائم کیے اور عوامی تعلیم کو متعارف کرایا۔ سلطان صلاح الدین ایوبی اور ان کے جانشین فن اور علوم کے سرپرست تھے۔ انھوں نے مختلف اقسام کے سکّے جاری کیے۔ اگرچہ قاہرہ کی مشہور جامعہ الازہر کی بنیاد فاطمی خاندان نے رکھی تھی لیکن یہ سکالرشپ کے لیے ایک اہم مرکز بن گئی، جس نے آخر کار ایوبیوں کے دور میں مسلم دنیا کے اعلیٰ تعلیمی ادارے کے طور پر شہرت حاصل کی۔
- ایوبی خاندان نے خطے پر ایک تبدیلی کا اثر ڈالا۔ ایوبیوں کی سرپرستی نے اسلامی دنیا میں حکمت و دانش کی سرگرمیوں کا احیا کیا۔ مجموعی طور پر ایوبی سلطنت پر عربی ثقافت اور زبان کا غلبہ تھا۔


شاہ اسماعیل

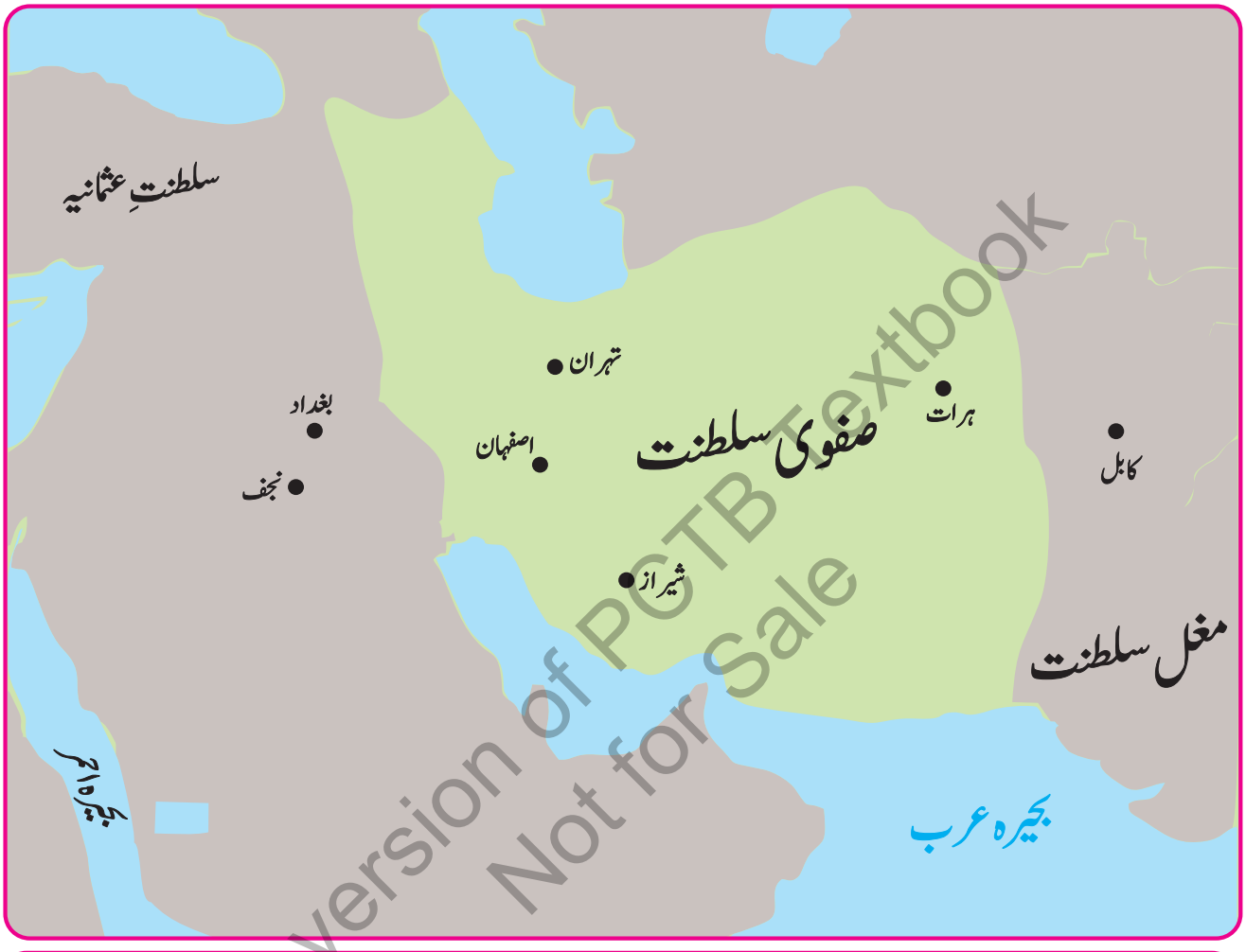
صفوی خاندان (Safavid Dynasty) (1501–1736ء)

- صفوی خاندان کی بنیاد شاہ اسماعیل (1487–1524ء) نے 1501ء میں رکھی۔ تبریز میں اسماعیل شاہ کو شاہِ فارس کا تاج پہنایا گیا۔ بعد میں اس نے شیراز، میسوپوٹیمیا اور عراق پر قبضہ کر لیا۔ اس طرح وہ نجف اور کربلا کا مالک بن گیا۔ صفوی خاندان 1501 سے 1736ء تک، ایران کے اہم ترین حکمران خاندانوں میں سے ایک تھا۔ شاہ اسماعیل کا جانشین اس کا بیٹا شاہ طہماسپ

Web version of PCTB Textbook
Not for Sale

(1524–1576ء) تھا۔طہماسپ خود مصوّری میں دل چسپی رکھتا تھا اور ایک اچھا خطاط تھا۔

- صفویوں نے ان علاقوں کا کنٹرول حاصل کر لیا جو اَب ایران، آذربائیجان، بحرین، آرمینیا، عراق کے کچھ حصے، افغانستان، ترکی، شام، پاکستان، ترکمانستان اور ازبکستان وغیرہ ہیں۔



صفوی سلطنت کا نقشہ

Web version of PCTB Textbook
Not for Sale

سماجی ڈھانچا (Social Structure)

- صفویوں کی حکمرانی نے مشرق اور مغرب کے درمیان اقتصادی مرکز کے طور پر ایران کو دوبارہ بحال کیا۔انھوں نے ''چیک اینڈ بیلنس'' پر مبنی ایک مؤثر ریاست اور بیوروکریسی قائم کی۔فارسی پڑھے لکھے، خوش اخلاق اور اچھے سلوک کرنے والے لوگ تھے۔
- ورزش کی ایک بہت ہی مشکل شکل، جس سے فارسی بہت لطف اندوز ہوتے تھے، شکار کرنا تھا۔پولو میچ ایک عام کھیل تھا۔
- صفویوں کے دور میں فارسی معاشرہ کی تنظیم میں شاہ درجہ بندی کی چوٹی پر تھا۔
- انھوں نے یورپی، چینی اور فارسیوں کے مرکب سے ثقافتی امتزاج کا مظاہرہ کیا۔ہجرت، مذہبی آزادی، تجارت اور فتح ثقافتی امتزاج کا باعث بنے۔ان کی تعمیراتی اختراعات اور فنونِ لطیفہ کے لیے سرپرستی قابل ذکر ہے۔انھوں نے ایران کے ساتھ ساتھ قوقاز، اناطولیہ، خلیج فارس اور میسوپوٹیمیا وغیرہ کے بڑے حصوں میں اسلام پھیلانے میں اپنا حصہ ڈالا۔مشہور ''شاہ مسجد'' کو صفویوں نے 1629ء میں اصفہان (ایران) میں تعمیر کیا تھا۔



شاہ مسجد، اصفہان، ایران

کیا آپ جانتے ہیں؟

صفوی سلسلہ، جنھیں صفویہ کہا جاتا ہے، طریقت کا ایک سلسلہ (صوفی سلسلہ) تھا جس کی بنیاد کُرد صوفی، صفی الدین اردبیلی (1252-1334ء) نے رکھی۔

Web version of PCTB Textbook Not for Sale

ٹائم لائن: ایران کے صفوی شاہان

(1) 1501-1524ء: اسماعیل اوّل کا دورِ حکومت	(2) 1524-1576ء: طہماسپ اوّل کا دورِ حکومت
(3) 1576-1578ء: اسماعیل دوم کا دورِ حکومت	(4) 1578-1587ء: محمد خدابندہ کا دورِ حکومت
(5) 1587-1629ء: عباس اوّل کا دورِ حکومت	(6) 1629-1642ء: صفی کا دور
(7) 1642-1666ء: عباس ثانی کا دورِ حکومت	(8) 1666-1694ء: سلیمان اوّل کا دورِ حکومت
(9) 1694-1722ء: سلطان حسین اوّل کا دورِ حکومت	(10) 1722-1732ء: طہماسپ دوم کا دورِ حکومت
(11) 1732-1736ء: عباس سوم کا دورِ حکومت	

سلطنتِ عثمانیہ (Ottoman Dynasty) (1299-1923ء)

- سلطنتِ عثمانیہ کی بنیاد 1299ء میں اناطولیہ میں ترک قبائل کے راہ نما عثمان اوّل نے رکھی تھی۔ عثمان اوّل نے اناطولیہ کی بہت سی آزاد ریاستوں کو ایک حکمرانی کے تحت متحد کرتے ہوئے اپنی سلطنت کو وسعت دی۔



عثمان اوّل

- عثمانی ترکوں نے ایک باضابطہ حکومت قائم کی اور اپنے علاقے کو وسعت دی۔ ان کے اہم حکمران عثمان اوّل، ارحان، مراد اوّل اور بایزید اوّل تھے۔ 1453ء میں محمد دوم فاتح نے عثمانی ترکوں کی قیادت کرتے ہوئے قدیم شہر قسطنطنیہ (استنبول، ترکیہ) کو فتح کیا، جو بازنطینی سلطنت کا دارالحکومت تھا۔
- بعد میں اس کے جانشینوں کی کامیاب فوجی مہمات کی وجہ سے عثمانیوں نے بازنطینی اناطولیہ تک اپنے قبضے کو بڑھایا اور جلد ہی بلقان کے بڑے حصوں پر بھی قبضہ کرلیا۔ عثمان اوّل نے ایک باضابطہ حکومت قائم کی اور اپنے مفتوحہ لوگوں کے لیے مذہبی رواداری کی اجازت دی۔ عثمانی خاندان نے مشرقِ وُسطیٰ اور مشرقی یورپ کے ایک بڑے حصے پر 600 سال سے زیادہ عرصے تک حکومت کی۔ یہ بالآخر 1923ء میں تحلیل ہوکر ترکیہ کا ملک بن گیا۔
- سلطنتِ عثمانیہ کے راہ نما اور منتظم کو سلطان کہا جاتا تھا۔ سلطان کا خطاب بڑے بیٹے کو وراثت میں ملتا تھا۔



سلطنتِ عثمانیہ کا نقشہ

Web version of PCTB Textbook Not for sale

- سلطان کے اہم فوجی دستوں کو جینسر یز (Janisssaries) کہا جاتا تھا۔ یہ فوجی چھوٹی عمر میں مسیحی خاندانوں سے منتخب کیے جاتے تھے۔ انھیں غلام سمجھا جاتا تھا لیکن ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا جاتا اور انھیں باقاعدہ تنخواہ دی جاتی تھی۔
- اگلے 150 سال میں سلطنتِ عثمانیہ کی توسیع جاری رہی۔ اس وقت کرہ ارض پر سب سے طاقتور سلطنت بازنطینی سلطنت (مشرقی رومی سلطنت) تھی۔ 1453ء میں محمد دوم فاتح نے عثمانیوں کی قیادت کرتے ہوئے، بازنطینی سلطنت کے دارالحکومت قسطنطنیہ پر قبضہ کرلیا۔ اس نے قسطنطنیہ کو عثمانیوں کا دارالحکومت بنایا اور اسے استنبول کا نام دیا۔ سلطان احمد مسجد جسے نیلی مسجد بھی کہا جاتا ہے، عثمانی دور کی ایک تاریخی شاہی مسجد ہے جو استنبول (ترکیہ) میں واقع ہے۔ اگلے کئی سو سال تک سلطنتِ عثمانیہ دنیا کی سب سے بڑی اور طاقتور ترین سلطنتوں میں سے ایک سلطنت رہی۔



نیلی مسجد، استنبول، ترکیہ

- سولھویں صدی کے آخر میں سلطنتِ عثمانیہ کا زوال شروع ہوا۔ اس میں مزید وسعت نہ ہوسکی اور اسے ہندوستان اور یورپ سے معاشی مقابلے کا سامنا کرنا پڑا۔ اندرونی بدعنوانی اور ناقص قیادت کی وجہ سے مسلسل زوال آتا گیا یہاں تک کہ سلطنت کا خاتمہ ہوگیا اور 1923ء میں ترکیہ کے ملک کو جمہوریہ قرار دیا گیا۔

ٹائم لائن: سلطنتِ عثمانیہ	
(1) 1299ء:	عثمان اوّل نے سلطنت عثمانیہ کی بنیاد رکھی۔
(2) 1389ء:	عثمانیوں نے سربیا کا بیشتر حصہ فتح کرلیا۔
(3) 1453ء:	محمد دوم نے بازنطینی سلطنت کا خاتمہ کرتے ہوئے استنبول پر قبضہ کرلیا۔
(4) 1517ء:	عثمانیوں نے مصر فتح کیا اور اسے اپنی سلطنت میں شامل کیا۔
(5) 1520ء:	سلیمان اعظم عثمانی خاندان کا حکمران بن گیا۔
(6) 1529ء:	ویانا کا محاصرہ
(7) 1533ء:	عثمانیوں نے عراق کو فتح کیا۔
(8) 1551ء:	عثمانیوں نے لیبیا کو فتح کیا۔
(9) 1566ء:	سلیمان کا انتقال ہوگیا۔
(10) 1569ء:	استنبول کا بیشتر حصہ ایک زبردست آگ میں جل گیا۔
(11) 1683ء:	ویانا کی جنگ میں عثمانیوں کو شکست ہوئی۔

Web version of PCTB Textbook Not for sale

(12) 1699ء:	عثمانیوں نے ہنگری کا کنٹرول آسٹریا کے حوالے کر دیا۔
(13) 1718ء:	ٹیولپ دور کا آغاز۔
(14) 1821ء:	یونانی جنگ آزادی شروع ہوئی۔
(15) 1914ء:	پہلی جنگ عظیم میں عثمانیوں نے مرکزی طاقتوں کا ساتھ دیا۔
(16) 1923ء:	عثمانی سلطنت کو تحلیل کر دیا گیا اور انقلابی، کمال اتاترک نے جمہوریہ ترکیہ کی بنیاد رکھی۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

سلطان ترکیہ کے شہر استنبول میں توپ کاپی محل میں رہتا تھا۔ سلطان ہر رات قتل ہو جانے کے خوف کے پیش نظر محل کے مختلف کمرے بدل بدل کر رات بسر کرتا تھا۔

سماجی ڈھانچا (Social Structure)



توپ کاپی محل، استنبول

- عثمانی سلطنت کو ایک بہت ہی پیچیدہ سماجی ڈھانچے میں منظم کیا گیا تھا کیونکہ یہ ایک بڑی کثیر النسل اور کثیر المذہبی سلطنت تھی۔ عثمانی معاشرہ مسلمانوں اور غیر مسلموں میں تقسیم تھا۔ ان میں فوجی سائنسدان، شاعر، وکیل، تاجر، کاریگر، کسان اور چرواہے وغیرہ شامل تھے جنھوں نے سلطنت کو پھلنے پھولنے میں مدد دی۔ سلطنتِ عثمانیہ میں مذہب نے اہم کردار ادا کیا۔ مسلمان معمار اپنی مسجدوں اور پُلوں کے لیے مشہور تھے۔ سلطنت عثمانیہ اپنے سونے کے زیورات اور چاندی کے کام کے لیے مشہور تھی۔
- عثمانی خود مسلمان تھے تاہم انھوں نے مفتوحہ علاقے کے لوگوں کو اسلام قبول کرنے پر مجبور نہیں کیا۔ انھوں نے مسیحیوں اور یہودیوں کو بلاتفریق عبادت کرنے کی اجازت دی۔ عثمانی سلطنت کے لوگ کڑھائی والے چوغے پہنتے تھے۔



سلطنتِ عثمانیہ کے زیورات

Web version of PCTB Textbook Not for Sale

کیا آپ جانتے ہیں؟



آیا صوفیہ اصل میں 537ء میں مشرقی رومی شہنشاہ جسٹنین اوّل نے تعمیر کیا تھا۔ اسے رسمی طور پر چرچ آف دی ہولی وزڈم کہا جاتا تھا۔ 1453ء میں سلطنت عثمانیہ کے ہاتھوں قسطنطنیہ کے سقوط کے بعد اسے محمد دوم فاتح نے ایک مسجد میں تبدیل کر دیا۔

صلیبی جنگیں (Crusades)

صلیبی جنگیں قرونِ وسطیٰ کے دوران میں جنگوں کا ایک سلسلہ تھا جن میں یورپ کے مسیحیوں نے مسلمانوں سے یروشلم اور مقدس سرزمین پر دوبارہ کنٹرول حاصل کرنے کی کوشش کی۔ یروشلم یہودیوں کے لیے اہمیت کا حامل تھا کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کے اصل ہیکل کا مقام تھا جسے حضرت سلیمان علیہ السلام نے تعمیر کیا تھا۔ مسلمانوں کے لیے اس کی اہمیت اس لیے ہے کہ ان کے عقیدے میں یہ وہ جگہ ہے جہاں حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ آسمان پر تشریف لے گئے تھے۔ مسیحیوں کے لیے ان کے عقیدے کے مطابق یہ وہ جگہ ہے جہاں حضرت مسیح علیہ السلام مصلوب ہوئے اور دوبارہ جی اُٹھے۔ پہلی صلیبی جنگ میں یورپ سے تقریباً 30,000 سپاہی تھے، وہ نائٹس (Knights)، کسانوں اور دوسرے عام لوگوں پر مشتمل تھے۔ کچھ لوگ فوج کو امیر ہونے کے ذریعے کے طور پر دیکھتے تھے اور اپنی لڑائی کی مہارت کو آزماتے جب کہ بعض دوسرے اسے جنت میں جانے کے راستے کے طور پر دیکھتے تھے۔ 1095ء میں شروع ہونے والے 200 سال کے دوران میں متعدد صلیبی جنگیں ہوئیں۔

1- پہلی صلیبی جنگ (The First Crusade) (1095-1099ء)

پہلی صلیبی جنگ مغربی یورپ کی افواج کی طرف سے مقدس شہر یروشلم اور مقدس سرزمین کو مسلمانوں کے قبضے سے واپس لینے کے لیے ایک فوجی مہم تھی۔ صلیبیوں نے سلجوق ترکوں کو شکست دے کر یروشلم پر قبضہ کر لیا۔



یروشلم کا ایک منظر

Web version of PCTB Textbook
Not for Sale

2- دوسری صلیبی جنگ (The Second Crusade) (1147-1149ء)

1146ء میں یونان کے شہر ایڈیسا کو ترکوں نے فتح کر لیا۔ پھر دوسری صلیبی جنگ شروع کی گئی لیکن کامیابی نہیں ہوئی۔ سلطان نورالدین زنگی (1118-1174ء) کو دوسری صلیبی جنگ کی ایک اہم شخصیت سمجھا جاتا ہے۔

3- تیسری صلیبی جنگ (The Third Crusade) (1187-1192ء)

1187ء میں سلطان صلاح الدین ایوبی نے یروشلم شہر کو مسیحیوں سے دوبارہ چھین لیا۔ تیسری صلیبی جنگ کی قیادت جرمنی کے شہنشاہ باربروسا، فرانس کے بادشاہ فلپ آگسٹس اور انگلینڈ کے بادشاہ رچرڈ دی لائن ہارٹ نے کی۔ رچرڈ دی لائن ہارٹ نے کئی سال تک فلسطین میں صلاح الدین ایوبی کے مسلمان جنگجوؤں کا مقابلہ کیا لیکن وہ یروشلم کو فتح کرنے میں ناکام رہا۔

4- چوتھی صلیبی جنگ (The Fourth Crusade) (1202-1204ء)

چوتھی صلیبی جنگ ایک مغربی یورپی مسلح مہم تھی جس کا اصل مقصد مسلمانوں کے زیر کنٹرول یروشلم کو فتح کرنا تھا۔ پوپ انوسنٹ سوم (Innocent-III) نے یروشلم کو مسلم حکمرانی سے آزاد کرانے کے لیے چوتھی صلیبی جنگ کا مطالبہ کیا، لیکن صلیبیوں نے بازنطینی سلطنت کے دارالحکومت قسطنطنیہ پر حملہ کر دیا۔ قسطنطنیہ پر قبضہ 1204ء میں ہوا اور صلیبی فوجوں نے قسطنطنیہ کے کچھ حصوں پر قبضہ کر لیا، لوٹ مار کی اور اس کے کچھ حصوں کو مکمل تباہ کر دیا۔ چوتھی صلیبی جنگ کے بعد کچھ اور صلیبی جنگیں بھی لڑی گئیں۔

صلیبی جنگوں کے اسباب (Causes of Crusades)

- پوپ اربن دوم کی طرف سے مسلمانوں کے خلاف مقدس جنگ کی تبلیغ، صلیبی جنگوں کی فوری وجہ تھی۔ ابتدائی صلیبی جنگ اس وقت شروع ہوئی جب سلجوق ترکوں نے مقدس سرزمین پر قبضہ کر لیا۔
- 1070ء میں جب ترکوں نے اقتدار سنبھالا تو انھوں نے مسیحی زائرین کو اپنے علاقوں میں آنے سے منع کر دیا۔ بازنطینی شہنشاہ الیکسس اوّل (Alexius-I) نے انھیں مقدس سرزمین سے باہر نکالنے کے لیے پوپ سے مدد طلب کی۔
- پوپ نے بنیادی طور پر فرینک اور رومی سلطنت کی مدد سے فوج جمع کرنے میں معاونت کی۔
- شام اور فلسطین میں مسلم حکمرانی کے قیام کے ساتھ، مسیحیوں نے مذہب، عبادت اور جان و مال کی حفاظت کی مزید آزادی کی خواہش کی۔ مذہبی جنون، دوسرے دنیوی مقاصد جیسے لالچ، لوٹ مار اور تباہ کاری کے ساتھ ملا ہوا تھا۔

صلیبی جنگوں کے نتائج (Consequences of Crusades)

- صلیبی جنگوں نے دنیا پر بہت سے اہم نتائج مرتب کیے۔ صلیبی جنگوں نے یورپ کا مسلم دنیا کے ساتھ قریبی رابطہ قائم کر دیا۔
- صلیبی جنگوں نے تجارت اور کاروبار کے میدان میں یورپ کی دلچسپی پیدا کی۔
- جب یورپی اپنے ملکوں میں واپس گئے تو انھوں نے مشرقی اشیا کی منڈیاں قائم کی۔
- مغربی لوگ مشرقی اشیا کی ضرورت محسوس کرنے لگے۔ اس کے نتیجے میں مغرب اور مشرق کے درمیان، بحیرۂ روم کے ذریعے سے سمندری تجارتی سرگرمیوں کی راہ ہموار ہوئی۔
- یورپ کی مسیحی قومیں مسلم ثقافت، فن اور علم سے بہت متاثر ہوئیں، جو انھوں نے مسلمانوں سے حاصل کیے۔ اس طرح سائنس اور علم میں یورپی نشاۃِ ثانیہ کا آغاز ہوا۔

Web version of PCTB Textbook Not for Sale

اہم نکات (Main Points)

1۔ سلجوق خاندان کی بنیاد طغرل بیگ (993-1063ء) اور اس کے بھائی چغری بیگ (989-1060ء) نے 1037ء میں رکھی تھی۔
2۔ سلجوقوں نے 1071ء میں منزیکرت کی جنگ جیت لی اور بازنطینی سلطنت سے اناطولیہ (ایشیائے کوچک) کا بیشتر حصہ حاصل کرلیا۔
3۔ فاطمی خاندان نے 909 سے 1171ء تک شمالی افریقہ کے بیشتر حصے پر حکومت کی۔
4۔ عبداللہ المہدی باللہ (873-934ء) فاطمی خلافت کے بانی تھے۔
5۔ قاہرہ کی مشہور جامعہ الازہر کی بنیاد فاطمی خاندان نے رکھی تھی۔
6۔ فاطمیوں نے بہت سی تاریخی عمارتیں تعمیر کیں جیسے عظیم مسجد مہدیہ تیونس میں 916ء میں، مسجد الازہر قاہرہ 972ء میں اور الحکیم مسجد قاہرہ 1013ء میں۔
7۔ صلاح الدین ایوبی (1137-1193ء) ایوبی خاندان کے بانی تھے جنھوں نے صلیبیوں کے خلاف کئی سال جنگیں لڑیں۔
8۔ صفوی خاندان کی بنیاد شاہ اسماعیل (1487-1524ء) نے 1501ء میں رکھی تھی۔
9۔ سلطنت عثمانیہ کی بنیاد عثمان اوّل نے اناطولیہ میں 1299ء میں رکھی تھی، جو ترک کے قبائل کے راہ نما تھے۔
10۔ 1453ء میں محمد دوم فاتح نے قدیم شہر قسطنطنیہ (ترکیہ) کو فتح کیا، جو بازنطینی سلطنت کا دارالحکومت تھا اور اس کا نام استنبول رکھ دیا۔
11۔ عثمانی خاندان نے مشرق وُسطیٰ اور مشرقی یورپ کے ایک بڑے حصے پر 600 سال سے زیادہ عرصے تک حکومت کی۔
12۔ 1923 میں سلطنتِ عثمانیہ کا خاتمہ کردیا گیا اور ترکیہ کو جمہوریہ قرار دے دیا گیا۔
13۔ صلیبی جنگیں قرونِ وسطیٰ کے دوران میں جنگوں کا ایک سلسلہ تھا جن میں یورپ کے مسیحیوں نے مسلمانوں سے یروشلم اور مقدس سرزمین پر دوبارہ کنٹرول حاصل کرنے کی کوشش کی۔
14۔ سلطان نورالدین زنگی (1118-1174ء) کو دوسری صلیبی جنگ کی ایک اہم شخصیت سمجھا جاتا ہے۔
15۔ 1146ء میں یونان کے شہر ایڈیسا کو ترکوں نے فتح کرلیا۔
16۔ 1187ء میں سلطان صلاح الدین ایوبی نے یروشلم شہر پر دوبارہ قبضہ کرلیا۔
17۔ صلیبی جنگوں نے تجارت کے میدان میں یورپ کی دلچسپی پیدا کی۔

Web version of PCTB Textbook
Not for Sale

مشق

سوال نمبر 1: درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں:

(i) سلطنت عثمانیہ کا قیام ہوا:

(الف) 1293ء میں (ب) 1295ء میں (ج) 1297ء میں (د) 1299ء میں

(ii) صفوی خاندان کی بنیاد 1501ء میں رکھی:

(الف) شاہ اسماعیل نے (ب) عثمان اول نے (ج) طغرل بیگ نے (د) صلاح الدین ایوبی نے

(iii) ایوبی حکومت قائم ہوئی:

(الف) ترکیہ میں (ب) ایران میں (ج) اردن میں (د) مصر میں

(iv) سلطان صلاح الدین ایوبی نے یروشلم پر دوبارہ قبضہ کیا:

(الف) 1171ء میں (ب) 1187ء میں (ج) 1190ء میں (د) 1193ء میں

(v) دوسری صلیبی جنگ لڑی گئی:

(الف) 1095ء میں (ب) 1140ء میں (ج) 1147ء میں (د) 1187ء میں

سوال نمبر 2: درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

(i) صفوی خاندان کی بنیاد کس نے رکھی؟

(ii) جینیسر یز (Janissaries) سے کیا مراد ہے؟

(iii) سلجوق سلطنت کب اور کیسے قائم ہوئی؟

(iv) صلیبی جنگ سے کیا مراد ہے؟

(v) سلطان صلاح الدین ایوبی کون تھا؟

سوال نمبر 3: درج ذیل سوالات کے جوابات تفصیل سے تحریر کریں۔

(i) سلجوق دورِ حکومت پر مختصراً روشنی ڈالیں۔

(ii) فاطمیوں کا سماجی ڈھانچا کیا تھا؟ بحث کریں۔

(iii) ایوبی خاندان کے سماجی ڈھانچے پر ایک نوٹ لکھیں۔

(iv) عثمانی سلطنت کی وضاحت کریں۔

(v) صلیبی جنگوں کے اہم واقعات لکھیں۔

(vi) صفوی خاندان کی وضاحت کریں۔

Web version of PCTB Textbook
Not for Sale



سیکھنے کی سرگرمیاں: (Learning Activities)

اساتذہ کے کرنے کے کام

1۔ سلجوق، فاطمی، ایوبی، صفوی اور عثمانی خاندانوں کی ٹائم لائنز بنائیں۔

2۔ سلجوقی، فاطمی اور ایوبی خاندان کے مقامات کی شناخت کے لیے دنیا کا نقشہ استعمال کریں۔

3۔ سلجوق، فاطمی، ایوبی، صفوی اور عثمانی سلطنتوں کے زوال کے اسباب کا جائزہ لیں اور ان پر بحث کریں۔



تنقیدی سوچ: (Critical Thinking)

مسلم خاندانوں اور صلیبی جنگوں کے بارے میں تنقیدی سوچ کے سوالات

1۔ سلجوقی سلطنت نے معاشرے کو کیسے متاثر کیا؟

2۔ سلجوق اور ایوبی خاندان کے درمیان کیا تنازع تھا؟

3۔ فاطمی سلطنت کا خاتمہ کیوں ہوا؟

4۔ عثمانیوں کے اقتدار میں آنے کے عوامل کیا تھے؟

5۔ کون سے مسائل صلیبی جنگوں کا باعث بنے؟



کلاس روم پراجیکٹ (Classroom Project)

جیسے جیسے عثمانی سلطنت پھیلتی گئی اس نے اپنی حکومت کے زیر انتظام اور آگے کے متعدد علاقوں کی ثقافت کو خصوصاً ترک، یونانی، رومی، اسلامی اور فارسی ثقافتوں سے متاثر ہو کر ڈھال لیا۔ عثمانی خاندان کی ثقافت اور شراکتوں پر ایک پراجیکٹ تیار کریں۔

Web version of PCTB Textbook
Not for Sale

باب 4

مسلمان جنوبی ایشیا میں (Muslims in South Asia)

سلطنتِ دہلی اور مغلیہ سلطنت (Delhi Sultanate and Mughal Empire)

حاصلاتِ تعلم

اس باب کا مطالعہ کرنے کے بعد، طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

دہلی سلطنت (Delhi Sultanate)

- سلطان محمود غزنوی کے برصغیر پر سترہ حملوں کی وجوہات بیان کر سکیں۔
- شہاب الدین محمد غوری کے ہندوستان پر حملہ کرنے کی وجوہات بیان کر سکیں۔
- مملوک خاندان کی ابتدا کے بارے میں جان سکیں اور برصغیر میں ان کے کردار کو بیان کر سکیں۔
- مملوک خاندان کے حکمران کے طور پر التمش کا اہم کردار بیان کر سکیں۔
- سمجھ سکیں کہ خلجیوں نے دہلی سلطنت پر کیسے قبضہ کیا۔
- خلجیوں کو درپیش اندرونی اور بیرونی خطرات کی وضاحت کر سکیں۔
- سب سے اہم خلجی حکمران اور خطے میں امن قائم کرنے کے لیے اُس کے اہم کارناموں کی نشان دہی کر سکیں۔
- وضاحت کر سکیں کہ کس طرح تغلقوں نے خلجیوں کی جگہ لی۔
- لودھی حکمرانوں کے چند اہم کارنامے بیان کر سکیں۔

مغلیہ سلطنت (Mughal Empire)

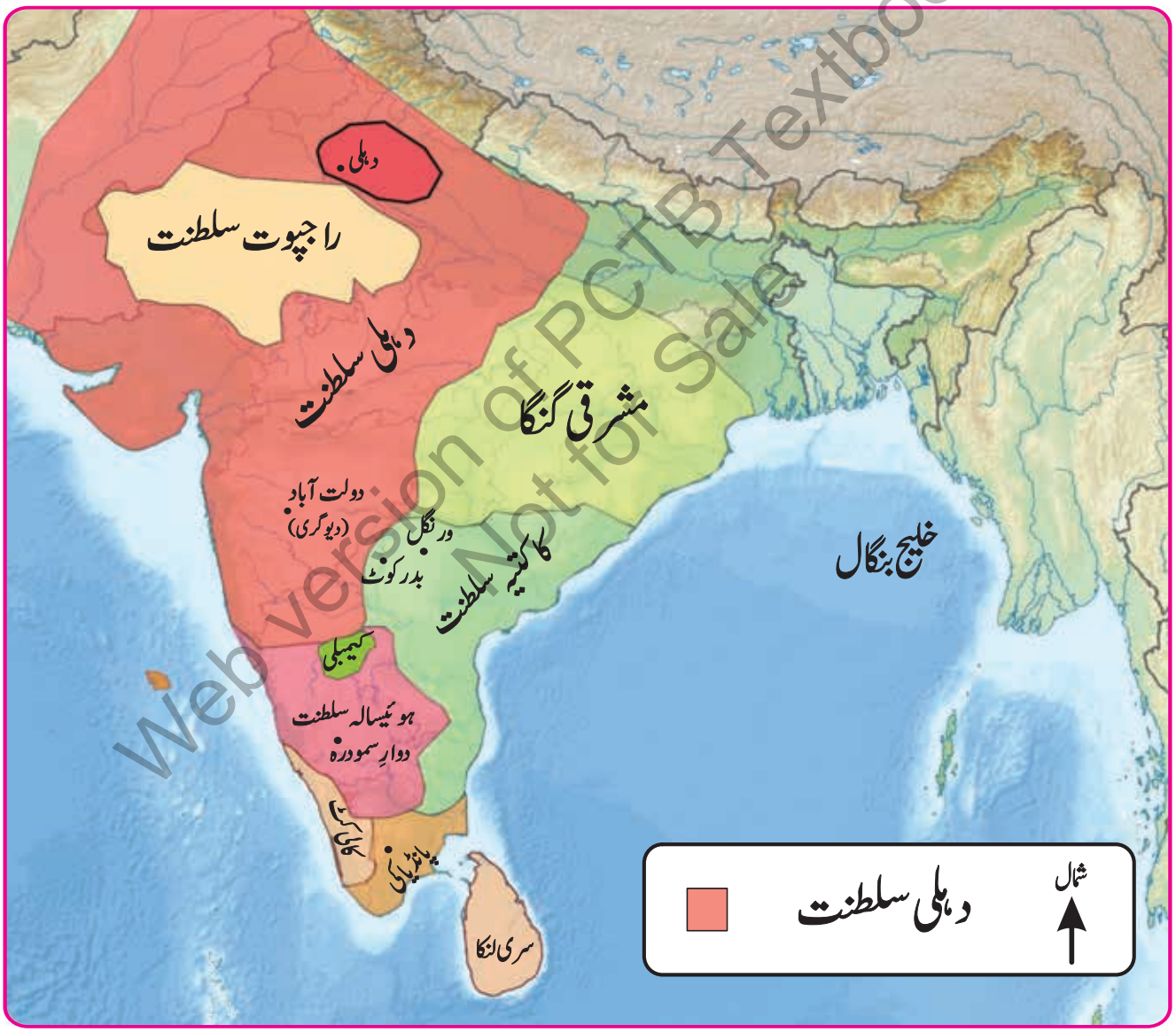
- سمجھ سکیں کہ پہلے مغل حکمران بابر کا تعلق کس علاقے/نسل سے تھا، اور اس کے برصغیر پر حملے کی وجوہات تلاش کر سکیں۔
- بیان کر سکیں کہ پانی پت کی پہلی جنگ نے برصغیر میں مغل دور کا آغاز کیسے کیا۔
- بابر کے کارناموں کی وضاحت کر سکیں۔
- بطور مغل شہنشاہ ہمایوں کے چند اہم کارناموں کی وضاحت کر سکیں۔
- شیر شاہ سوری کے عظیم ترین کارناموں کو مثالوں کے ساتھ بیان کر سکیں۔
- تجزیہ کر سکیں کہ اکبر کو سب سے بڑا مغل حکمران کیوں سمجھا جاتا ہے۔
- برصغیر میں مغلیہ دور کے قیام میں پانی پت کی دوسری جنگ کی تاریخی اہمیت بیان کر سکیں۔
- اکبر کے بڑے دشمنوں کی فہرست بنا سکیں اور بتا سکیں کہ اکبر نے اُنھیں کیسے شکست دی۔
- جہانگیر کے دورِ حکومت میں انجام دیے گئے مختلف کارنامے بیان کر سکیں۔
- جہانگیر کی کامیابیوں میں نور جہاں کا کردار بیان کر سکیں۔
- شاہ جہاں کے چند تعمیراتی کارنامے بیان کر سکیں۔
- بیان کر سکیں کہ مرہٹے کون تھے اور وہ کیسے مغلوں کے سب سے مضبوط دشمن بن گئے۔
- وضاحت کر سکیں کہ اورنگ زیب نے اپنی طاقت دھیرے دھیرے کیوں کھونی شروع کر دی۔
- بہادر شاہ ظفر کے دور کو آخری مغل شہنشاہ کے طور پر بیان کر سکیں۔
- بتا سکیں کہ انگریزوں نے برصغیر پر کیسے قبضہ کیا۔
- برصغیر میں مسلمانوں کو درپیش مسائل کی وضاحت کر سکیں۔

Web version of PCTB Textbook
Not for Sale

سلطنتِ دہلی (Delhi Sultanate) (1206-1526ء)

قطب الدین ایبک کے ماتحت شمالی ہندوستان میں مسلم حکمرانی قائم ہوئی، جس نے مملوک خاندان کے تحت 1206ء میں دہلی سلطنت کی بنیاد رکھی۔
سلطنتِ دہلی ایک اسلامی سلطنت تھی جس کا دارالحکومت دہلی تھا۔ اس نے جنوبی ایشیا کے بڑے حصوں پر 320 سال (1206-1526ء) تک حکومت کی۔
دہلی سلطنت میں ترتیب وار پانچ خاندان شامل تھے:۔

1۔ مملوک یا خاندانِ غلاماں (1206-1290ء)، 1206ء میں شہاب الدین محمد غوری کی وفات کے بعد، دہلی سلطنت کا پہلا خاندان تخت نشین ہوا۔
2۔ خلجی خاندان (1290-1320ء)
3۔ تغلق خاندان (1320-1413ء)
4۔ سید خاندان (1414-1451ء)
5۔ لودھی خاندان (1451-1526ء)



سلطنت دہلی کا نقشہ

Web version of PCTB Textbook Not for Sale

سلطان محمود غزنوی (Sultan Mahmood Ghaznvi)



سلطان محمود غزنوی

- محمود غزنوی (971–1030ء) غزنہ میں غزنوی خاندان کا پہلا خود مختار حکمران تھا۔ وہ سبکتگین کا بیٹا تھا۔
- محمود نے 998ء سے 1030ء تک حکومت کی۔ اس نے 1000ء اور 1027ء کے درمیان برصغیر پر حملے کیے۔ سلطان محمود غزنوی کے برصغیر پر سترہ مرتبہ حملوں کی اہم وجوہات یہ ہیں:۔
  - غزنی کو وسطی ایشیا کی سیاست میں ایک طاقتور قوت بنانا۔
  - اپنی سلطنت کو وسط ایشیا کے بڑے حصے تک پھیلانا۔



غزنوی سلطنت کا نقشہ

شہاب الدین محمد غوری (Shahab-ud-Din Muhammad Ghori)

- شہاب الدین محمد غوری (1173–1206ء) مسلم حکمران تھا۔
- شہاب الدین محمد غوری نے ہندوستان میں اسلامی حکومت کی بنیاد رکھی۔ اُس کا تعلق وسطی افغانستان کے علاقے غور سے تھا۔ وہ ہندوستان کی سیاسی، مذہبی، سماجی اور فوجی کمزوریوں اور ہندوستان کے پاس موجود بے پناہ دولت اور سونے سے بھی بخوبی واقف تھا۔

Web version of PCTB Textbook Not for Sale



غوری خاندان کی سلطنت کا نقشہ



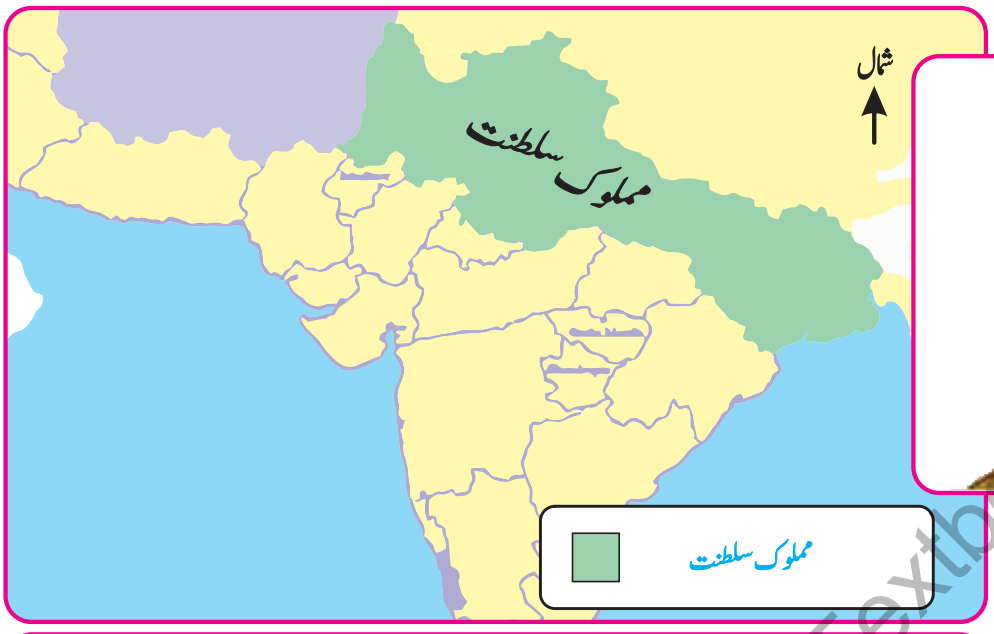
محمد غوری

- شہاب الدین محمد غوری کی طرف سے ہندوستان پر حملے کی بہت سی وجوہات بیان کی گئی ہیں۔ اس بات کی نشان دہی کی جاتی ہے کہ وہ ایک بہت ہی بلند نظر اور کاروباری شہزادہ تھا۔ وہ اپنے آپ کو پنجاب کا وارث سمجھتا تھا، جس کا تعلق ریاستِ غزنی سے تھا۔ شہاب الدین محمد غوری کے ہندوستان پر حملہ کرنے کی وجوہات درج ذیل ہیں:۔
  - ایک مسلمان ہونے کے ناطے، وہ ہندوستان کے ہندوؤں کو فتح کرنا اور اس ملک میں اسلام پھیلانا چاہتا تھا۔
  - پنجاب کے حکمران خُسرو ملک اور ملتان کے کرماتھیوں کو شکست دینا امن وامان کا تقاضا تھا۔
  - 1173ء میں غوریوں نے غزنی کو غزنویوں سے فتح کرلیا۔
  - 7-1186ء میں اس نے لاہور فتح کیا۔ اس نے غزنوی سلطنت کا خاتمہ کیا اور غزنویوں کے آخری علاقے کو اپنے کنٹرول میں لے لیا۔
  - 1191ء میں، شہاب الدین محمد غوری نے اجمیر کے پرتھوی راج چوہان کے علاقے پر حملہ کیا لیکن شکست سے دوچار ہوا۔ اس نے ایک بار پھر اجمیر کی سلطنت پر حملہ کیا۔
  - شہاب الدین محمد غوری کی فوج کا 1192ء میں ترائن کے مقام پر پرتھوی راج چوہان کی فوج سے دوبارہ مقابلہ ہوا۔ اس بار وہ فتح یاب ہوا اور اس نے دہلی پر قبضہ کرلیا۔

مملوک خاندان (Mamluk Dynasty)(1206-1290ء)

- عربی زبان میں لفظ 'مملوک' جس کا ترجمہ 'وہ جو کسی کی ملکیت ہے' کے طور پر کیا گیا ہے جس کا لفظی مطلب ہے 'غلام'۔ چوں کہ اس خاندان کے سلطان قبل ازیں غلام تھے یا سابق غلاموں کے بیٹے تھے اس لیے مملوک خاندان کو خاندانِ غلاماں کے نام سے جانا جاتا ہے۔
- مملوک خاندان (خاندانِ غلاماں) نے 13ویں صدی عیسوی میں دہلی پر حکومت کی اور اس کی بنیاد قطب الدین ایبک نے رکھی تھی جو غوری خاندان کا ترک مملوک غلام اور جرنیل تھا۔

Web version of PCTB Textbook
Not for Sale



مملوک سلطنت کا نقشہ



قطب الدین ایبک

- اسلام قبول کرنے کے بعد غلام نسل کے سپاہیوں کو مملوک کہا جاتا تھا۔ یہ خاندان پہلے چند خاندانوں میں شامل ہے جنھوں نے سلاطینِ دہلی کے طور پر حکومت کی۔
- 1206ء میں غوری خاندان کے سلطان شہاب الدین محمد غوری کو قتل کر دیا گیا۔ چونکہ اس کی کوئی اولاد نہیں تھی، اس لیے اس کی سلطنت اس کے سابق مملوک جرنیلوں کی قیادت میں چھوٹی سلطنتوں میں بٹ گئی۔
- مملوک خاندان نے 1206ء سے 1290ء تک حکومت کی۔

خاندانِ غلاماں کی ٹائم لائن (Timeline of Mamluk Dynasty)

(1)	1206–1210ء:	قطب الدین ایبک
(2)	1210–1211ء:	آرام شاہ
(3)	1211–1236ء:	شمس الدین التمش
(4)	1236ء:	رکن الدین فیروز
(5)	1236–1240ء:	رضیہ سلطان
(6)	1240–1242ء:	معیز الدین بہرام
(7)	1242–1246ء:	علاء الدین مسعود
(8)	1246–1266ء:	ناصر الدین محمود
(9)	1266–1287ء:	غیاث الدین بلبن
(10)	1287–1290ء:	معیز الدین محمد کیکباد



قطب الدین ایبک کا مزار، لاہور

Web version of PCTB Textbook
Not for Sale

التمش کا بطور حکمران کردار (Contrubutions of Iltutmish as a Ruler)

- شمس الدین التمش ایک غلام لیکن بہادر سپاہی تھا۔ اسے مملوک خاندان کا سب سے بڑا حکمران کہا جاتا ہے۔
- وہ دہلی کی سلطنت اور مملوک خاندان کا تیسرا مسلمان ترک سلطان تھا۔
- التمش نے سلطنت کی انتظامیہ کو منظم کر کے سلطنت کی ایسی بنیاد رکھ دی جس کا مغلوں کے حملے تک شمالی ہندوستان پر غلبہ رہا۔ اس نے اپنا دارالحکومت بھی لاہور سے دہلی منتقل کر دیا۔ اُس نے سلطانی دور کے دو بنیادی سکے چاندی کا ٹانکا اور تانبے کا جیتل متعارف کرائے۔ اُس نے دہلی میں قوت الاسلام مسجد بھی بنوائی۔ التمش نے 1221ء میں منگول شہنشاہ چنگیز خان کی قیادت میں منگول حملے کو روکا اور اپنی سلطنت کا دفاع کیا۔
- اُس نے قطب مینار کو مکمل کیا جس کا آغاز قطب الدین ایبک نے کیا تھا۔ اُس نے شمالی ہندوستان میں مسلم حکومت کو مضبوط کیا اور وسعت دی۔ التمش قابل ہونے کے ساتھ ساتھ ایک باصلاحیت فوجی کمانڈر تھا۔
- اس کا انتقال 1236ء میں ہوا۔ اس کی جگہ اس کی بیٹی رضیہ سلطان دہلی کی اگلی حکمران بنی۔



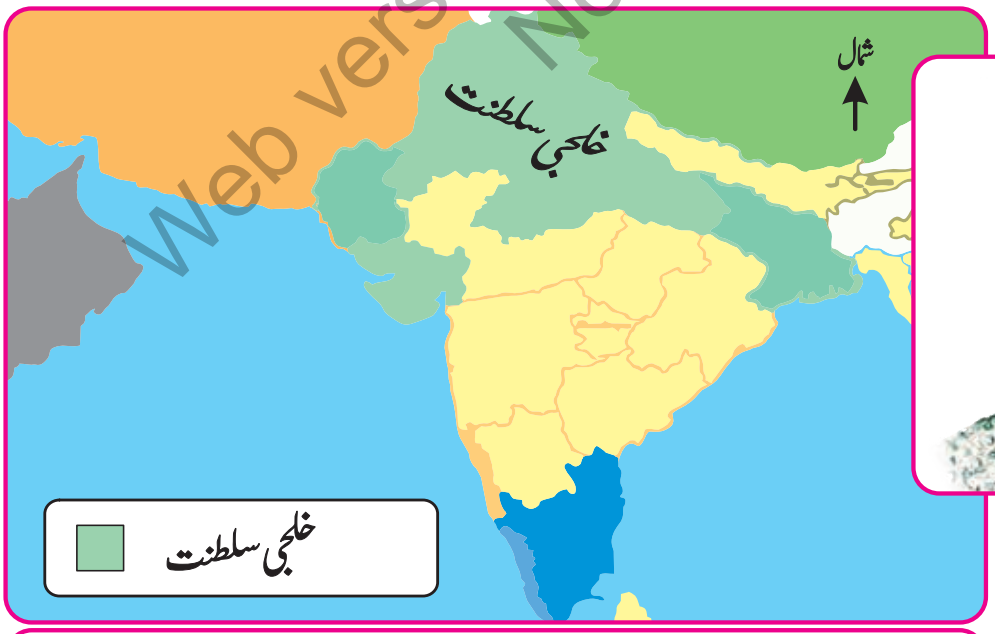
شمس الدین التمش

کیا آپ جانتے ہیں؟

- دہلی سلطنت 320 سال (1206-1526ء) تک جنوبی ایشیا کے بڑے حصوں پر پھیلی ہوئی تھی۔

خلجی خاندان (Khilji Dynasty) (1290-1320ء)

- خلجی خاندان ایک ترک افغان خاندان تھا۔ اس نے 1290ء سے 1320ء کے درمیان برصغیر پاک و ہند کے بڑے حصوں پر حکومت کی۔ اس کی بنیاد جلال الدین فیروز خلجی (1220-1296ء) نے رکھی اور یہ ہندوستان کی دہلی سلطنت پر حکومت کرنے والا دوسرا خاندان بن گیا۔



خلجی سلطنت کا نقشہ



علاء الدین خلجی

Web version of PCTB Textbook
Not for Sale

- یہ خاندان ہندوستان کے جنوب میں اپنی فتوحات اور منگولوں کے متعدد حملوں کا کامیابی سے دفاع کرنے کے لیے جانا جاتا ہے۔
- علاء الدین خلجی (1266-1316ء) نے اپنے خزانے کو مضبوط کرنے کے لیے ٹیکس کی پالیسیوں کو تبدیل کیا۔ خلجی خاندان کے دور میں متعارف کرائے گئے ٹیکس نظام کا ہندوستانی ٹیکس کے نظام اور ریاستی انتظامیہ پر طویل مدتی اثر مرتب ہوا۔
- علاء الدین خلجی نے مختلف اشیا اور ضروریاتِ زندگی کی قیمتوں کو کنٹرول کرنے کے لیے بہت سے ضابطے جاری کیے تھے۔ تمام اشیا مثلاً اناج، سبزیاں، پھل، کپڑا وغیرہ کی کم قیمتیں مقرر کی گئیں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

خلجی خاندان کی حکومت کا قیام اس وقت عمل میں آیا جب جلال الدین فیروز خلجی نے خاندانِ غلاماں کے آخری حکمران، بغرا خان کے بیٹے، معیز الدین محمد کیکباد کا تختہ الٹ دیا۔

خلجیوں کو درپیش اندرونی اور بیرونی خطرات (Internal and External Threats Faced by Khiljis)

- منگول وسطی ایشیا کا ایک خانہ بدوش قبیلہ تھا۔ وہ موجودہ منگولیا میں رہتے تھے۔ بنیادی طور پر، منگول مویشی چرانے والے اور شکاری تھے۔ خلجی سلاطین کے دور میں منگولوں نے دہلی سلطنت پر لگاتار حملے کیے۔
- ان حملوں نے خلجی خاندان کو کمزور کر دیا اور ملک کی حفاظت کو خطرے میں ڈال دیا۔
- منگول بنیادی طور پر لوٹ مار کرنے والے تھے۔ انھوں نے اپنی مسلسل یلغار اور لوٹ مار سے ملک کو مالی طور پر بہت کمزور کر دیا۔
- خلجیوں کے دور میں چوریاں اور ڈاکے عام ہو چکے تھے۔ سلطان جلال الدین فیروز نے چوروں اور ڈاکوؤں سے نمٹنے کے لیے نرم پالیسی اختیار کی۔
- آخری خلجی حکمران مبارک شاہ کو 1320ء میں قتل کر دیا گیا اور غیاث الدین تغلق، تغلق خاندان (1320-1413ء) کا پہلا حکمران بنا۔

خلجی خاندان کی ٹائم لائن
(Timeline of Khilji Dynasty)

(1)	1290-1296ء:	جلال الدین فیروز خلجی
(2)	1296-1316ء:	علاء الدین خلجی
(3)	1316ء:	شہاب الدین عمر
(4)	1316-1320ء	قطب الدین مبارک

خلجی حکمرانوں کا کردار (Contributions of the Khilji Rulers)

- علاء الدین خلجی سب سے اہم خلجی حکمران تھا۔ وہ خلجی خاندان کے سب سے طاقتور سلاطین میں سے ایک تھا جس نے ریاستِ دہلی پر حکومت کی۔ اس نے خطے میں امن قائم کرنے کے لیے بہت اہم کردار ادا کیا۔ علاء الدین خلجی، جلال الدین خلجی کا بھتیجا اور داماد تھا۔ جب جلال الدین خلجی دہلی کا سلطان بنا تو علاء الدین کو امیر تزک قرار دیا گیا، جس کا مطلب ہے تقریبات کا ماسٹر (آقا)۔



علاء الدین عہد کے سونے کے سکے

- وہ خلجی خاندان کا دوسرا حکمران تھا۔ اس نے 1296ء میں تخت سنبھالا۔ وہ محصولات اور اشیا کی قیمت کی پالیسیوں میں اصلاحات کے لیے جانا جاتا ہے۔ اس نے اپنے دورِ حکومت میں کئی انتظامی تبدیلیاں کیں۔
- سلطان اشیا کی نقل و حمل کو کنٹرول کرتا تھا۔ اس نے سونے اور چاندی کے سکے بھی جاری کیے۔

Web version of PCTB Textbook Not for Sale

- علاءالدین نے ایک بڑی فوج بنائی۔ اس کی حکومت نے ہر سپاہی کی وضاحتی فہرست تیار کی۔
- اس نے وسیع گودام بنائے جہاں سے ضرورت کے وقت اناج جاری کیا جا سکتا تھا۔ اس نے زمین کا محصول اناج کی شکل میں حاصل کرنے کا حکم دیا۔
- تمام تاجروں کو ریاستی دفتر میں اپنا اندراج کرانا پڑتا تھا۔ کسی کسان، تاجر یا ڈیلر کو اناج ذخیرہ کرنے یا اسے زیادہ قیمت پر فروخت کرنے کی اجازت نہیں تھی۔
- علاءالدین خلجی کی تعمیر کردہ مشہور یادگاروں میں علائی دروازہ، سری قلعہ، حوضِ خاص اور دہلی کی جماعت خانہ مسجد شامل ہیں۔



جماعت خانہ مسجد دہلی

Web version of PCTB Textbook
Not for sale

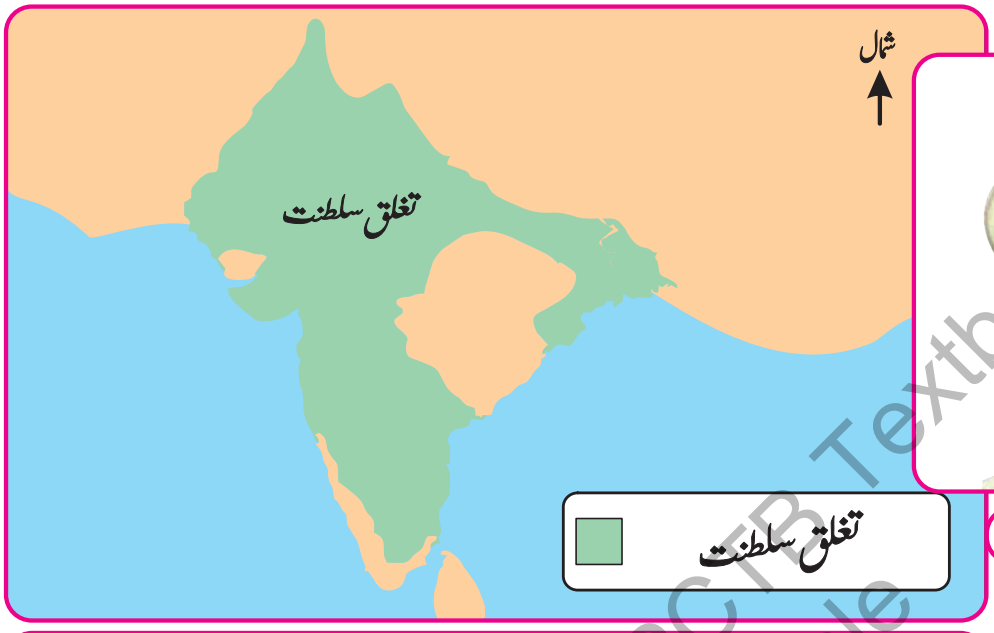
علاءالدین خلجی کا خطہ میں امن قائم کرنے میں کردار
(Ala-ud-Din Khilji's Contributions to Bring Peace in the Region)

- علاءالدین نہ صرف ایک عظیم فوجی راہ نما تھا بلکہ ایک عظیم منتظم بھی تھا۔ اُس نے خطے میں امن کے لیے کئی اقدامات کیے۔
- اُس نے سب سے زیادہ منگول حملوں کا سامنا کیا۔ 1306ء میں علاءالدین کی افواج نے دریائے راوی کے کنارے کے قریب منگول افواج کو شکست دی۔ اُس نے قلعوں اور ہندوستان آنے والے منگول راستوں کے ساتھ افواج کی موجودگی کو مضبوط کیا۔ اس نے معاشی اصلاحات بھی نافذ کیں۔
- اُس نے پورے ملک میں بدامنی کو دور کیا اور امن قائم کیا۔ اس نے چوروں اور ڈاکوؤں کا خوف ختم کر دیا۔
- اُس نے ملک میں امن قائم کرنے کے لیے مخالفین کی طاقت کو کچل دیا اور اُن کی زائد رقم اور جائیداد ضبط کر لی۔
- اُس نے سماجی اجتماعات پر پابندی لگا دی۔ حفاظتی دستوں (Bodyguards) کا تقرر سلطان خود کرتا تھا اور وہ براہِ راست اس کے کنٹرول میں ہوتے تھے۔
- سلطان نے مستقل سپاہی بھی بھرتی کیے اور وہ دارالحکومت میں اُس کے براہِ راست کنٹرول میں ہوتے تھے۔

تغلق خاندان (Tughlaq Dynasty) (1320-1413ء)

- ہندوستان میں خلجی خاندان کا تیسرا اور آخری حکمران قطب الدین مبارک شاہ تھا۔
- وہ سب سے کمزور حکمران تھا اور اس کے دورِ حکومت میں تمام ٹیکس اور جرمانے ختم کر دیے گئے۔

- 1320ء میں دہلی میں غازی ملک نے غیاث الدین تغلق کے نام سے تخت سنبھالا۔ اس خاندان نے محمد بن تغلق کی قیادت میں ایک فوجی مہم کے ذریعے سے اپنے علاقائی اثر ورسوخ کو بڑھایا اور 1330 سے 1335ء کے درمیان اپنے عروج کو پہنچا۔
- مشہور سلاطین غیاث الدین تغلق، محمد بن تغلق اور فیروز شاہ تغلق تھے۔ اس خاندان کا خاتمہ 1413ء میں ہوا۔



تغلق سلطنت کا نقشہ


غیاث الدین تغلق

Web version of PCTB Textbook
Not for Sale

تغلق حکمرانوں کے کارنامے (Contributions of Tughlaq Rulers)

- تغلق حکمرانوں نے بنیادی ڈھانچے جیسے دریا، ڈیم، نہریں، کنویں، پل، آبی ذخائر، سکول، ہسپتال اور ریسٹ ہاؤس وغیرہ کی ترقی کے لیے کام کیا۔
- انھوں نے فیروز آباد، حصار، جونپور اور فتح آباد جیسے قصبے بنائے۔
- تانبے کی کرنسی کا نظام متعارف کرایا۔
- دیوانِ خیرات اور ایک ادارۂ روزگار (Employment Bureau) قائم کیا۔
- ان کے دور حکومت میں طب، سائنس اور فنون پر سنسکرت کی متعدد کتابوں کا فارسی زبان میں ترجمہ کیا گیا۔

سید خاندان (Sayyid Dynasty) (1414-1451ء)

سید خاندان دہلی سلطنت کا چوتھا خاندان تھا۔ اسے ملتان کے سابق گورنر سید خضر خان نے قائم کیا۔ یہ خاندان 1414 سے 1451ء تک قائم رہا۔ ان کی جگہ لودھی خاندان نے لے لی۔ سید خاندان کے درج ذیل چار حکمرانوں نے تقریباً 37 سال حکومت کی:۔

(1) 1414-1421ء: خضر خان

(2) 1421-1434ء: مبارک شاہ

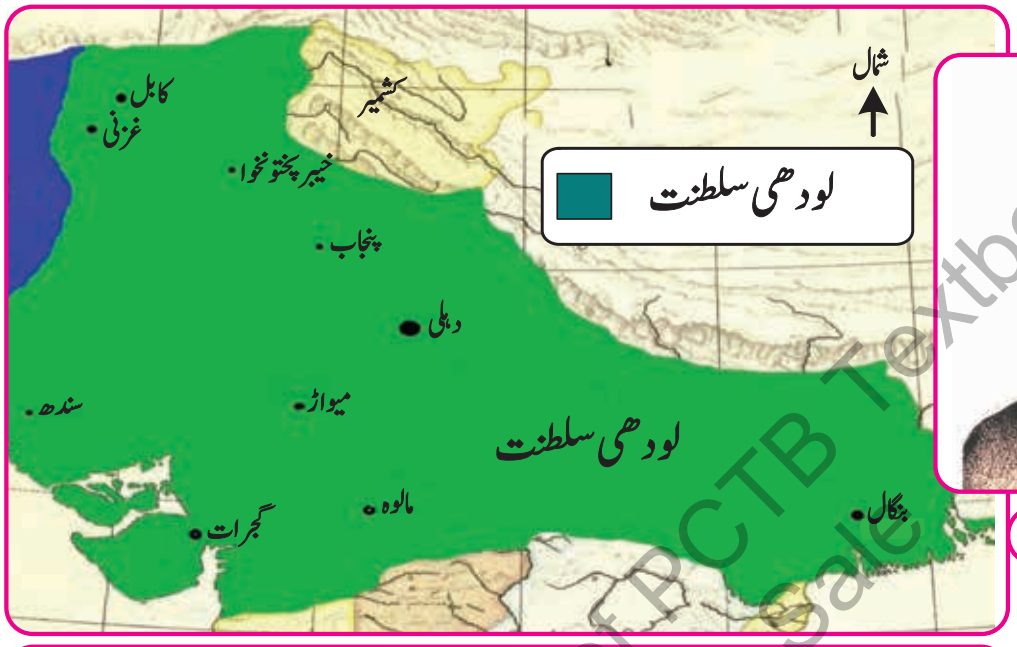
(3) 1434-1445ء: محمد شاہ

(4) 1445-1451ء: علاء الدین شاہ

لودھی خاندان (Lodhi Dynasty) (1451-1526ء)

لودھی خاندان ایک افغان خاندان تھا، جس نے 1451 سے 1526ء تک دہلی سلطنت پر حکومت کی۔ یہ دہلی سلطنت کا پانچواں اور آخری خاندان تھا۔ اس کی بنیاد بہلول خان لودھی نے رکھی۔ لودھی خاندان کے درج ذیل تین حکمرانوں نے تقریباً 75 سال حکومت کی:۔

(1) بہلول خان لودھی (1451-1489ء) (2) سکندر خان لودھی (1489-1517ء) (3) ابراہیم خان لودھی (1517-1526ء)



لودھی سلطنت کا نقشہ



بہلول خاں لودھی

Web version of PCTB Textbook
Not for Sale

لودھی حکمرانوں کے کارنامے (Contributions of the Lodhi Rulers)

- لودھی حکمرانوں نے جونپور کی طاقتور سلطنت سمیت بہت سے علاقے فتح کیے۔
- انھوں نے اپنے علاقوں کو گوالیار، جونپور اور بالائی اتر پردیش تک پھیلا دیا۔
- وہ اپنے رشتہ داروں کی بغاوتوں کو کچلنے میں کامیاب ہو گئے۔
- انھوں نے ہندوستان میں ایک منصفانہ انتظامیہ قائم کی۔
- انھوں نے آگرہ کا ایک تاریخی شہر بنایا۔
- وہ اچھے منتظم بھی تھے۔ وہ اپنی رعایا کے ساتھ مہربان تھے۔
- گورنروں کو حکم دیا گیا کہ وہ سلطان سے فرمان (حکم) وصول کریں۔ وہ شرفا (Nobles) پر نظر رکھتے تھے۔
- انھوں نے یہ بھی لازمی قرار دیا کہ گورنر اپنی آمدنی اور اخراجات کا حساب کتاب پیش کریں۔
- لودھیوں نے بچوں کی تعلیم کی حوصلہ افزائی کی۔ ہر مسجد میں ایک عالم، ایک مبلغ اور ایک استاد مقرر کیا۔
- کئی کتابوں کا سنسکرت سے فارسی زبان میں ترجمہ کیا گیا۔ لودھی حکمرانوں نے اپنے علاقوں میں تجارت کی حوصلہ افزائی کی۔
- لودھیوں کے دور میں فنِ تعمیر نے زبردست ترقی کی۔ لودھی آرٹ، ادب اور موسیقی کے عظیم سرپرست تھے۔ انھوں نے شہروں کو شاندار اور بڑے قلعوں اور عمارتوں سے سجایا۔

دہلی سلطنت کا خاتمہ (End of the Delhi Sultanate)

ابراہیم خان لودھی، دہلی سلطنت کا آخری سلطان تھا، جو 1517ء میں اپنے والد سکندر خان لودھی کی وفات کے بعد سلطان بنا۔ ظہیر الدین بابر نے ابراہیم لودھی کو 1526ء میں پانی پت کی جنگ میں شکست دی اور قتل کر دیا۔ ابراہیم لودھی کی موت سے دہلی سلطنت کا خاتمہ ہو گیا اور مغل سلطنت نے اس کی جگہ لے لی۔



ابراہیم خان لودھی



ظہیر الدین بابر

مہارتیں

- سلطان محمود غزنوی کے سترہ حملوں کو دکھانے کے لیے ٹائم لائن بنائیں۔
- سلطان محمود غزنوی اور شہاب الدین محمد غوری کے حملوں میں فرق کریں۔
- دنیا کے نقشے کا استعمال کرتے ہوئے جدید دنیا میں دہلی سلطنت کا محل وقوع تلاش کریں۔
- تغلق اور لودھی حکمرانوں کی پالیسیوں کا موازنہ کریں۔
- 1526ء میں پانی پت کی پہلی جنگ میں ابراہیم خان لودھی کی شکست کے نتائج کا تجزیہ کریں۔

مغل سلطنت (Mughal Empire) (1526-1857ء)

مغل سلطنت ایک مسلم سلطنت تھی، جس نے 1526ء سے 1857ء کے درمیان برصغیر پر حکومت کی۔

بابر، پہلا مغل حکمران (Babar-The First Mughal Ruler)

ظہیر الدین محمد بابر (1483-1530ء)، برصغیر میں مغلیہ سلطنت کا بانی تھا۔ وہ اپنے والد اور والدہ کی طرف سے بالترتیب تیمور (1336-1405ء) اور چنگیز خان (1162-1227ء) کی اولاد تھا۔ اسے بعد از مرگ 'فردوس مکان' (Firdaws Makan) کا نام بھی دیا گیا۔ بابر فرغانہ کے گورنر عمر شیخ مرزا (1456-1494ء) کا سب سے بڑا بیٹا تھا۔

بابر کے برصغیر پر حملے کی وجوہات (Reasons for Babar's Invasion on the Subcontinent)

- بابر برصغیر میں ایک سلطنت چاہتا تھا۔ اس وقت برصغیر کے شمالی علاقے ابراہیم خان لودھی کے زیر تسلط تھے۔ اس کے امرا اور حکام اس کی ہٹ دھرمی سے ناراض تھے۔ پنجاب کے گورنر دولت خان لودھی کو ابراہیم خان لودھی پر اتنا غصہ تھا کہ اس نے بابر کو برصغیر پر حملہ کی دعوت دے دی۔
- میواڑ کا حکمران رانا سانگا بھی ان لوگوں میں سے ایک تھا جنھوں نے بابر کو برصغیر پر حملہ کرنے پر اکسایا تھا۔
- ان کا خیال تھا کہ بابر، ابراہیم خان لودھی کا تختہ الٹے گا اور واپس چلا جائے گا لیکن بابر نے 1526ء میں پانی پت کی پہلی جنگ میں ابراہیم خان لودھی کو شکست دی اور مغل سلطنت قائم کی۔
- بابر سے پہلے برصغیر کئی آزاد ریاستوں میں تقسیم ہو چکا تھا۔ بابر کا عظیم کارنامہ یہ تھا کہ اس نے ان ریاستوں کی آزادی کو کچل دیا، انھیں زیر کیا اور ایک اہم سلطنت قائم کی۔ یہ سب اس نے چار سال کے قلیل عرصے میں انجام دیا۔

پانی پت کی پہلی جنگ (The First Battle of Panipat)

- پانی پت کی پہلی جنگ اپریل 1526ء میں شمالی ہندوستان میں ابراہیم خان لودھی اور ظہیر الدین بابر کی حملہ آور افواج کے درمیان لڑی گئی۔
- بابر نے کابل سے ہندوستانی علاقوں کی طرف کوچ کیا اور بغیر کسی مزاحمت کے سیالکوٹ پہنچ گیا۔

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

- دولت خان لودھی کے لیے بابر کے مقابلے میں کھڑا ہونا مشکل تھا، اس لیے اس نے فوراً ہی اپنا سر تسلیم خم کر دیا۔
- بابر نے پنجاب کے مغربی علاقوں کو فتح کیا اور پھر دہلی کی طرف کوچ کیا۔
- اسی دوران میں ابراہیم لودھی نے ایک بڑی فوج جمع کی اور پانی پت کے میدان جنگ میں پہنچ گیا۔
- بابر جنگ جیت گیا۔ دہلی کو فتح کرنے کے بعد، بابر ایک فاتح کے طور پر آگرہ میں داخل ہوا۔



پانی پت، انڈیا

کیا آپ جانتے ہیں؟

پانی پت ہندوستان کے علاقے ہریانہ کا ایک پرانا شہر ہے۔ یہ دہلی کے شمال میں 95 کلومیٹر اور چندی گڑھ سے 169 کلومیٹر جنوب میں ہے۔

مغلیہ سلطنت کی ٹائم لائن (Timeline of Mughal Empire)

(1) 1526–1530ء:	ظہیر الدین بابر	(2) 1530–1540ء:	ہمایوں
(3) 1556–1605ء:	اکبر اعظم	(4) 1605–1627ء:	جہانگیر
(5) 1627–1628ء:	شہریار	(6) 1628–1658ء:	شاہ جہاں
(7) 1658–1707ء:	اورنگزیب عالمگیر	(8) 1707ء:	محمد اعظم شاہ
(9) 1707–1712ء:	بہادر شاہ اول	(10) 1712–1713ء:	جہاں دار شاہ
(11) 1713–1719ء:	فرخ سیر	(12) 1719ء:	رفیع الدرجات
(13) 1719ء:	شاہ جہاں ثانی	(14) 1719–1748ء:	محمد شاہ
(15) 1748–1754ء:	احمد شاہ بہادر	(16) 1754–1759ء:	عالمگیر ثانی
(17) 1759–1760ء:	شاہ جہاں سوم	(18) 1760–1806ء:	شاہ عالم ثانی
(19) 1788ء:	جہاں شاہ چہارم	(20) 1806–1837ء:	اکبر ثانی
(21) 1837–1857ء:	بہادر شاہ ظفر دوم		

Web version of PCTB Textbook
Not for Sale

بابر کی کامیابی کے اسباب (Reasons of Babar's Success)

پانی پت کی جنگ میں بابر کی کامیابی کے اسباب درج ذیل ہیں:۔

(1) منظم فوج (Organized Army)

ظہیر الدین بابر کی فوج تعداد میں کم تھی لیکن بہت منظم تھی۔ بابر اپنی فوج میں نظم وضبط کو خاص اہمیت دیتا تھا۔

(2) توپ کے گولے فائر کرنے کی ٹیکنالوجی (Technology of Cannon Balls Fire)

- بابر پہلا شخص تھا جس نے توپوں کے ذریعے سے آگ کے گولے پھینکنے کی ٹیکنالوجی کا استعمال کیا۔
- اِس مقصد کے لیے اُس کی فوج میں ایک خصوصی دستہ تھا، جو ایک ماہر بندوقچی (Gunner) کی نگرانی میں کام کرتا تھا۔
- بابر کی فوج میں توپ خانے کی موجودگی، اسے اپنے حریفوں سے برتر ثابت کرنے کے لیے کافی تھی۔
- توپ خانے کے گولوں کی وجہ سے ابراہیم لودھی کے ہاتھیوں نے مشتعل ہو کر اپنے ہی سپاہیوں میں بھگدڑ مچادی۔ چناں چہ ابراہیم لودھی کی مرکزی فوج جلد ہی بدنظمی کا شکار ہوگئی۔

(3) فوجی حکمت عملی (Military Strategy)

- بابر کسی بھی سرگرمی سے پہلے ایک تفصیلی منصوبہ تیار کیا کرتا تھا۔ لڑائی شروع کرنے سے پہلے وہ آس پاس کے علاقے کا سروے کرتا اور اپنی اور دشمن کی فوجی طاقت اور کمزوری کا تجزیہ کرتا۔
- اپنی عددی کمتری کو چھپانے کے لیے، اس نے دشمن کی پیش قدمی کو روکنے کے لیے چھکڑوں کی صف کو دفاعی لائن کے طور پر استعمال کیا۔

(4) فوج کا لڑائی کا جذبہ (Fighting Spirit of the Army)

- بابر کی فوج اپنے وطن سے بہت دور تھی۔
- ایک معمولی غلطی کا مطلب موت اور ذلّت تھی۔
- اس سوچ نے بابر کی فوج کے لڑنے والے جذبے کو ہوا دی۔

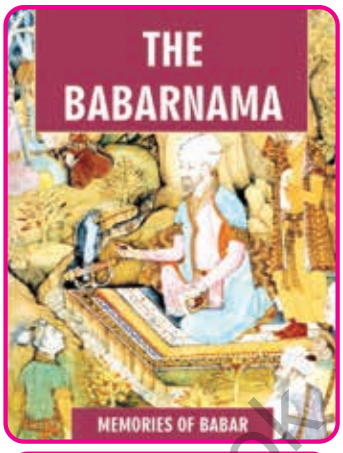
بابر کے کارنامے (Contributions of Babar)

- کنواہہ میں کامیابی کے بعد بابر نے چندیری کی طرف کوچ کیا جہاں رانا سانگا کا ایک جنرل لڑنے کی تیاری کر رہا تھا۔ بابر نے اسے اپنی اطاعت میں لانے کی کوشش کی لیکن ناکام رہا۔ چنانچہ بابر نے قلعہ کا محاصرہ کرلیا۔ دونوں فریقوں نے بہادری سے مقابلہ کیا لیکن بابر فتح یاب ہوا۔
- پانی پت اور گھاگرا کی جنگ میں شکست کے بعد افغانوں نے بہار اور بنگال میں بھی اپنی سرگرمیاں تیز کر دی تھیں۔ جہاں ابراہیم لودھی کے بھائی نے خود کو بادشاہ قرار دیا تھا۔ بابر نے اسے گھاگرا میں شکست دی۔
- بابر نے آگرہ میں اپنا دارالحکومت بنایا اور شمالی ہندوستان پر حکومت کرنے کا آغاز کیا لیکن ہندو راجپوت شہزادوں کی طرف سے سخت مخالفت کا سامنا کرنا پڑا جنھوں نے اس کے حکمرانی کے حق کو تسلیم نہیں کیا تھا۔ بابر نے اپنی نئی سلطنت کو برقرار رکھنے کی جدوجہد میں لڑائیاں لڑیں۔ اُس نے مارچ 1527ء میں کنواہہ کی لڑائی میں راجپوت شہزادوں کے خلاف ایک بڑی فتح حاصل کی جن کی قیادت رانا سانگا کر رہا تھا۔
- بابر کو ادب سے بڑی دلچسپی تھی۔ اس نے شاعری کے لیے وقت نکالا اور بابر نامہ کے نام سے خودنوشت بھی لکھی۔ بالآخر اُن کی یادداشتوں کا انگریزی میں ترجمہ کیا گیا اور اس کا عنوان ''بابر کی یادداشتیں'' رکھا گیا۔
- بابر نے طویل جدوجہد کے بعد اپنی حکومت قائم کی۔ وہ بمشکل ہی کچھ سکون حاصل کرنے میں کامیاب ہوا تھا کہ 1530ء میں فوت ہوگیا۔

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale



بابر کا مقبرہ، کابل



بابر کی خودنوشت

ہمایوں۔دوسرا مغل شہنشاہ (Humayun-The Second Mughal Emperor)



نصیر الدین ہمایوں

- ظہیر الدین محمد بابر کی وفات کے بعد اس کے بیٹے نصیر الدین محمد ہمایوں (1508۔1556ء) نے 1530 سے 1540ء تک اور دوبارہ 1555ء سے 1556ء تک تخت سنبھالا۔ وہ 1508ء میں کابل، افغانستان میں پیدا ہوا تھا۔
- بابر نے اُس کی فکری اور عملی تربیت پر خصوصی توجہ دی۔ ہمایوں کا فوجی کیریئر اپنے والد کے ساتھ مل کر فوجی مہمات میں حصہ لینے سے شروع ہوا۔
- جب وہ صرف 12 سال کا تھا تو بابر نے اسے بدخشاں کا گورنر مقرر کیا۔ ہمایوں کو بہت سے انتظامی مسائل کا سامنا کرنا پڑا۔ خزانہ قریباً ختم ہو چکا تھا۔
- بابر نے خزانے کی تمام دولت باغیوں کے خلاف لڑائی، فتوحات اور عوامی کاموں پر خرچ کی۔ بابر ایک طاقتور حکمران تھا جب کہ ہمایوں نسبتاً کمزور حکمران تھا، جس سے سیاسی منظر نامہ بدل گیا۔
- بابر نے ہمایوں کو اپنے بھائیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا مشورہ دیا تھا۔ اس کے مطابق ہمایوں نے اپنی سلطنت کو چار حصوں میں تقسیم کر دیا۔
- کامران مرزا کو کابل اور قندھار کی گورنری سونپی گئی۔ دوسرے علاقے عسکری مرزا اور ہندال مرزا کو سونپے گئے۔
- منقسم سلطنت میں جب ہمایوں مشکل میں تھا، اس کے بھائیوں میں سے کوئی بھی اسے بچانے نہیں آیا۔
- 1531ء میں شیر شاہ سوری صوبہ بہار کا ایک خودمختار حکمران تھا۔ اس نے ہمایوں کی حکومت کے خلاف اپنی سرگرمیاں شروع کر دیں۔
- ہمایوں، شیر شاہ سوری کی طاقت کو کچلنے کے لیے روانہ ہوا۔ 1539ء میں شیر شاہ سوری اور ہمایوں کی افواج میں جنگ ہوئی۔ یہ جنگ چوسہ کے مقام پر لڑی گئی۔
- ہمایوں نے تقریباً 8000 فوجیوں کو کھو دیا اور بہت سے لوگ دریائے گنگا میں ڈوب گئے۔ گرفتاری سے بچنے کے لیے ہمایوں نے اپنا گھوڑا دریا کی طرف موڑ دیا۔ وہ پانی میں گر گیا اور ڈوبنے ہی والا تھا کہ نظام سقّا نامی شخص نے اسے بچایا۔

Web version of PCTB Textbook
Not for Sale

- ہمایوں بہت بُری حالت میں آگرہ پہنچا۔ اس کے خاندان کو شیر شاہ سوری نے یرغمال بنایا ہوا تھا۔ اس نے انھیں عزت کے ساتھ ہمایوں کے پاس بھیجا۔ چوسہ کی جنگ جیتنے کے بعد شیر شاہ سوری کو عزت و تکریم سے نوازا گیا۔



مغل شہنشاہ ہمایوں کا مقبرہ، دہلی

- شکست کے بعد ہمایوں آگرہ پہنچا۔ شیر شاہ سوری اس کے تعاقب میں تھا۔ ہمایوں گرفتاری سے بچنے کے لیے دہلی کی طرف مڑ گیا۔ ہمایوں کے جانے کے فوری بعد، شیر شاہ سوری نے آگرہ پر قبضہ کر لیا۔ دہلی میں قیام کرنا ہمایوں کے لیے خطرناک ہو سکتا تھا۔ اُس نے ایران فرار ہو کر اپنی جان بچائی۔
- ہمایوں پندرہ سال تک ہندوستان سے دور رہا۔ اس دوران میں ہندوستان پر ایک طاقتور اور صحیح معنوں میں عادل بادشاہ شیر شاہ سوری اور اس کے جانشینوں کی حکومت قائم رہی۔
- شیر شاہ سوری کی وفات کے بعد اس کا جانشین اسلام شاہ سوری تخت نشین ہوا۔ وہ ایک اچھا منتظم لیکن بہت ظالم شخص تھا۔
- اسلام شاہ کی وفات پر ملک انتشار کی لپیٹ میں آ گیا۔ یہ صورتحال ہمایوں کے لیے سازگار تھی۔
- 1554ء میں ہمایوں نے پشاور پر قبضہ کیا اور وہاں اپنی پوزیشن مضبوط کرنے کے بعد لاہور کی طرف پیش قدمی کی۔ ہمایوں نے 1555ء میں لاہور پر اور پھر دہلی پر قبضہ کر لیا۔ اس طرح ہمایوں نے اپنی کھوئی ہوئی سلطنت دوبارہ حاصل کر لی۔ اس کا انتقال 1556ء میں ہوا۔

شیر شاہ سوری کی خدمات (Contributions of Sher Shah Suri)

- شیر شاہ سوری (1486-1545ء) نے 1540ء سے 1545ء تک اور اس کے جانشینوں نے 1545ء سے 1555ء تک برصغیر پر حکومت کی۔
- ہمایوں کی جلاوطنی کے بعد شیر شاہ سوری بنگال، بہار، جونپور، دہلی اور آگرہ کا واحد حکمران تھا۔ اپنی سلطنت کو محفوظ اور خطرے سے پاک کرنے کے لیے اس نے پنجاب کو فتح کیا جو اس وقت ہمایوں کے بھائی کے زیرِ اقتدار تھا۔ شیر شاہ سوری نے گکھڑوں پر قابو پانے کے لیے دریائے جہلم کے کنارے ایک عظیم قلعہ بنایا۔ اس نے قلعہ کی حفاظت کے لیے 50,000 سپاہی تعینات کیے۔

Web version of PCTB Textbook Not for Sale



شیر شاہ سوری

- 1541-1542ء میں بنگال اور مالوہ پر قبضہ کرنے کے بعد شیر شاہ سوری نے راجپوتانہ میں بہت سی لڑائیاں جیتیں۔
- 1545ء میں شیر شاہ سوری نے کالنجر کے قلعے پر پوری طاقت کے ساتھ حملہ کیا۔ جنگ کے دوران میں توپ کا ایک گولہ بارود کے ذخیرے میں آ گرا جس سے زبردست دھماکا ہوا۔ شیر شاہ سوری بری طرح جھلس وفات پا گیا۔ اسے بہار کے مقام سہسرام میں سپرد خاک کیا گیا۔
- شیر شاہ سوری برصغیر کا پہلا حکمران تھا جس نے ایک انتظامی ڈھانچا تشکیل دیا۔ وہ پہلا حکمران تھا جس نے اس بات کو بخوبی سمجھا کہ حکومت کو عوامی بنیاد ہونا چاہیے اور اس کے بغیر سیاسی اور معاشی استحکام ناممکن ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

شیر شاہ سوری کا اصل نام فرید خان تھا۔ وہ ہندوستان میں سوری سلطنت کا بانی تھا۔ اس نے روپے کی کرنسی متعارف کروائی۔

- شیر شاہ سوری اپنے مقامی معاملات کو نہایت ذہانت اور دور اندیشی سے چلاتا تھا۔ اس سے ترقی اور خوشحالی کا ماحول پیدا ہوا اور اس کی حکومت انتظامی، سیاسی اور اقتصادی طور پر خوشحال ہوئی۔
- تمام فوجی اور سول طاقت خود شیر شاہ سوری کے ہاتھ میں تھی اور اس نے دونوں کو عوامی فلاح و بہبود کے لیے استعمال کیا۔ اس کے وزرا اس کے معاون ہوتے تھے۔ وہ اکثر ان وزرا سے مشورہ کرتا تھا لیکن سب کچھ خود طے کرتا تھا۔

شیر شاہ سوری نے درآمدات اور برآمدات میں ادائیگی کے مسائل کو حل کرنے کے لیے کرنسی کے نظام پر خصوصی توجہ دی۔

سوری خاندان کی ٹائم لائن (Timeline of Suri Dynasty)

(1)	1540-1545ء:	شیر شاہ سوری
(2)	1545-1553ء:	اسلام شاہ سوری
(3)	1553-1555ء:	فیروز شاہ، محمد عادل شاہ، ابراہیم شاہ سوری، سکندر شاہ



شیر شاہ سوری کا مقبرہ، سہسرام، انڈیا

Web version of PCTB Textbook Not for Sale

- شیر شاہ سوری نے آسان اور محفوظ سفر کے لیے بنگال سے کابل تک ایک شاہراہ (اب گرینڈ ٹرنک روڈ کہلاتی ہے) بنائی۔ اس نے اپنے لوگوں کی صحت و تعلیم کے لیے ہسپتال اور سکول بھی بنائے۔
- اس نے آگرہ کو بنارس سے ایک سڑک کے ذریعے سے جوڑا اور دوسری کو چتوڑ اور جودھ پور تک بڑھایا۔
- شیر شاہ سوری نے چھوٹی سطح سے آغاز کیا اور اپنی صلاحیتوں سے برصغیر کے حکمران بنے۔
- اس کی زیادہ تر پالیسیاں اس بات کا ثبوت ہیں کہ وہ عام لوگوں کا خیال رکھتا تھا۔ اس نے فلاحِ عامہ کے بہت سے ادارے قائم کیے جہاں غریبوں اور بے سہارا لوگوں کے لیے ہر وقت مفت کھانا فراہم کیا جاتا تھا۔

اکبر: عظیم ترین مغل بادشاہ (Akbar- The Greatest Mughal Emperor)



جلال الدین اکبر

- جلال الدین محمد اکبر 1542ء میں پیدا ہوا۔ اس نے 1556 سے 1605ء تک حکومت کی۔
- 1556ء میں ہمایوں کی موت کے بعد اکبر کو باقاعدہ طور پر تاج پہنایا گیا۔ اکبر نے اپنے اتالیق بیرم خان کو تمام سرکاری امور کا انچارج مقرر کیا۔
- تخت نشینی کے وقت اکبر کی عمر صرف 14 سال تھی۔ اسے اکبر اعظم کے نام سے جانا جاتا ہے۔

اکبر کی اصلاحات (Akbar's Reforrms)

اکبر اعظم کی اصلاحات درج ذیل ہیں:۔

- عہدِ حکومت کے آغاز میں اکبر کی حکومت معاشی طور پر کمزور تھی۔ بیشتر حصوں سے آمدن خزانے میں نہیں پہنچ سکتی تھی۔ اس نے ریونیو اکٹھا کرنے کا ایک نظام بنایا۔
- اکبر نے پرانے جاگیرداری نظام کو منصب داری سے بدل دیا۔ اس نئے نظام کے مطابق ہر اہلکار کو خواہ وہ سول ہو یا فوجی، ایک خاص منصب دیا گیا۔
- اکبر نے ایک نئی مذہبی پالیسی ''دین الٰہی'' متعارف کروائی۔ اس نے برصغیر کے مختلف مذاہب سے اچھے اصولوں کا انتخاب کیا اور انھیں ''دین الٰہی'' میں اکٹھا کر دیا۔ یہ مذہبی پالیسی 1582ء میں نافذ ہوئی۔ لیکن اکبر کی موت کے فوراً بعد دین الٰہی ختم ہو گیا۔ اسے مٹانے میں مجدد الف ثانی کا کردار بہت اہم تھا۔
- اکبر کے دورِ حکومت میں عنبر (جے پور)، گونڈوانہ، چتوڑ، بہار، رنتھمبور اور کالنجر، مارواڑ، گجرات، بنگال اور کابل وغیرہ پر قبضہ کر لیا گیا۔
- پانی پت کی دوسری جنگ 1556ء میں لڑی گئی۔
- اکبر کابل میں تھا جب اسے خبر ملی کہ ہیمو بقال نے دہلی اور آگرہ پر قبضہ کر لیا ہے۔
- اکبر نے فوج کو دہلی کی طرف کوچ کرنے کا حکم دیا۔ فوج کی ایک یونٹ نے ہیمو کے توپ خانے پر قبضہ کر لیا جس سے حقیقی کارروائی شروع ہونے سے پہلے ہی اس کی طاقت کو شدید دھچکا لگا۔
- 1556ء میں دونوں فوجیں پانی پت کے میدان جنگ میں ایک دوسرے کے خلاف صف آرا ہوئیں۔ لڑائی شروع ہوئی اور ہیمو نے مغل فوجوں پر ایک بڑا حملہ منظم کیا جس کی وجہ سے اس کے میمنہ اور میسرہ کو بہت نقصان پہنچا۔

Web version of PCTB Textbook Not for Sale

- لڑائی کے دوران میں ہیمو کی آنکھ میں ایک تیر لگا اور وہ اپنے ہودے (ہاتھی کے اوپر بیٹھنے کی پالکی) سے نیچے گر گیا
- آخر کار ہیمو کو پکڑ کر اکبر کے سامنے لایا گیا۔ اس طرح مغلوں نے دہلی اور آگرہ پر دوبارہ قبضہ کر لیا۔ ہیمو کی موت کے ساتھ ہی اس کے عزائم بھی دم توڑ گئے۔ اور افغان طاقت بھی کمزور پڑ گئی۔
- اس کے بعد باقی افغانوں نے اپنی وفاداری ظاہر کی۔ دارالحکومت میں اپنی پوزیشن مضبوط کرنے کے بعد، اکبر کے جرنیلوں نے کھوئے ہوئے علاقوں کی بازیابی کے لیے اپنی کوششیں تیز کر دیں اور گوالیار اور جونپور کو فتح کر لیا۔
- 1605ء میں اکبر کا انتقال ہوا۔ اپنی موت سے ٹھیک پہلے اس نے شہزادہ سلیم کو اپنا وارث مقرر کیا تھا۔



اکبر اعظم کا مقبرہ، آگرہ، انڈیا

اکبر کے بڑے دشمن (Major Enemies of Akbar)

اکبر کو جن دشمنوں کا سامنا کرنا پڑا وہ سکندر سوری اور محمد شاہ عادل تھے۔ وہ شیر شاہ سوری کے بھتیجے تھے اور تختِ دہلی کے دعویدار تھے۔ پانی پت کی جنگ کے بعد اکبر نے سوری دعویداروں کی طرف رخ کیا۔ سکندر سوری نے پنجاب میں مان کوٹ کے پہاڑی قلعے میں پناہ لی تھی۔ اکبر نے وہاں اپنی فوج بھیجی۔ سکندر سوری نے صلح کے لیے مقدمہ کیا اور قلعہ اکبر کے حوالے کر دیا۔ پرتاپ سنگھ اوّل، جسے مہارانا پرتاپ سنگھ کے نام سے جانا جاتا ہے، میواڑ کا ایک ہندو راجپوت بادشاہ، اکبر کا دوسرا دشمن تھا۔ اس کا لقب ''میواڑی رانا'' تھا اور وہ مغل سلطنت کی توسیع کے خلاف اپنی فوجی مزاحمت کے لیے جانا جاتا تھا۔ اکبر نے اس کے ساتھ سیاسی طور پر معاملات طے کیے اور اس کی نقصان دہ سرگرمیوں کو روک دیا۔



مغل شہنشاہ جہانگیر

جہانگیر کے کارنامے (Jahangir's Achievements)

- 1605ء میں شہزادہ محمد سلیم نے تخت پر فائز ہونے پر، نورالدین محمد جہانگیر (1569-1627ء) کا لقب اختیار کیا۔
- اس نے تمام جنگی قیدیوں کے لیے عام معافی کا اعلان کیا۔
- اس کے شاہی محل کے باہر ایک زنجیر اور گھنٹی لگائی گئی تھی تاکہ کوئی بھی براہ راست شہنشاہ سے انصاف کی اپیل کر سکے۔
- اس نے 'تگما' (Tagma) اور 'میرواہی' (Meerwahi) ٹول ٹیکس اور وہ ٹیکس جو صوبیداروں نے

Web version of PCTB Textbook
Not for Sale

اپنے اخراجات کے لیے لوگوں پر عائد کیے تھے، ختم کر دیے۔



مغل شہنشاہ جہانگیر کا مقبرہ، لاہور

- اس نے سڑکوں کے کنارے مسجدیں، سرائے اور کنویں بنانے کا حکم دیا جس سے چوروں اور ڈاکوؤں سے خطرات کم ہو گئے۔
- اس نے حکم دیا کہ مرنے والوں کی جائیداد اُن کے قانونی ورثا کے حوالے کر دی جائے گی اور غیر دعویدار جائیداد ریاست کو جائے گی جس کی آمدنی عوامی فلاح و بہبود پر خرچ کی جائے گی۔
- اس نے نشہ آور اشیا کی تیاری اور فروخت پر پابندی لگا دی حالانکہ وہ خود شراب نوشی کا عادی تھا۔
- اس نے حکم دیا کہ زمیندار کسانوں کی زمینوں پر زبردستی قبضہ نہیں کریں گے۔
- اس نے سرکاری اسپتال بنائے اور ان میں حکیم (طبیب) مقرر کیے۔
- جاگیریں جنھیں 'آئمہ' اور 'مددگار' کے نام سے جانا جاتا تھا، جو پہلے مذہبی اور خیراتی اداروں کو دی گئی تھیں، انھی کے پاس رہنے کی اجازت دی۔
- طویل مدت تک سزا پانے والے تمام مجرموں کو جیلوں سے رہا کر دیا گیا۔
- 1627ء میں جہانگیر اچانک بیمار ہو گیا۔ اس کا انتقال کشمیر میں ہوا اور اس کی قبر لاہور کے قریب شاہدرہ میں بنائی گئی۔



ملکہ نور جہاں

نور جہاں (Noor Jahan)

- ملکہ نور جہاں (1577-1645ء) کا خاندان ایران سے آیا تھا اور اس کا اصل نام مہرالنسا تھا۔
- اس کے والد مرزا غیاث بیگ کو دربار اکبر میں ملازمت ملی اور تین ہزاری کے عہدے تک پہنچے۔
- اکبر نے خوش ہو کر اسے کابل کا دیوان مقرر کیا۔ وہیں قیام کے دوران میں مہرالنسا کی

Web version of PCTB Textbook Not for Sale

شادی 17 سال کی عمر میں شیر افگن خان نامی سپاہی سے ہوئی۔

- اس کا شوہر بنگال میں لڑائی کے دوران میں مارا گیا اور اس طرح جہانگیر نے مہرالنسا سے شادی کر لی۔
- جہانگیر نے اسے ''نورمحل'' کا خطاب دیا اور کچھ عرصے بعد اس خطاب میں ترمیم کر کے ''نور جہاں'' بنا دیا۔
- نور جہاں کو حرم کی بااثر خاتون سمجھا جاتا تھا۔
- اس کا انتقال 1645ء میں ہوا اور اسے لاہور کے قریب شاہدرہ میں دفن کیا گیا۔

نور جہاں کے کارنامے اور جہانگیر کی کامیابیاں
(Noor Jahan's Contributions and Jahangir's Achievements)

نور جہاں کے کارنامے اور جہانگیر کی کامیابیاں ذیل میں دی گئی ہیں:۔

(i) شاعری (Poetry)

- جہانگیر کو فارسی ادب اور شاعری کا شوق تھا۔ وہ فطری علوم کی سوجھ بوجھ کے لیے مشہور تھا۔
- اس کی کتاب ''تُزکِ جہانگیری'' کو فارسی ادب میں بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ جہانگیر کے زمانے میں فارسی زبان و ادب نے بہت ترقی کی۔
- نور جہاں بھی اچھی شاعرہ تھی اور ادبی ذوق رکھتی تھی اور فارسی زبان کا بھی گہرا علم تھا۔
- نور جہاں نے برصغیر میں مختلف فیشن اور پکوان متعارف کروائے۔



جہانگیر کی خودنوشت

(ii) مصوری (Paintings)

- جہانگیر کے دور میں مصوّری کا فن اس قدر ترقی کر گیا کہ چہروں، لباس اور پس منظر کو پینٹ کرنے کے لیے ماہر مصوّر موجود تھے۔
- یہ پینٹنگز کیمرے کے کام کی طرح شاندار تھیں۔ نور جہاں نے برصغیر میں مختلف زیورات اور ملبوسات کو بھی متعارف کروایا۔
- جہانگیر کے دور میں اس کی ذاتی دلچسپی اور سرپرستی کی وجہ سے مغلیہ طرزِ مصوّری اپنے عروج پر پہنچ گئی۔
- وہ کسی بھی نایاب یا خوبصورت پھول، پرندے یا جانور کو فوری طور پر پینٹ کرنے کے لیے سفر کے دوران میں اپنے ساتھ ایک مصوّر رکھتا تھا۔ اس کا سرکاری مصوّر منصور جانوروں کی تصویریں بنانے کا ماہر تھا۔

(iii) فنِ تعمیر (Architecture)

- جہانگیر کو فنِ تعمیر سے زیادہ مصوّری میں دلچسپی تھی۔ اس کے باوجود اس کے دورِ حکومت میں کچھ خوبصورت عمارتیں تعمیر ہوئیں، مثال کے طور پر بیگم شاہی مسجد، اندرون مستی گیٹ، لاہور۔
- اس نے قلعہ لاہور میں ایک خواب گاہ تعمیر کروائی جسے اب عجائب گھر کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے۔ انارکلی کا مقبرہ بھی اسی دور کی ایک خوبصورت عمارت ہے جہاں جہانگیر کی پسندیدہ بیوی صاحبِ جمال کو سپردِ خاک کیا گیا۔
- نور جہاں نے اپنے والد اور والدہ کے لیے ایک شاندار مقبرہ بھی بنوایا جو اب آگرہ میں اعتماد الدولہ کے مقبرے کے نام سے جانا جاتا ہے۔

Web version of PCTB Textbook
Not for Sale

- جہانگیر کو قدرتی مناظر کا خاص ذوق تھا اس لیے اس نے کشمیر میں نشاط باغ، شالیمار باغ اور نسیم باغ بنائے۔



ملکہ نور جہاں کا مقبرہ

(iv) موسیقی (Music)

- جہانگیر کے زمانے میں بہت سے موسیقار، شہنشاہ کے دربار سے منسلک تھے اور ان میں نہ صرف ہندوستانی بلکہ فارسی اور کشمیری موسیقار بھی شامل تھے۔ جہانگیر ان کا بڑا سرپرست تھا۔
- "تزکِ جہانگیری" نامی اپنی کتاب میں اس نے موسیقی کی مختلف محفلوں کو بیان کیا ہے۔

شاہ جہاں کے تعمیراتی کارنامے (Architectural Achievements of Shah Jahan)



مغل شہنشاہ شاہ جہاں

- 1627ء میں جہانگیر کی موت کے بعد، اس کا بیٹا شہاب الدین محمد خرم جسے عرف عام میں شاہ جہاں (1592-1666ء) کہا جاتا ہے، شہنشاہ بنا۔
- شہزادہ خرم نے بہت جلد اپنی رسمی تعلیم مکمل کی اور فن جنگ کی طرف متوجہ ہو گیا۔ اس نے تلوار بازی، تیراندازی، لڑائی والے کھیلوں (Jousting)، شہسواری اور بندوق سے فائرنگ کے فنون کی مشق اور مہارت حاصل کی۔ وہ بہت چھوٹی عمر ہی میں اپنی صلاحیتوں کی وجہ سے سراہا گیا۔
- اس کی شادی ارجمند بانو سے 1612ء میں ہوئی۔ اسے ممتاز محل کے خطاب سے نوازا گیا۔
- شاہ جہاں کے دور کو مغل حکومت کا سنہری دور سمجھا جاتا ہے کیونکہ اسے اپنے والد سے ایک وسیع اور خوشحال ریاست ملی تھی۔ ریاست میں مکمل امن و امان تھا۔

Web version of PCTB Textbook
Not for Sale

- شاہ جہاں ایک باشعور اور مہذب انسان ہونے کے ساتھ ساتھ ایک فرض شناس اور محنتی حکمران بھی تھا۔ نظم ونسق اور انصاف کی فراہمی میں وہ دوسرے حکمرانوں سے بہتر تھا۔
- شاہجہاں کے دور میں تجارت، فنِ تعمیر اور ادب نے ترقی کی۔ اس نے اپنے دربار میں غیر اسلامی رسوم ورواج کو ختم کیا۔ اس نے قمری کیلنڈر متعارف کرایا اور اسلامی تہواروں کو منانے کے لیے خصوصی انتظامات کیے۔ شاہ جہاں کے دور میں فن تعمیر کی مختصر تفصیل درج ذیل ہے:۔

(1) شاہ جہاں کا زمانہ مغل ثقافت اور فنِ تعمیر کا عروج تھا۔ اس نے دریائے جمنا کے کنارے، تاج محل کو اپنی محبوب بیوی ممتاز محل کے مقبرے کے طور پر بنوایا۔ تاج محل کا شمار دنیا کے سات عجائبات میں ہوتا ہے۔ یہ مکمل طور پر سفید سنگ مرمر سے بنایا گیا ہے۔ مقبرے کے اردگرد ایک وسیع اور شاندار باغ ہے۔



جامع مسجد، دہلی



تاج محل، آگرہ



شالیمار باغ، لاہور



شاہی قلعہ، لاہور

Web version of PCTB Textbook
Not for Sale

(2) شاہ جہاں نے دہلی میں لال قلعہ اور جامع مسجد بھی بنوائی۔ قلعہ کے اندر رنگ محل، دیوان خاص اور دیوان عام کی عمارتیں سرخ سنگ مرمر سے بنائی گئیں۔ شاہ جہاں نے دہلی میں جامع مسجد بھی بنوائی۔

(3) شاہ جہاں نے لاہور میں شالیمار باغ بنوایا جس کا شمار دنیا کے خوبصورت ترین باغات میں ہوتا ہے۔ لاہور میں جہانگیر کا مقبرہ جس کے چار کونوں پر چار مینار ہیں بھی اسی عرصے میں مکمل ہوا۔ اس مقبرے کے اردگرد ایک شاندار باغ لگایا گیا تھا۔

(4) جہانگیر کے مقبرے کے بالکل قریب، نور جہاں کے بھائی آصف جاہ کی قبر ہے۔ اس کا گنبد بلب کی شکل کا ہے۔ نور جہاں کا مقبرہ بھی لاہور میں واقع ہے۔

(5) شاہ جہاں کے دور میں شاہی قلعہ لاہور میں شیش محل بنایا گیا۔ اس عمارت میں استعمال ہونے والے آئینے کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے اسے ایک شاہکار بناتے ہیں۔ شیش محل کے قریب نولکھا بارہ دری کی عمارت ہے جہاں سنگ مرمر سے کندہ کاری اور قیمتی پتھر جڑے ہوئے ہیں۔

(6) اسی دور میں لاہور میں وزیر خان مسجد تعمیر کی گئی جو پچی کاری کے کام کی عمدہ مثال پیش کرتی ہے۔ اس مسجد کے مینار اپنی شکل اور ڈیزائن میں منفرد ہیں۔ اس عمارت میں فارسی فن تعمیر کا اثر واضح ہے۔

(7) شاہ جہاں نے ٹھٹھہ میں ایک خوبصورت مسجد تعمیر کروائی، جس کے گنبد کا اندرونی حصّہ نفاست سے رنگ کیے گئے سبز حاشیوں سے سجا ہوا ہے۔

(8) شاہ جہاں کی بیٹی جہاں آرا نے آگرہ میں ایک جامع مسجد بنوائی۔ اس مسجد کی چھت تین گنبدوں سے ڈھکی ہوئی ہے۔

(9) شاہ جہاں کا انتقال 1666ء میں ہوا اور اسے تاج محل، آگرہ میں دفن کیا گیا۔

مراٹھے، مغلوں کے مضبوط ترین دشمن (Marathas, the Strongest Enemy of the Mughals)

- مراٹھا، ہندوستان میں مہاراشٹر کے لوگوں نے جنوبی ہندوستان میں اپنی سیاسی طاقت کو مستحکم کرنے کی کوشش کی۔ شیواجی (1630-1680) نے مراٹھوں کو منظم کرنے میں مدد کی۔ اس نے باہمی قربت رکھنے والے مراٹھوں کا ایک گروہ بنایا اور بدامنی پھیلانا شروع کر دی۔ 1649ء میں وہ اتنا طاقت ور ہو گیا کہ بیجاپور کے شاہی دستوں کو شکست دے کر قلعے پر قبضہ کر لیا۔ اس قلعے میں ملنے والے ایک بڑے خزانے نے بھی اس کی فوجی طاقت کو بڑھانے میں مدد کی۔
- اس کامیابی کے بعد شیواجی نے دوسرے قلعوں پر قبضہ کر لیا۔ بیجاپور کے حکمران نے ایک زوردار ضرب لگائی اور شیواجی کے والد کو گرفتار کر لیا۔ اپنے والد کو بچانے کے لیے شیواجی نے تاوان کے طور پر دو قلعوں کو ترک کر دیا اور مستقبل میں امن سے رہنے کا وعدہ کیا۔
- 1656ء میں شیواجی نے ایک ہندو ریاست پر قبضہ کر لیا۔ ان دنوں شاہ جہاں کی طبیعت ناساز ہو رہی تھی اور اس کے بیٹوں نے تخت حاصل کرنے کے لیے رسہ کشی شروع کر دی تھی۔ اس صورت حال کا فائدہ اٹھاتے ہوئے شیواجی نے اپنی کوششیں تیز کر دیں اور مغلوں کے زیر قبضہ بہت سے علاقوں پر حملہ کر دیا۔ اورنگ زیب نے اقتدار سنبھالنے کے بعد ایک فوج بھیجی جس نے شیواجی کے خلاف مسلسل حملوں کے ذریعے سے کئی قلعے واپس لے لیے۔ جلد ہی اسے ہتھیار ڈالنے پر مجبور کر دیا گیا۔ شیواجی اور اس کے بیٹوں کو شاہی دربار میں لایا گیا۔
- اورنگ زیب نے شیواجی کو کئی اعلیٰ عہدوں کی پیشکش کر کے اس کی خواہشات کا احترام کیا۔ لیکن وہ بھاگ کر دکن پہنچ گیا۔ اگلے تین سال کے دوران میں، اس نے خاموشی سے اپنی طاقت کو مضبوط کیا اور پھر رائے گڑھ میں اپنے بادشاہ ہونے کا اعلان کر دیا۔ اس کے بعد اس نے کرناٹک کے وسیع علاقے پر قبضہ کر لیا۔ شیواجی نے وہاں چھے سال حکومت کی اور 1680ء میں اس کا انتقال ہو گیا۔
- شیواجی نے غیر منظم مراٹھوں کو ایک نظم وضبط والی سیاسی قوت میں تبدیل کر دیا جنھوں نے مستقبل میں ہندوستانی سیاست میں اہم کردار ادا کیا۔

Web version of PCTB Textbook
Not for Sale

- شیواجی کے بعد اس کے بیٹے سنبھاجی نے مراٹھوں کی قیادت سنبھالی۔ اس نے دکن کی ریاستوں بیجاپور اور گولکنڈہ سے مدد طلب کی اور اس علاقے میں مغلوں کے مفادات اور سیاسی اثر کو نقصان پہنچانا شروع کر دیا۔ 1682ء میں اورنگزیب نے خود دکن کا دورہ کیا۔ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ مرہٹوں کی طاقت اس وقت تک ختم نہیں ہوگی جب تک ان کی مدد کرنے والی ریاستوں بیجاپور اور گولکنڈہ کو شکست نہیں دی جاتی۔ اس لیے اس نے ان ریاستوں کو اپنے ساتھ ملا لیا اور پوری طاقت کے ساتھ مراٹھوں کا مقابلہ کیا۔ 1689ء میں اورنگ زیب کے ایک جنرل مقرب خان نے سمبھاجی کو گرفتار کیا اور اسے پھانسی دے دی۔
- سمبھاجی کی موت کے بعد ان کے سوتیلے بھائی راجارام نے اقتدار سنبھال لیا۔ اورنگ زیب نے مرہٹوں کے گڑھ رائے گڑھ پر حملہ کرنے کا حکم دیا۔ راجارام بھیس بدل کر وہاں سے بھاگ گیا۔ اورنگ زیب کی فوج نے اس جگہ کا محاصرہ کر لیا۔ اسی دوران میں راجارام کا انتقال ہو گیا اور اس کی بیوہ تاراباٹی نے قیادت سنبھالی۔ اس نے اورنگزیب سے صلح کرنے کی کوشش کی لیکن اورنگزیب نے انکار کر دیا۔ 1705ء میں، اورنگزیب نے اسے شکست دی اور علاقہ فتح کر لیا۔
- نظام الملک نے دکن کو مرہٹوں سے محفوظ رکھا تھا لیکن دوسرے علاقوں میں ان کی سرگرمیوں کو روکنے کی کوشش نہیں کی۔ چنانچہ انھوں نے گجرات، بندیل کھنڈ اور کچھ دوسرے علاقوں پر قبضہ کر لیا۔ شاہی فوج نے انھیں شکست دی، لیکن ان کی طاقت پوری طرح کچلی نہ جا سکی۔

اورنگزیب عالمگیر (Aurangzeb Alamgir)



مغل شہنشاہ اورنگزیب عالمگیر

- اورنگزیب عالمگیر (1618-1707ء) مغل سلطنت کا چھٹا شہنشاہ تھا جو 1658 سے لے کر 1707ء میں اپنی موت تک حکومت کرتا رہا۔ اس کی شہنشاہیت کے تحت، مغل اپنی سب سے بڑی حدود تک پہنچ گئے اور ان کا علاقہ تقریباً پورے جنوبی ایشیا پر پھیلا ہوا تھا۔ اس کی ابتدائی تعلیم و تربیت اہل علم کے زیر سایہ مکمل ہوئی۔ اسے عربی، فارسی، ترکی اور ہندی زبانیں سکھائی گئیں۔ اسے جنگ کے فن میں بھی مہارت حاصل تھی۔ وہ بادشاہی کو ایک مقدس ذمہ داری سمجھتا تھا اور اپنے تمام اعمال کے لیے خود کو اللہ تعالیٰ کے سامنے جوابدہ ٹھہراتا تھا۔ اس کے خیال میں شاہی خزانہ اس کے لوگوں کی امانت تھا۔ اس نے اپنے دفتری امور کو چلانے کے لیے محنت اور فرض شناسی سے کام لیا۔
- اورنگ زیب کو فنِ تعمیر کا بڑا شوق تھا۔ اپنے دور حکومت میں اس نے دہلی کے لال قلعے میں سنگِ مرمر کی ایک خوبصورت مسجد بنائی جسے اب موتی مسجد کے نام سے جانا جاتا ہے۔ لاہور کی بادشاہی مسجد بھی اسی نے بنوائی تھی۔

اورنگزیب عالمگیر آہستہ آہستہ اپنی طاقت کھونے لگا (Aurangzeb Alamgir Started to Lose his Power Gradually)

- جب اورنگ زیب بالآخر شہنشاہ بنا تو اس نے آسام، اُڑیسہ اور بہار پر فوجی کارروائی کے ذریعے سے قبضہ کر لیا۔
- راجپوت ریاستوں نے سیاسی بنیادوں پر اتحاد قائم کر لیا۔ میواڑ کے راجپوت راجا نے اس اتحاد کو بنانے کے لیے سرگرم کردار ادا کیا۔ اورنگ زیب نے تخت پر فائز ہونے کے بعد کئی جنگیں لڑیں۔ آخر کار مغلوں نے میواڑ پر قبضہ کر لیا اور دیگر راجپوت علاقوں کو بھی اپنے کنٹرول میں لے لیا۔

Web version of PCTB Textbook
Not for Sale

- اورنگ زیب کے دور میں سکھوں نے پنجاب اور کشمیر میں بدامنی پیدا کی۔ شاہی فوج نے جواب دیا اور کئی لڑائیوں میں انھیں شکست دی۔
- 1669ء میں متھرا کے مضافات میں ہندو جاٹوں نے اورنگ زیب کے خلاف بغاوت کی اور قریبی علاقوں پر حملے کرنا شروع کر دیے۔ اورنگ زیب نے اپنے پوتے بیدار بخت کو انھیں سبق سکھانے کے لیے بھیجا۔ بیدار بخت نے جاٹوں کو شکست دی۔
- اورنگ زیب کی دکن کی پالیسی اس کی سلطنت کے بڑے زوال کا آغاز تھی۔ اس نے بیجاپور اور گولکنڈہ کی سلطنتوں کو تباہ کر دیا اور مراٹھوں کے خلاف ایک طویل، نہ ختم ہونے والی جنگ چھیڑ دی۔



Web version of PCTB Textbook
Not for Sale

بادشاہی مسجد لاہور

آخری مغل بادشاہ کے طور پر بہادر شاہ ظفر کا دورِ حکومت
(Bahadur Shah Zafar's Reign as the Last Mughal Emperor)

بہادر شاہ ظفر (1775-1862ء) بیسواں اور آخری مغل بادشاہ بنا۔ وہ برائے نام شہنشاہ کے طور پر جانا جاتا تھا۔ جنگ آزادی کے وقت 1857ء میں لوگوں نے اسے اپنا شہنشاہ منتخب کیا لیکن وہ ریاست چلانے کے قابل نہیں تھا۔ نومبر 1858ء میں جنگ آزادی کا اختتام ہوا۔ 1858ء میں انگریزوں نے اسے قیدی بنا کر رنگون بھیج دیا۔ اس طرح مغلیہ سلطنت کا ٹمٹماتا چراغ ہمیشہ کے لیے بجھ گیا۔ اس کا انتقال 1862ء میں رنگون میں ہوا اور وہیں دفن ہوا۔



بہادر شاہ ظفر



بہادر شاہ ظفر کا مقبرہ، رنگون

مہارتیں: (Skills)

- مغل سلطنت کے دوران میں ہونے والے اہم واقعات کے وقت کی شناخت کے لیے ٹائم لائن استعمال کریں۔
- دہلی سلطنت کی سیاسی صورت حال کا تجزیہ کریں جس نے بابر کو برصغیر کو فتح کرنے میں مدد کی۔
- دریافت کریں کہ ہمایوں نے فارس میں جلاوطنی کیوں اختیار کی۔
- ان جنگی حکمت عملیوں کو دریافت کریں جو اکبر نے اپنے دشمنوں کے خلاف اختیار کیں جس سے ان کی شکست ہوئی۔
- متعلقہ کتابیں پڑھیں، انٹرنیٹ سے تلاش کریں اور برصغیر کے فن اور ثقافت میں مغلوں کے متعارف کرائے گئے فارسی اثرات کے بارے میں معلومات اکٹھی کریں۔

بہادر شاہ ظفر اپنے ادبی پہلو کی وجہ سے بھی مشہور ہے۔ وہ ایک اچھا شاعر تھا اور کئی شاعروں کی سرپرستی کرتا تھا۔ مرزا غالب اور ابراہیم ذوق جیسے شاعر اس کے دربار سے وابستہ تھے۔ مومن خان مومن اور مصطفیٰ خان شیفتہ بھی اس کی ادبی محفلوں کے ممتاز شاعر تھے۔

انگریزوں نے برصغیر پر قبضہ کر لیا (The British Took Over the Subcontinent)

1857ء کی جنگ آزادی برصغیر کی تاریخ کا ایک اہم موڑ تھا، اس جنگ کی وجہ سے اس خطے کے لوگوں نے جدوجہد کی۔ اس جنگ کی ناکامی کے بعد برطانوی راج کے لیے کوئی چیلنج باقی نہیں رہا۔ جنگ کے بعد انگریزوں نے مسلمانوں کے خلاف غیر مساوی سلوک کی پالیسی اپنائی۔

Web version of PCTB Textbook
Not for sale

برصغیر کے مسلمانوں کو درپیش چیلنجز (The Challenges Faced by Muslims in Subcontinent)

جنگ آزادی کے بعد مسلمانوں کو برصغیر میں بہت سے چیلنجز کا سامنا کرنا پڑا۔ کچھ کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے:۔

- مسلمانوں کی سیاسی قوت کا نقصان
- ان کی معاشی بنیادوں کی تباہی
- اسلامی ثقافت کے خاتمے کا خطرہ
- مسلمان بے زمین ہو گئے۔
- کئی مسلمانوں کو اپنی ملازمت سے ہاتھ دھونا پڑا۔

سب سے بڑا اثر اور چیلنج گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1858 کا متعارف کرایا جانا تھا جس نے برٹش ایسٹ انڈیا کمپنی کی حکمرانی کو ختم کر دیا اور برطانوی حکومت کا آغاز کیا۔ جس نے اپنے نمائندوں کے ذریعے سے ہندوستان پر براہِ راست حکومت کرنے کے اختیارات برطانوی حکومت کے ہاتھ میں دے دیے۔

شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (Shah Waliullah Dehlavi)

شاہ ولی اللہ دہلوی (1703–1762ء) نے اپنی بنیادی تعلیم اپنے والد شاہ عبدالرحیم سے حاصل کی اور سات سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کیا۔

- آپ کو قرآن و حدیث کا گہرا علم تھا۔ انھوں نے فارسی اور عربی میں 51 کتابیں لکھیں۔ ان کی سب سے مشہور کتاب حجۃ اللہ البالغہ ہے۔ انھوں نے قرآنی تعلیم اور تبلیغ کو اپنا مشن بنایا۔ اس مقصد کے لیے انھوں نے قرآن پاک کا فارسی میں ترجمہ کیا جس سے لوگوں کی ایک بڑی تعداد کتاب مقدس کے معنی کو سمجھنے اور پھیلانے میں کامیاب ہوئی۔
- شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تحریک کا آغاز ایسے وقت میں کیا جب مایوسی اور ناامیدی پھیلی ہوئی تھی۔ وہ اچھی طرح جانتے تھے کہ سکھ اور مرہٹے مسلمانوں کے بدترین دشمن ہیں۔ انھوں نے افغان بادشاہ احمد شاہ ابدالی کو ہندوستان پر حملہ کرنے پر آمادہ کیا۔ انھوں نے مسلمانوں کو اسلام کے لیے لڑنے کی دعوت دی کیوں کہ وہ انارکی اور سازشوں میں گھرے ہوئے تھے۔
- انھوں نے مذہبی محاذ پر بھی اپنی خدمات کو جاری رکھا اور مسلمانوں کو سیاسی طور پر متحد کیا۔ ان کا قرآن پاک کا ترجمہ ''فتح الرحمٰن فی ترجمۃ القرآن'' کے عنوان سے جانا جاتا ہے۔ وہ اپنے علمِ حدیث کے لیے مشہور تھے۔ انھوں نے 'موطا امام مالک' کی فارسی اور عربی میں تفسیر لکھی۔
- اپنی سیاسی اور مذہبی خدمات کے ساتھ ساتھ شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے معاشرے سے سماجی برائیوں کے خاتمے کی بھی کوشش کی۔ چنانچہ مدرسہ رحیمیہ سے بہت سی اصلاحی تحریکیں شروع ہوئیں۔
- ان کی تعلیمات کے ذریعے سے مسلمانوں نے غیر اسلامی رسم و رواج کو رد کیا اور اسلام کے سچے پیروکار بن گئے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ 1703ء میں دہلی میں پیدا ہوئے۔ ان کا نام قطب الدین احمد ولی اللہ تھا اور لقب شاہ ولی اللہ۔ ان کے والد شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ کا اپنے علم و تقویٰ کی وجہ سے احترام کیا جاتا تھا۔ انھوں نے مدرسہ رحیمیہ کی بنیاد رکھی، ایک اسلامی مدرسہ جو دہلی، ہندوستان میں واقع ہے۔

حاجی شریعت اللہ اور فرائضی تحریک (Haji Shariatullah and Faraizi Movement)

- حاجی شریعت اللہ (1781–1840ء) کی قائم کردہ فرائضی تحریک، بنگال میں مسلمانوں کی سب سے مؤثر اور مقبول تحاریک میں سے ایک تھی۔
- اس کا بنیادی مقصد مسلمانوں کو ایمان کے بنیادی فرائض جیسے نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج پر عمل کرنے کی ترغیب دینا تھا۔ اس نے بدعتوں کو ختم کرنے کی کوشش کی اور ہندو زمینداروں کے جابرانہ رویے کے خلاف کسانوں کی حمایت کی۔
- ان کے بعد ان کے بیٹے حاجی محسن المعروف دودھو میاں نے اس مقصد کو آگے بڑھایا۔
- انھوں نے فرائضی تحریک کو مقبول بنایا۔ بنیادی فرائض کی پیروی پر اصرار کے ساتھ اس تحریک نے کاشتکاروں کے مسائل پر بھی خصوصی توجہ دی۔

Web version of PCTB Textbook Not for Sale

- اس تحریک کے طاقت وراثرات نے مسلمانوں کو ہندو جاگیرداروں کے استحصال کے خلاف آواز اٹھانے کی ترغیب دی۔

مہارتیں: (Skills)



- برصغیر کی مشکل صورتحال پر مسلمانوں کے ردعمل کا جائزہ لیں۔
- برصغیر میں مسلمانوں کے زوال کے اسباب کا اندازہ کریں۔جن کی نشان دہی شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کی۔
- حاجی شریعت اللہ کی طرف سے قائم کی گئی فرائضی تحریک کے کچھ پہلوؤں کا جائزہ لیں۔

اہم نکات (Main Points)

(1) دہلی سلطنت ایک اسلامی سلطنت تھی جس کی بنیاد دہلی میں تھی جس نے 320 سال (1206ء سے 1526ء) تک جنوبی ایشیا کے بڑے حصوں پر حکومت کی۔

(2) قطب الدین ایبک (1150-1210ء) کے ذریعے سے قائم ہونے والے مملوک خاندان نے 1206 سے 1290ء تک دہلی پر حکومت کی۔

(3) جلال الدین فیروز خلجی (1220-1296ء) کے قائم کردہ خلجی خاندان نے 1290ء سے 1320ء تک دہلی پر حکومت کی۔

(4) غیاث الدین تغلق کی طرف سے قائم کیے جانے والے تغلق خاندان نے 1320ء سے 1413ء تک دہلی پر حکومت کی۔

(5) سید خضر خان کے قائم کردہ سید خاندان نے 1414 سے 1451ء تک دہلی پر حکومت کی۔

(6) بہلول خان لودھی کے قائم کردہ لودھی خاندان نے 1451ء سے 1526ء تک دہلی پر حکومت کی۔

(7) ظہیر الدین محمد بابر (1483-1530ء) کی قائم کردہ مغل سلطنت نے 1526ء سے 1857ء تک ہندوستان پر حکومت کی۔

(8) سبکتگین کا بیٹا محمود غزنوی (971-1030ء) افغانستان میں غزنوی خاندان کا پہلا خود مختار حکمران تھا۔

(9) 7-1186ء میں شہاب الدین محمد غوری نے لاہور فتح کیا اور غزنوی خاندان کا خاتمہ کیا۔

(10) التمش مملوک خاندان کا سب سے بڑا حکمران تھا جس نے 1221ء میں منگول شہنشاہ چنگیز خان کے حملے کو روکا۔

(11) 1526ء میں پانی پت کی پہلی جنگ میں ابراہیم خان لودھی کی شکست کے ساتھ دہلی سلطنت کا خاتمہ ہوا۔

(12) ظہیر الدین محمد بابر (1483-1530ء) برصغیر میں مغلیہ سلطنت کا بانی تھا۔

(13) نصیر الدین محمد ہمایوں (1508-1556ء) 1530ء سے 1540ء تک اور پھر 1555ء سے 1556ء تک مغل سلطنت کا دوسرا حکمران تھا۔

(14) شیر شاہ سوری (1486-1545ء) سوری خاندان کے بانی تھے جنھوں نے 1540ء سے 1545ء تک برصغیر پر حکومت کی۔

(15) شیر شاہ سوری نے بنگال سے کابل تک ایک شاہراہ بنائی جسے اب گرینڈ ٹرنک روڈ کہا جاتا ہے۔

(16) مغل شہنشاہ جلال الدین محمد اکبر (1542-1605ء) نے 1556ء سے 1605ء تک ہندوستان پر حکومت کی۔

(17) مغل شہنشاہ نور الدین محمد جہانگیر (1569-1627ء) نے 1605ء سے 1627ء تک ہندوستان پر حکومت کی۔

(18) مغل شہنشاہ شاہ جہاں (1592-1666ء) نے 1627ء سے 1658ء تک ہندوستان پر حکومت کی۔

(19) مغل بادشاہ اورنگزیب عالمگیر (1618-1707ء) نے 1658ء سے 1707ء تک ہندوستان پر حکومت کی۔

(20) آخری مغل شہنشاہ بہادر شاہ ظفر (1775-1862ء) نے 1837ء سے 1857ء تک ہندوستان پر حکومت کی۔

(21) شاہ ولی اللہ دہلوی (1703-1762ء) 18ویں صدی عیسوی کے ایک سلامی سکالر اور مصلح تھے۔

(22) حاجی شریعت اللہ (1781-1840ء) کی قائم کردہ فرائضی تحریک، بنگال میں مسلمانوں کی سب سے مؤثر اور مقبول تحریک تھی۔

Web version of PCTB Textbook
Not for Sale

مشق

سوال نمبر 1: درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں:

(i) قطب الدین ایبک نے دہلی سلطنت کی بنیاد رکھی:

(الف) 1204ء میں (ب) 1206ء میں (ج) 1208ء میں (د) 1210ء میں

(ii) پانی پت کی پہلی جنگ لڑی گئی تھی:

(الف) 1520ء میں (ب) 1522ء میں (ج) 1524ء میں (د) 1526ء میں

(iii) بابر کی موت کے بعد مغل بادشاہ بنا:

(الف) ہمایوں نے (ب) اکبر اعظم نے (ج) شاہ جہاں نے (د) جہانگیر نے

(iv) دنیا کا ساتواں عجوبہ 'تاج محل' بنایا تھا:

(الف) اکبر اعظم نے (ب) جہانگیر نے (ج) شاہ جہاں نے (د) اورنگ زیب عالم گیر نے

(v) فرائضی تحریک مسلمانوں کی ایک مقبول تحریک تھی:

(الف) کشمیر میں (ب) بنگال میں (ج) پنجاب میں (د) سندھ میں

سوال نمبر 2: درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں:

(i) غزنہ میں غزنوی خاندان کا پہلا خود مختار حکمران کون تھا؟

(ii) شہاب الدین محمد غوری کہاں پیدا ہوئے؟

(iii) مسلمانوں کو 1857ء کے بعد درپیش تین چیلنجز لکھیں۔

(iv) شیر شاہ سوری نے کون سی سڑک بنائی تھی؟

(v) مغل سلطنت کے پہلے اور آخری حکمران کون تھے؟

سوال 3: درج ذیل سوالات کے جوابات تفصیل سے لکھیں:

(i) تغلق اور لودھی خاندان کے دورِ حکومت کی وضاحت کریں۔

(ii) سلطان محمود غزنوی نے برصغیر پر سترہ حملے کیوں کیے؟

(iii) مملوک خاندان کی ابتدا اور برصغیر میں ان کی حکمرانی پر بحث کریں۔

(iv) سب سے اہم خلجی حکمران اور خطے میں امن قائم کرنے کے لیے اس کے اہم کارنامے بیان کریں۔

(v) بابر اور ہمایوں کے بطور مغل شہنشاہ کارناموں کا موازنہ کریں۔

(vi) شیر شاہ سوری کی خدمات پر بحث کریں۔

(vii) شاہ جہاں کے تعمیراتی کارنامے بیان کریں۔

(viii) بہادر شاہ ظفر کے دور کو آخری مغل شہنشاہ کے طور پر بیان کریں۔

(ix) برصغیر میں مسلمانوں کو درپیش چیلنجز کی وضاحت کریں۔

Web version of PCTB Textbook
Not for Sale

سیکھنے کی سرگرمیاں: (Learning Activities)

اساتذہ کے کرنے کے کام

- پانی پت کی پہلی اور دوسری جنگ کے مقام کی شناخت کے لیے دنیا کا نقشہ استعمال کریں۔
- برصغیر میں مسلمانوں کے زوال کے اسباب کا جائزہ لیں اور ان پر بحث کریں۔
- لودھی اور مغل خاندانوں کے سماجی ڈھانچے کا موازنہ کریں۔
- جنگ آزادی کی ناکامی کے اسباب اپنے ہم جماعتوں کو بتائیں۔

تنقیدی سوچ: (Critical Thinking)

دہلی سلطنت اور مغلیہ سلطنت کے بارے میں تنقیدی سوچ کے سوالات:

(1) مملوکوں کے اپنے معاشرے پر کیا اثرات تھے؟

(2) لودھی خاندان کیسے مغلیہ سلطنت کے قیام کا باعث بنا؟

(3) مغل شہنشاہ اکبر اعظم کی پالیسی ''صلحِ کُل'' کی اہم خصوصیات کیا ہیں؟

(4) جدید دور کے کون سے ممالک مغلیہ سلطنت کا حصہ تھے؟

(5) مغل خاندان کے بحرانوں کی وجہ کون سے عوامل تھے؟

(6) برصغیر کے لوگ 1857ء کی جنگ آزادی میں کیوں کامیاب نہیں ہو سکے؟

کلاس روم پراجیکٹ

دہلی سلطنت اور مغل سلطنت کے مشہور فنِ تعمیر کے بارے میں معلومات (مختصر تاریخ، مقام، اور تصاویر وغیرہ) جمع کریں۔ ایک چارٹ بنائیں اور کلاس روم میں آویزاں کریں۔

Web version of PCTB Textbook
Not for Sale

باب 5

یورپ میں جدید دور
(Modern Period in Europe)
نشاۃِ ثانیہ اور روشن خیالی (Renaissance and Enlightenment)

حاصلاتِ تعلم

اس باب کا مطالعہ کرنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- یورپ میں جدید دور میں شامل کچھ اہم واقعات، لوگوں اور تبدیلیوں کا تجزیہ کر سکیں اور بیان کر سکیں۔
- صنعتی انقلاب کی چند وجوہات بیان کر سکیں۔
- وضاحت کر سکیں کہ بھاپ کے انجن نے پوری دنیا میں صنعتی انقلاب کیسے برپا کیا۔
- اُن ممالک کی شناخت کر سکیں، جنھوں نے صنعتی انقلاب سے بہت زیادہ اقتصادی فوائد حاصل کیے ہیں۔

Web version of PCTB Textbook
Not for Sale

یورپ میں جدید دور میں شامل کچھ اہم واقعات، لوگ اور تبدیلیاں
(Main Events, People and Changes covered in the Modern Period in Europe)

یورپ نہ صرف اپنے انقلابات اور جنگوں بلکہ اپنی سماجی و ثقافتی تبدیلیوں جیسے کہ نشاۃِ ثانیہ، اصلاحات اور نوآبادیات کے لیے بھی جانا جاتا ہے۔ ان تبدیلیوں کے اثرات آج بھی دنیا میں دیکھے جا سکتے ہیں۔

15 ویں اور 16 ویں صدی عیسوی کے دوران میں یورپی معاشرے میں زبردست تبدیلیاں دیکھنے آئیں۔ نشاۃِ ثانیہ کے آغاز نے یورپیوں میں دریافت کرنے کے جذبے اور سائنسی نقطہ نظر کو فروغ دیا۔ اصلاحی تحریک نے قرونِ وسطیٰ کے مذہبی نظام کو چیلنج کیا۔ روشن خیالی کا دور عقل اور سائنس کا دور تھا۔ اُس نے فنکاروں اور سائنسدانوں کی سوچ کو بڑھایا۔ اس دور میں انفرادیت پروان چڑھی۔ 1789ء کے فرانسیسی انقلاب نے فرانس سے قدیم حکومت اور قرونِ وسطیٰ کی مطلق العنانیت کا تختہ الٹ دیا۔ اس نے آزادی، مساوات اور بھائی چارے کی حمایت کی۔

یورپ میں نشاۃِ ثانیہ (The Renaissance in Europe)

نشاۃِ ثانیہ کا مطلب ہے ''دوبارہ جنم'' یا ''احیا''۔ یورپ میں نشاۃِ ثانیہ 15 ویں اور 16 ویں صدی عیسوی کی ایک ثقافتی، سماجی اور سیاسی تحریک تھی۔ اس نے قدامت پسندی کی بجائے متن اور نظریات کی ازسرِنو دریافت پر زور دیا۔ نشاۃِ ثانیہ کا آغاز اٹلی سے ہوا لیکن جلد ہی پورے یورپ میں پھیل گئی۔ نشاۃِ ثانیہ ایک ثقافتی ازسرِنو حیات تھی جس نے پورے یورپ کو اپنے گھیرے میں لے لیا۔ اِس نے سوچ، سائنس اور آرٹ کے ساتھ ساتھ دنیا کی دریافت میں انقلابات برپا کر دیے۔ یہ لیونارڈو ڈاونچی، مائیکل اینجلو اور رافیل وغیرہ کا زمانہ تھا۔

قُرونِ وسطیٰ کے دور کو ختم کرتے ہوئے، نشاۃ ثانیہ نے قرونِ وسطیٰ کو جدید دور میں منتقل کیا۔ 15 ویں صدی عیسوی میں یورپیوں نے ادب، آرٹ، فنِ تعمیر اور ثقافت کو نئی شکل دی یعنی نشاۃِ ثانیہ۔ انقلاب کا آغاز سب سے پہلے اٹلی سے ہوا اور پھر یورپ کے دیگر ممالک میں پھیل گیا۔ نشاۃِ ثانیہ نے انسانی علم کے اُفق کو منظّم طریقے سے وسعت دی جس کی عکاسی مختلف شعبوں بشمول فن، ادب اور سائنس وغیرہ سے ہوتی ہے۔



Web version of PCTB textbook
Not for Sale

نشاۃِ ثانیہ کے عوامل (Factors of Renaissance)

مندرجہ ذیل وجوہات نے نشاۃ ثانیہ کی آمد کی راہ ہموار کی:۔

- نشاۃِ ثانیہ کا پہلا اور سب سے اہم عامل جاگیرداری نظام کا زوال تھا۔
- صلیبی جنگوں کے اثرات نمایاں ہوئے کیونکہ 11ویں اور 14ویں صدی عیسوی کے دوران میں عیسائیوں اور مسلمانوں کے درمیان بہت سی مذہبی جنگیں ہوئیں۔
- 13ویں اور 14ویں صدی عیسوی میں چرچ کے اثر و رسوخ میں کمی۔
- کچھ ترقی پسند حکمرانوں، پوپ اور رئیسوں نے نشاۃِ ثانیہ کو فروغ دینے کے لیے بہت سے اقدامات کیے۔
- جغرافیائی سفر بھی نشاۃِ ثانیہ کا ایک طاقتور عنصر تھا۔

- 12ویں اور 13ویں صدی عیسوی کے دوران میں تجارت اور کاروبار میں قابلِ ذکر ترقّی۔
- پرنٹنگ مشین کی ایجاد نے علم کو پہلے سے کہیں زیادہ وسعت اور تیزی سے پھیلانے میں مدد کی۔
- نشاۃِ ثانیہ کا بنیادی سبب قسطنطنیہ کا سقوط تھا۔

مشہور لوگ (Famous People)

نشاۃِ ثانیہ کے مشہور فنکاروں اور مصنفین میں لیونارڈو ڈی ونچی، مائیکل ایینجلو، رافیل اور ولیم شیکسپیئر شامل ہیں۔ نِکولس کوپرنیکس اور گلیلیو گیلیلی نے سائنس میں انقلابی دریافتیں کیں۔ سینٹ تھامس مور، نشاۃِ ثانیہ کے عالم تھے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

1454ء میں پرنٹنگ مشین کو تجارتی مقاصد کے لیے استعمال کیا گیا۔ ولیم کیکسٹن اس مشین کو 1476ء میں انگلینڈ لے کر آیا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ، پرنٹنگ مشینیں اٹلی، فرانس، بیلجیئم اور دیگر یورپی ممالک میں لگائی گئیں۔ اس طرح کتابیں بہت کم وقت میں بہت آسانی سے شائع کی جاسکتی تھیں۔ لوگ آسانی سے کتابیں حاصل کر سکتے تھے اور بہت سی چیزیں سیکھ سکتے تھے۔ اس چیز نے نشاۃِ ثانیہ کو بڑھاوا دیا۔

لیونارڈو ڈا ونچی (Leonardo Da Vinci) (1452ء-1519ء)



لیونارڈو ڈاونچی

لیونارڈو ڈاونچی ایک اطالوی فنکار تھے۔ ایک سائنسدان اور موجد کے طور پر اس کا کام اسے نشاۃِ ثانیہ کا ایک حقیقی آدمی بناتا ہے۔ انھوں نے آرٹ اور موسیقی سمیت زندگی کے ہر پہلو پر سائنسی طریقہ کار کا اطلاق کرتے ہوئے ایک رول ماڈل کے طور پر کام کیا۔ لیونارڈو ڈاونچی نے مونالیزا کی پینٹنگ 1503ء میں شروع کی تھی اور یہ پینٹنگ ان کے سٹوڈیو میں تھی جب وہ 1519ء میں انتقال کر گئے۔ انھوں نے کئی سال میں وقفے وقفے سے اس پر کام کیا، مختلف اوقات میں اس پینٹنگ پر تیل کی پتلی چمک دار متعدد پرتیں چڑھائیں۔



مائیکل ایینجلو

مائیکل ایینجلو (Michelangelo) (1475ء-1564ء)

مائیکل ایینجلو ایک اطالوی مجسمہ ساز، مصوّر، معمار اور اعلیٰ نشاۃِ ثانیہ کا شاعر تھا۔ وہ جمہوریہ فلورنس میں پیدا ہوا۔ اُس کے کام کا مغربی آرٹ، خاص طور پر انسانیت اور فطرت پرستی کے نشاۃِ ثانیہ کے نظریات کی ترقی پر بڑا اثر تھا۔ اس نے میڈیچی چیپل (Medici Chapel)، لارینٹین (Laurentian) لائبریری اور یہاں تک کہ فلورنس شہر کے فوجی قلعوں پر بھی کام کیا۔ تاہم اس کا سب سے مشہور کام روم میں سینٹ پیٹرز باسیلیکا (St. Peter's Basilica) ہے۔ اس نے دی لاسٹ ججمنٹ (The Last Judgment) بھی بنائی۔



رافیل

رافیل (Raphael) (1483ء-1520ء)

رافیل ایک اطالوی مصور اور اعلیٰ نشاۃِ ثانیہ کا معمار تھا۔ رافیل کے کام کو اس کی ساخت میں ہم آہنگی اور متحرک رنگوں کے لیے سراہا جاتا ہے۔ اس کے والد جیوانی سانتی (Giovanni Santi) مقامی نواب (Duke) کے لیے ایک مصوّر اور شاعر تھے۔ ایک نوجوان لڑکے کے طور پر رافیل نے

Web version of PCTB Textbook
Not for Sale

مصوّری کی بنیادی باتیں اپنے والد سے سیکھیں۔ سسٹم کی صراحت، ساخت، بصری اور انسانی وقار کی مثالی وضاحت کے لیے ان کے کام کی تعریف کی جاتی ہے۔ وہ نئے فنکارانہ انداز کا علمبردار تھا جسے مینرازم (Mannerism) کہا جاتا ہے۔



ولیم شیکسپیئر

ولیم شیکسپیئر (William Shakespeare) (1564-1616ء)

ولیم شیکسپیئر کو انگریزی زبان کا سب سے بڑا مصنف اور دنیا کا سب سے بڑا ڈراما نگار سمجھا جاتا ہے۔ انھوں نے بہت سے عظیم ڈرامے لکھے۔ انھوں نے بطور اداکار بھی کام کیا۔ شیکسپیئر کے عظیم ڈراموں میں رومیو اینڈ جولیٹ، ہیملیٹ، اوتھیلو، کنگ لیئر اور میکبتھ شامل تھے۔ وہ اپنی شاعری کی وجہ سے بھی مشہور ہوئے۔ انھوں نے متنوّع موضوعات پر نظمیں (Sonnets) لکھیں۔



گلیلیو گیلیلی

گلیلیو گیلیلی (Galileo Galilei) (1564-1642ء)

گلیلیو گیلیلی ایک اطالوی فلسفی، ماہر فلکیات اور ریاضی دان تھا جس نے سائنسی علم میں بہت اہم حصّہ ڈالا۔ وہ اطالوی نشاۃِ ثانیہ کے دوران میں پلا بڑھا۔ اس نے سیاروں اور ستاروں کے مشاہدے کے لیے دوربین کے استعمال کا آغاز کیا۔ جب گیلیلیو نے سیاروں اور سورج کا مشاہدہ کیا تو اسے یقین ہو گیا کہ زمین اور دوسرے سیارے سورج کے گرد گھومتے ہیں۔ اس نے چاند پر گڑھے اور پہاڑ دریافت کیے۔ اس کے کام نے آج کی جدید خلائی تحقیقات اور دوربینوں کی بنیاد رکھی۔



سینٹ تھامس مور

سینٹ تھامس مور (Saint Thomas More) (1478-1535ء)

سینٹ تھامس مور ایک انگریز مصنف، وکیل، سیاست دان، سماجی فلسفی اور نشاۃِ ثانیہ کے انسان دوست تھے۔ وہ دارالعوام کے سپیکر، لارڈ چانسلر اور بادشاہ ہنری ہشتم کے مشیر سمیت کئی اہم عہدوں پر فائز رہے۔ انھوں نے یوٹوپیا لکھا جو ایک خیالی جزیرے کی ریاست کے سیاسی نظام کو بیان کرتا ہے۔

استعماریت اور سامراجیت (Colonialism and Imperialism)

یورپیوں نے زمین کے بڑے حصے کو فتح کیا، آباد کیا اور اس پر حکومت کی۔ اِن سمندر پار سلطنتوں کے اثرات آج بھی محسوس کیے جاتے ہیں۔ مؤرخین اس بات پر متفق ہیں کہ یورپ کی نوآبادیاتی توسیع کئی مراحل میں ہوئی۔ 15 ویں صدی عیسوی میں امریکا میں پہلی بستیاں دریافت ہوئیں اور یہ دریافتیں 19 ویں صدی عیسوی تک پھیلتی گئیں۔ اسی دوران میں انگریز، ڈچ، فرانسیسی، ہسپانوی، پرتگالی اور دیگر یورپی ممالک نے افریقہ، ہندوستان، ایشیا اور براعظم آسٹریلیا دریافت کیا اور کالونیاں بنائیں۔

یہ سلطنتیں غیر ملکی زمینوں پر حکومت کرنے والے اداروں سے زیادہ تھیں۔ اس کا اثر مذہب اور ثقافت تک بھی پھیل گیا، جس نے پوری دنیا میں یورپی اثر و رسوخ چھوڑا۔

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

دریافتوں کا دور (The Age of Exploration)

نشاۃِ ثانیہ نے نئی دریافتوں اور ایجادات کی حوصلہ افزائی کی۔ اس نے انسانی تہذیب کی ترقی میں بہت زیادہ حصّہ ڈالا۔ نشاۃِ ثانیہ کے دور میں ملّاحوں کے قطب نما کی ایجاد نے بحری سفر کو تحریک دی۔ اس نے نوآبادیت کے عمل کی راہ بھی ہموار کی۔ مختلف یورپی اقوام کے درمیان کالونیوں کی دوڑ لگی تھی۔ کئی خونریز جنگیں بھی شروع ہوئیں۔ دریافتوں کے دور کا آغاز 14ویں صدی عیسوی میں ہوا اور یہ 16ویں صدی عیسوی تک جاری رہا۔ یہ وہ وقت تھا جب یورپی اقوام نے دنیا کو تلاش کرنا شروع کیا۔ انھوں نے ہندوستان، مشرق بعید اور امریکا کی طرف نئے راستے دریافت کیے۔

(i) کرسٹوفر کولمبس (Christopher Columbus) (1451-1506ء)


کرسٹوفر کولمبس

کرسٹوفر کولمبس ایک اطالوی سیّاح اور جہاز ران تھا جس نے 1492ء اور 1504ء کے دوران میں بحرِ اوقیانوس کے چار سفر مکمل کیے تھے۔ اس نے 1492ء میں امریکا دریافت کیا۔

(ii) واسکوڈے گاما (Vasco Da Gama) (1460-1524ء)


واسکوڈے گاما

1497ء میں پرتگالی سیّاح واسکوڈے گاما نے لزبن (پرتگال) سے ہندوستان کی طرف سفر کیا۔ اس کے اس سفر نے اسے سمندر کے راستے ہندوستان پہنچنے والا پہلا یورپی بنا دیا۔ اس نے یورپ کو ایشیا سے ملانے والا پہلا سمندری راستہ کھولا۔ واسکوڈے گاما کی کیپ روٹ کی دریافت نے ایشیا میں پرتگالیوں کے لیے جستجو اور نوآبادیاتی دور کے لیے راستہ کھول دیا۔

(iii) جان کیبٹ (John Cabot) (1450-1499ء)


جان کیبٹ

جان کیبٹ ایک اطالوی سیّاح اور جہاز راں تھا۔ 1470ء کی دہائی میں جان کیبٹ بحیرہ روم کے مشرقی حصے کی طرف ایک تاجر کے طور پر روانہ ہوا۔ وہ انگلینڈ کے ہنری ہفتم کے کمیشن کے تحت شمالی امریکہ کے لیے 1497ء کے سفر کی وجہ سے مشہور ہوا۔ وہ کینیڈا کو دریافت کرنے کے لیے جانا جاتا ہے۔

(iv) پیڈرو الواریس کیبرال (Pedro Alvares Cabral) (1467-1520ء)

کیبرال نے جنوبی امریکا میں برازیل دریافت کیا۔ یہ پرتگالی جہاز ران 1500ء میں برازیل کے ساحل تک پہنچنے والا پہلا یورپی تھا۔

(v) جیمز کک (James Cook) (1728-1779ء)

جیمز کک ایک برطانوی سیّاح، جہاز ران اور نقشہ نویس تھا۔ وہ برطانوی شاہی فوج میں کپتان تھا۔ وہ بحرالکاہل میں اپنے تین سفر اور نیوزی لینڈ اور آسٹریلیا کے بحری سفر کے لیے مشہور ہے۔

اصلاحی تحریک (The Reformation)

ریفارمیشن 16ویں صدی عیسوی کے دوران میں لاطینی مسیحی چرچ میں ایک اصلاحی تحریک تھی۔ یہ یورپ میں قرونِ وسطیٰ کے مذہبی نظام کے خلاف تھی۔ اس اصلاحی تحریک کا آغاز 1517ء میں وٹنبرگ (جرمنی) میں مارٹن لوتھر کی قابل قیادت کے نظریات سے ہوا۔ اس کی تبلیغ نے ایک مقبول حلقے کو

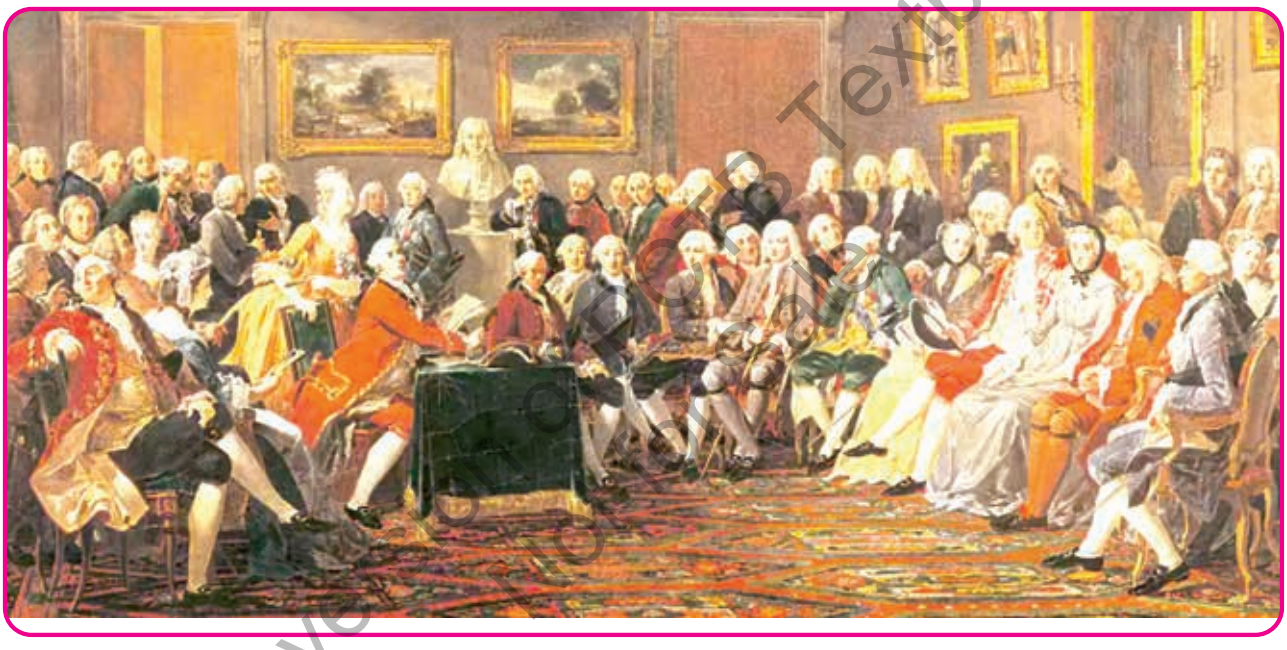
Web version of PCTB Textbook Not for Sale

متاثر کیا۔ یہ اصلاحی تحریک ایک روحانی اور سیاسی انقلاب تھا جس کی وجہ سے متعدد اصلاح شدہ گرجا گھروں کی بنیاد رکھی گئی۔ اس تحریک نے جدید حکومت اور مذہبی اداروں کی تشکیل میں مدد کی۔

روشن خیالی (The Enlightenment)

روشن خیالی 17 ویں اور 18 ویں صدی کی ایک فکری اور ثقافتی تحریک تھی۔ اس تحریک کے بڑے مفکّروں نے اندھے عقیدے اور توہم پرستی کے بجائے وجوہات کی اہمیت (value of reason) پر زور دیا۔

کئی برسوں تک اس تحریک کی قیادت پڑھے لکھے مصنفین اور مفکّرین کے ایک گروہ نے کی۔ ہوبس، لاک اور روسو جیسے لوگوں کے فلسفے نے معاشرے، حکومت اور تعلیم کے بارے میں سوچنے کے نئے طریقوں کو جنم دیا جنھوں نے دنیا کو ہمیشہ کے لیے بدل دیا۔ اسی طرح نیوٹن کے کام نے ''فطری فلسفہ'' کو نئی شکل دی۔ ان کا اثر ناقابلِ تردید ہے۔



روشن خیال عہد کے مفکرین

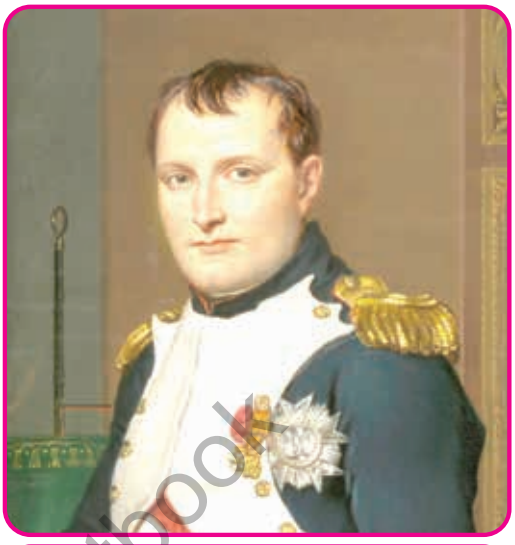
انقلابِ فرانس (The French Revolution)

1789ء میں شروع ہونے والے فرانسیسی انقلاب نے فرانس کے ہر حصّے اور بیشتر یورپ کو متاثر کیا۔ عموماً اسے جدید دور کا آغاز کہا جاتا ہے۔ انقلاب کا آغاز مالیاتی بحران اور بادشاہت، جس نے اپنے عوام پر زیادہ ٹیکس لگا کر بوجھ ڈالا، کے ساتھ ہوا۔ اس انقلاب نے فرانس میں بادشاہت کا خاتمہ کیا اور جمہوریت قائم کی۔ کئی ممالک نے فرانس کے خلاف جنگ کا اعلان کر دیا۔ فرانس کا انقلاب نچلے طبقے کے لیے طاقت، انسانی حقوق کا اعلان، آزادی اور مساوات حاصل کرنے میں کامیاب ہوا۔ مزید برآں یہ نپولین بوناپارٹ کے عروج کا باعث بنا۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

نپولین بوناپارٹ (1769-1821ء) ایک فرانسیسی فوجی اور سیاسی راہ نما تھا جو فرانسیسی انقلاب کے دوران میں سامنے آیا اور انقلابی جنگوں کے دوران میں کئی کامیاب مہمات کی قیادت کی۔ وہ 1804ء سے 1815ء تک فرانس کا شہنشاہ رہا۔

Web version of PCTB Textbook



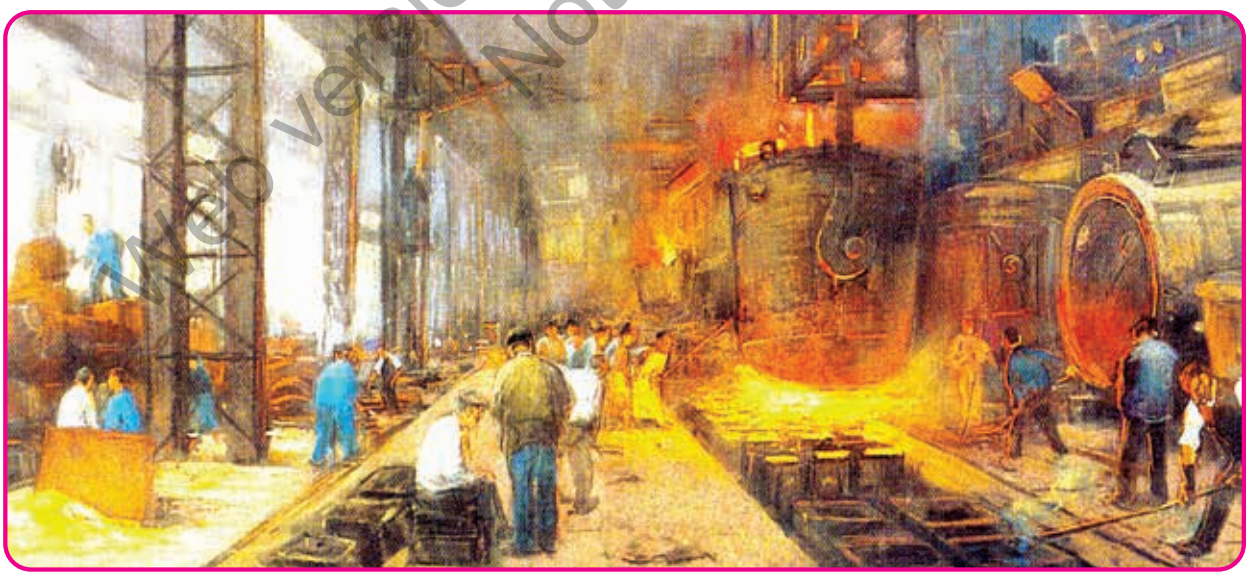
نپولین بوناپارٹ



فرانسیسی انقلاب کا ایک منظر

صنعتی انقلاب (The Industrial Revolution)

- 18ویں صدی عیسوی کے دوسرے نصف میں سائنسی اور تکنیکی تبدیلیاں دیکھنے میں آئیں جنھوں نے دنیا کو یکسر تبدیل کر دیا۔ پہلا ''صنعتی انقلاب'' 1760ء کی دہائی کے آس پاس شروع ہوا اور 1840ء میں ختم ہوا۔ اس دوران میں مشینوں کی تنصیب اور کارخانوں نے معیشت اور معاشرے کی نوعیت کو بدل دیا۔ اس کے علاوہ شہر کاری اور صنعت کاری نے جسمانی اور ذہنی کاموں کو نئی شکل دی۔
- یہ وہ دور تھا جب کوئلے اور لوہے نے صنعتوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا اور پیداواری نظام کو جدید بنانا شروع کیا۔ اس انقلاب نے بھاپ کی طاقت بھی متعارف کروائی، جس نے نقل و حمل میں انقلاب برپا کر دیا۔ اس وجہ سے بڑے پیمانے پر آبادی کی منتقلی اور اضافہ ہوا۔



یورپ میں صنعتی انقلاب

Web version of PCTB Textbook
Not for Sale

- صنعتی انقلاب 1760ء سے 1860ء کا دورانیہ، بڑی صنعتکاری اور جدت کا دور تھا۔ صنعتی انقلاب برطانیہ میں شروع ہوا اور تیزی سے پوری دنیا میں پھیل گیا۔ صنعتی انقلاب کی بنیادی وجوہات ذیل میں دی گئی ہیں:۔
  - سرمایہ داری (ذرائع پیداوار کی نجی ملکیت اور منافع کے لیے ان کا استعمال)
  - یورپی سامراج (لوگوں اور دوسرے ممالک پر حکمرانی کی توسیع)
  - بھاپ والے انجن کے اثرات
  - سائنسی انقلاب
  - وسائل کا بھرپور استعمال
  - زرعی انقلاب
  - حکومتی پالیسیاں
- امریکی صنعتی انقلاب جسے عام طور پر دوسرا صنعتی انقلاب کہا جاتا ہے، 1870ء کی دہائی میں شروع ہوا اور دوسری جنگ عظیم تک جاری رہا۔
- اس دور میں زراعت اور ٹیکسٹائل مینوفیکچرنگ کی مشینوں کی تنصیب دیکھی گئی اور انقلاب کی طاقت بشمول بھاپ سے چلنے والے جہاز اور ریل کی پٹری، جس نے سماجی، ثقافتی اور اقتصادی حالات کو متاثر کیا۔
- بہت سی ایجادات کی گئیں جن میں سلائی مشین، ایکسرے، لائٹ بلب، کیلکولیٹر، ٹیلی گرام اور اینستھیز یا (Anesthesia) وغیرہ شامل ہیں۔
- صنعتی انقلاب نے معیشت کو ترقی دی۔
- یہ انقلاب مشینوں کے ظہور کا باعث بنا۔
- اس انقلاب کی وجہ سے زراعت میں مشینوں کے استعمال کا عمل شروع ہوا۔
- مواصلات اور نقل وحمل میں ڈرامائی طور پر بہتری آئی ہے۔
- صنعتی انقلاب نے روزگار کے مواقع میں اضافہ کیا۔
- کارخانوں میں دی جانے والی اُجرت کسان کی کمائی سے زیادہ تھی۔
- آبادی، روزگار کی تلاش میں شہری علاقوں کی طرف ہجرت کر گئی۔ اس سے شہر کی منصوبہ بندی میں نمایاں بہتری آئی۔

بھاپ والا انجن (The Steam Engine)

- بھاپ کا انجن صنعتی انقلاب کی سب سے اہم ایجادات میں سے ایک تھا۔
- بھاپ کے انجن ہر قسم کی مشینری بشمول فیکٹریوں، کان کنی، ریلوے انجنوں اور بھاپ کی کشتیوں میں استعمال ہوتے تھے۔



بھاپ والا ریلوے انجن

کیا آپ جانتے ہیں؟

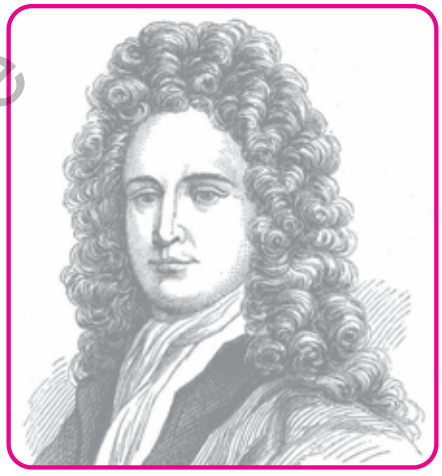
بھاپ کے انجن پسٹن کو آگے پیچھے چلانے کے لیے ابلتے ہوئے پانی سے حاصل کردہ گرم بھاپ کا استعمال کرتے ہیں۔ اس کے بعد پسٹن کی اس حرکت کو مشین کو طاقت دینے یا پہیے کو گھمانے کے لیے استعمال کیا جاتا تھا۔ بھاپ پیدا کرنے کے لیے زیادہ تر انجن کوئلہ جلا کر پانی گرم کرتے تھے۔

Web version of PCTB Textbook
Not for Sale

- بھاپ کی طاقت سے پہلے زیادہ تر کارخانے اور ملیں، پانی، ہوا، گھوڑے یا آدمی کی طاقت سے چلتی تھیں۔
- پانی طاقت کا ایک اچھا ذریعہ تھا، لیکن فیکٹریاں دریا کے قریب واقع ہونی چاہییں تھیں۔ پانی اور ہوا کی طاقت دونوں نا قابلِ اعتبار ہوتے ہیں کیونکہ بعض اوقات قحط یا سردیوں کے دوران میں پانی جمنے سے دریا خشک ہو سکتے ہیں اور ہوا ہمیشہ نہیں چلتی۔
- بھاپ کی طاقت فیکٹریوں کو کہیں بھی لگانے کی اجازت دیتی ہے۔
- یہ قابلِ اعتماد طاقت بھی فراہم کرتی ہے اور بڑی مشین کو طاقت دینے کے لیے استعمال کی جا سکتی ہے۔

بھاپ کے انجن کی ایجاد (Invention of Steam Engine)

- ابتدائی بھاپ کے انجنوں میں سے ایک 1698ء میں تھامس سیورے نے ایجاد کیا تھا۔ یہ بہت مفید نہیں تھا لیکن دوسرے موجد وقت کے ساتھ بہتری لے کر آئے۔
- پہلا ایندھن جلانے والا عملی انجن تھامس نیوکومن نے 1712ء میں ایجاد کیا۔ نیوکومین سٹیم انجن کو کانوں (Mines) سے پانی نکالنے کے لیے استعمال کیا جاتا تھا۔
- جیمز واٹ، سکاٹش مکینیکل انجینئر نے 1776ء میں اپنے واٹ سٹیم انجن کی مدد سے نیومین سٹیم انجن کو بہتر کیا۔
- واٹ سٹیم انجن نے بھاپ کے انجن کی کارکردگی کو کافی حد تک بہتر کیا۔ اس کا انجن چھوٹا اور اس میں ایندھن (کوئلہ) استعمال کیا جاتا تھا۔



تھامس سیورے



واٹ سٹیم انجن

Web version of PCTB Textbook Not for Sale

- 18ویں صدی عیسوی کے اوائل تک واٹ بھاپ کے انجن پورے انگلینڈ میں فیکٹریوں میں استعمال ہونے لگے۔ چھوٹے بھاپ کے انجن ٹرینوں اور بھاپ کی کشتیوں سمیت نقل و حمل میں استعمال ہوتے تھے۔
- انگلینڈ میں ریلوے کی کامیابی کو دیکھ کر امریکی انھیں امریکا لانے کے لیے بے تاب تھے۔ بھاپ والے انجن کی کامیابی کو دیکھتے ہوئے 1829ء میں ابتدائی بھاپ والے انجن امریکا میں درآمد کیے گئے۔
- امریکی تاریخ میں کچھ چیزیں ہی ایسی مشہور ہیں، جتنی کہ بھاپ کی کشتیاں جو کہ 19ویں صدی عیسوی امریکا کے دریاؤں اور نہروں میں سفر کرتی تھیں۔ یہ بحری جہاز امریکی صنعت میں پائیداری کا نیا درجہ لے کر آئے۔
- ایک برطانوی موجد اور کان کنی کے انجینئر رچرڈ ٹریوتھک کو پہلا ہائی پریشر انجن ایجاد کرنے کا سہرا دیا جاتا ہے۔ 1804ء میں اس نے پٹری پر چلنے کے

لیے پہلا بھاپ انجن بنایا۔

- رابرٹ فلٹن؛ ایک امریکی انجینئر اور موجد تھا، جسے 1807ء میں دنیا کی پہلی تجارتی طور پر کامیاب بھاپ کی کشتی ''نارتھ ریور اسٹیم بوٹ (North river steamboat)'' جسے ''کلرمونٹ'' کے نام سے بھی جانا جاتا ہے، تیار کرنے کا سہرا جاتا ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

ایک ہارس پاور 745.7 واٹ کے برابر ہے۔ طاقت کی اکائی (واٹ) کا نام، موجد جیمز واٹ کے نام پر رکھا گیا تھا۔ جیمز واٹ نے ہارس پاور کی اصطلاح استعمال کی کہ اس کا انجن کتنی طاقت پیدا کر سکتا ہے۔



بھاپ کا انجن (سٹیم انجن)

معاشی فوائد (Economic Benefits)

- صنعتی انقلاب انگلستان میں 18ویں صدی عیسوی کے آخر میں شروع ہوا اور 19ویں صدی عیسوی کے دوران میں بیلجیم، جرمنی، شمالی فرانس، امریکا اور جاپان تک پھیل گیا۔
- ان ممالک کو بہت سے معاشی فوائد حاصل ہوئے۔ تجارت کے نتیجے میں دولت معاشی خوشحالی لے آئی۔ کئی شہروں کو ملانے کے لیے ریل کی پٹڑی اور آبی گزرگاہیں بنائی گئیں۔
- ایک جرمن فلسفی اور ماہر اقتصادیات کارل مارکس نے کمیونزم کا نظریہ پیش کیا۔ کمیونزم ایک معاشی نظام ہے جس میں تمام جائیداد معاشرے کی ملکیت ہوتی ہے اور افراد اپنی صلاحیت اور ضروریات کے مطابق حصہ ڈالتے اور وصول کرتے ہیں۔
- نقل و حمل کا نظام بنایا گیا۔ سڑکوں پر بسیں، کاریں اور دیگر گاڑیاں نظر آنے لگیں۔ ٹیلی گراف کی ایجاد سے دور دراز مقامات کے درمیان فوری رابطے کا آغاز ہوا۔
- معاشی خوشحالی نے نشاۃِ ثانیہ میں بہت اہم کردار ادا کیا۔
- مالدار تاجروں نے فنکاروں کی سرپرستی کی اور کلاسیکی ثقافت اور ادب کو فروغ ملا۔
- سکاٹ لینڈ کے ماہر معاشیات اور فلسفی ایڈم سمتھ نے سرمایہ داری کا تصور دیا۔ سرمایہ داری ایک معاشی اور سیاسی نظام ہے جس میں کسی ملک کی تجارت اور صنعت ریاست کی بجائے منافع کے لیے نجی مالکان کے قبضے میں ہوتی ہے۔

Web version of PCTB textbook Not for Sale

واقعات کی تاریخی ترتیب (Timeline of Events)

1095–1300ء:	صلیبی جنگیں، مذہبی جنگوں کا ایک سلسلہ تھا جو دو صدیوں سے زیادہ عرصے پر محیط تھا۔ جس کا کثیر دورانیہ نام نہاد اعلیٰ قُرونِ وُسطیٰ میں تھا۔ صلیبی جنگیں دراصل قُرونِ وُسطیٰ کے پاپائیت کی طرف سے مقدس سرزمین کو مسلمانوں کے قبضے سے چھیننے کے لیے شروع کی گئی فوجی مہمات تھیں۔
1300–1700ء:	نشاۃِ ثانیہ، قُرونِ وُسطیٰ کے بعد یورپی ثقافتی، فنکارانہ، سیاسی اور معاشی حیاتِ نو کا پرجوش دور تھا۔
1452–1519ء:	لیونارڈو ڈاونچی ایک اطالوی فنکار، انجینئر اور نشاۃِ ثانیہ کی سب سے زیادہ بااثر شخصیات میں سے تھے، جو اپنی پینٹنگز کے لیے مشہور ہیں، خاص طور پر آخری عشائیہ (1495–1498ء) اور مونالیزا (1503–1519ء)۔
1475–1564ء:	مائیکل اینجیلو ایک اطالوی مجسمہ ساز، مصور اور معمار تھے۔ جنھیں بڑے پیمانے پر نشاۃِ ثانیہ کے عظیم ترین فنکاروں میں سے ایک سمجھا جاتا تھا۔ ان کے سب سے مشہور کاموں میں ان کا پیاٹا (Pieta)، ڈیوڈ کا مجسمہ، اور سسٹین چیپل کی چھت کی پینٹنگ ہے۔
1483–1520ء:	رافیل اطالوی نشاۃِ ثانیہ کا ایک ماہر مصوّر اور معمار تھا جو اپنی پینٹنگز کے لیے مشہور ہے، خاص طور پر دی سکول آف ایتھنز (1509–1511ء) اور The Madonna of the Pinks (1506–1507ء)
1400–1800ء:	کھوج کا زمانہ جسے دریافت کا زمانہ بھی کہا جاتا ہے وہ دور تھا جب یورپی اقوام نے دنیا کی کھوج لگانا شروع کی۔ جنوب مشرقی ایشیا، مشرق بعید کے زیادہ ترحصے کے لیے نئے راستے دریافت کیے اور شمالی اور جنوبی امریکہ میں بستیاں قائم کیں۔
1451–1506ء:	کرسٹوفر کولمبس ایک اطالوی سیاح اور جہاز راں تھا جس نے بحر اوقیانوس کے چار سفر مکمل کیے اور امریکہ دریافت کیا۔
1460–1524ء:	واسکوڈی گاما ایک پرتگالی سیاح اور سمندر کے راستے ہندوستان پہنچنے والا پہلا یورپی تھا۔
1500ء:	افریقہ کے جنوبی ساحل اور امریکہ کے اردگرد بحری راستے کی یورپی دریافتوں کے بعد جدید استعمار کا دور تقریباً 16ویں صدی عیسوی میں شروع ہوا۔
1500–1820ء:	16ویں صدی عیسوی سے لے کر 19ویں صدی عیسوی کے اوائل تک، ایک ایسا دور ہے جس میں یورپی اقوام نے مشرق بعید کے ساتھ تجارتی راستے تلاش کیے، نئی دنیا (امریکہ) تلاش کی اور شمالی اور جنوبی امریکہ کے ساتھ ساتھ جنوب مشرقی ایشیا میں بستیاں قائم کیں۔
1517ء:	اصلاح (ریفارمیشن) ایک مذہبی تحریک تھی، جسے مارٹن لوتھر نے 1517ء میں لوگوں کی فلاح کے لیے مذہبی، سیاسی یا سماجی اداروں کو تبدیل کرنے کے لیے شروع کیا تھا۔
1564–1616ء:	ولیم شیکسپیئر ایک انگریزی ڈراما نگار، شاعر اور اداکار تھے جنھیں انگریزی زبان کا سب سے بڑا مصنف اور دنیا کا سب سے بڑا ڈراما نگار سمجھا جاتا ہے۔
1564–1642ء:	گلیلیو گیلیلی ایک اطالوی ماہر فلکیات، طبعیات دان اور موجد تھا جسے عام طور پر مشاہداتی فلکیات کا باپ کہا جاتا ہے۔
1698ء:	تھامس سیورے نے پہلے بھاپ کے انجن میں سے ایک ایجاد کیا۔
1700ء:	روشن خیالی، جسے (Age of reason) کے نام سے بھی جانا جاتا ہے، 18ویں صدی عیسوی میں فکری اور ثقافتی تحریک تھی جس نے اندھے عقیدے اور توہم پرستی کے بجائے عقل اور سائنس پر زور دیا۔

Web version of PCTB Textbook
Not for Sale

1712ء:	تھامس نیوکومن نے ایندھن جلانے والا عملی بھاپ انجن ایجاد کیا۔
1728-1779ء:	جیمز کک ایک برطانوی سیاح، جہاز ران، نقشہ نویس اور برطانوی شاہی بحری فوج میں کپتان تھا جو بحرالکاہل، نیوزی لینڈ اور آسٹریلیا میں اپنے تین سفروں کے لیے مشہور تھا۔
1760-1840ء:	صنعتی انقلاب ہاتھ سے سامان بنانے سے لے کر مشینوں کے استعمال تک تبدیلی کا دور تھا، جس سے سستی قیمتوں پر زیادہ سامان ملتا تھا۔
1776ء:	واٹ سٹیم انجن، جیمز واٹ نے ایجاد کیا تھا۔
1788ء:	انگریزوں نے آسٹریلیا میں اپنی پہلی بستی قائم کی۔
1789-1799ء:	فرانسیسی انقلاب ایک بڑی سماجی ہلچل کا دور تھا جو 1789ء میں شروع ہوا اور 1799ء میں ختم ہوا۔ اس عرصے کے دوران میں فرانسیسی شہریوں نے اپنے سیاسی منظرنامے کو یکسر تبدیل کر دیا۔ بادشاہت اور جاگیردارانہ نظام جیسے صدیوں پرانے اداروں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا۔ یہ دور اس وقت ختم ہوا جب 1799ء میں نپولین بوناپارٹ نے اقتدار سنبھالا۔
1807ء:	رابرٹ فلٹن نے دنیا کی پہلی تجارتی بھاپ والی کشتی کلرمونٹ (Clermont) ایجاد کی۔
1889ء:	لوہے کا جالی دار ٹاور۔ ایفل ٹاور فرانس کے شہر پیرس میں تعمیر کیا گیا تھا۔

مہارتیں: (Skills)



- یورپ میں جدید دور کی شناخت کے لیے ٹائم لائن کا استعمال کریں۔
- متعلقہ کتابیں پڑھیں، انٹرنیٹ سے تلاش کریں اور یورپ میں جدید دور کے بارے میں معلومات اکٹھی کریں۔
- متعلقہ کتابیں پڑھیں، انٹرنیٹ سے تلاش کریں اور صنعتی انقلاب کے فوائد اور نقصانات کے بارے میں معلومات اکٹھی کریں۔
- اُن ایجادات کو دریافت کریں جو بھاپ کے انجن کی وجہ سے ہوئیں۔
- برصغیر پر صنعتی انقلاب کے کچھ اثرات کا تجزیہ کریں۔
- وضاحت کریں کہ کس طرح یورپی ممالک نے اپنی صنعتوں کے لیے خام مال کی تلاش میں ایشیائی اور افریقی ممالک پر اپنی کالونیوں کے طور پر قبضہ کرنا شروع کیا۔

اہم نکات (Main Points)

1۔ یورپ میں نشاۃِ ثانیہ 15ویں اور 16ویں صدی عیسوی کی ایک ثقافتی، سماجی اور سیاسی تحریک تھی۔

2۔ اصلاحی تحریک نے قرونِ وسطیٰ کے مذہبی نظام کو چیلنج کیا۔

3۔ روشن خیالی 17ویں اور 18ویں صدی عیسوی کی ایک فکری اور ثقافتی تحریک تھی جس نے فنکاروں اور سائنسدانوں کی فکر کو بڑھایا۔

4۔ فرانسیسی انقلاب جسے جدید دور کا آغاز کہا جاتا ہے، 1789ء میں شروع ہوا۔ اس نے فرانس کے ہر پہلو اور یورپ کے بیشتر حصوں کو متاثر کیا۔

5۔ 1760ء اور 1860ء کے دوران میں صنعتی انقلاب بڑی صنعت کاری اور جدت کا دور تھا۔

6۔ امریکی صنعتی انقلاب جسے عام طور پر دوسرا صنعتی انقلاب کہا جاتا ہے، 1870ء کی دہائی میں شروع ہوا اور دوسری جنگ عظیم تک جاری رہا۔

7۔ لیونارڈو ڈاونچی (1452-1519ء) ایک اطالوی فنکار اور ایک حقیقی نشاۃِ ثانیہ کا آدمی تھا۔ مونالیزا اس کی مشہور پینٹنگ ہے۔

Web version of PCTB Textbook Not for sale

8۔ مائیکل اینجلو (1475-1564ء)، ایک اطالوی مجسمہ ساز، مصوّر اور اعلیٰ نشاۃِ ثانیہ کا شاعر تھا۔ ان کا سب سے مشہور کام روم میں سینٹ پیٹرز باسیلیکا تھا۔

9۔ رافیل (1483-1520ء) ایک اطالوی مصوّر اور اعلیٰ نشاۃِ ثانیہ معمار تھا اور نئے فنکارانہ انداز کا علمبردار تھا جسے مینرازم (Mannerism) کہا جاتا ہے۔

10۔ ولیم شیکسپیئر (1564-1616ء)، انگریزی زبان کا سب سے بڑا مصنف اور دنیا کا سب سے بڑا ڈراما نگار سمجھا جاتا ہے۔ رومیو اینڈ جولیٹ، ہیملیٹ، اوتھیلو، کنگ لیئر اور میکبیتھ ان کے عظیم ڈرامے ہیں۔

11۔ گلیلیو گلیلی (1564-1642ء)، ایک اطالوی فلسفی، ماہر فلکیات اور ریاضی دان تھا جس نے سائنس میں عظیم حصہ ڈالا۔ اُس نے سیاروں اور ستاروں کے مشاہدے کے لیے دوربین کے استعمال کا آغاز کیا۔

12۔ سینٹ تھامس مور (1478-1535ء)، ایک انگریز مصنف، وکیل، سیاست دان، سماجی فلسفی اور نشاۃِ ثانیہ کے انسانیت پسند شخص تھے۔

13۔ کرسٹوفر کولمبس ایک اطالوی سیاح اور جہاز ران تھا جس نے 1492ء میں امریکا دریافت کیا۔

14۔ پرتگالی سیاح واسکوڈے گاما بحری راستے سے ہندوستان پہنچنے والا پہلا یورپی تھا۔

15۔ پیڈرو الواریس کیبرل (1467-1520ء) نے جنوبی امریکہ میں برازیل دریافت کیا۔

16۔ بھاپ کا انجن، صنعتی انقلاب کی سب سے اہم ایجادات میں سے ایک تھا۔

17۔ تھامس سیورے نے 1698ء میں پہلا بھاپ کا انجن ایجاد کیا۔

18۔ پہلا ایندھن جلانے والا عملی انجن، تھامس نیوکومن نے 1712ء میں ایجاد کیا۔

19۔ جیمز واٹ، سکاٹش مکینیکل انجینئر نے 1776ء میں اپنے واٹ سٹیم انجن کے ساتھ نیو مین سٹیم انجن کو بہتر کیا۔

20۔ 1804ء میں، رچرڈ ٹریوتھک، ایک برطانوی موجد نے پہلی بار بھاپ سے پٹڑی پر چلنے والا انجن بنایا۔

Web version of PCTB Textbook
Not for Sale

مشق

سوال 1: درست جواب پر (✓) نشان لگائیں۔

(i) فرانسیسی انقلاب کا آغاز ہوا:

(الف) 1769ء میں (ب) 1779ء میں (ج) 1789ء میں (د) 1799ء میں

(ii) کارل مارکس فلسفی، تعلق رکھتا تھا:

(الف) جرمنی سے (ب) فرانس سے (ج) اٹلی سے (د) سکاٹ لینڈ سے

(iii) لیونارڈو ڈاونچی ایک اطالوی تھا:

(الف) بادشاہ (ب) فنکار (ج) سیاح (د) نقشہ نگار

(iv) پہلا بھاپ کا انجن تھامس سیورے نے ایجاد کیا تھا:

(الف) 1668ء میں (ب) 1678ء میں (ج) 1688ء میں (د) 1698ء میں

(v) نشاۃِ ثانیہ کا پہلا اور سب سے اہم عنصر زوال تھا:

(الف) کمیونزم کا (ب) سامراجیت کا (ج) جاگیرداری کا (د) سرمایہ داری کا

سوال نمبر2: درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں:

(i) گلیلیو گیلیلی کون تھا؟

(ii) پہلی کامیاب تجارتی بھاپ والی کشتی کس نے ایجاد کی؟

(iii) صنعتی انقلاب کے تین فائدے لکھیں۔

(iv) ''نشاۃِ ثانیہ'' سے کیا مراد ہے؟

(v) روشن خیالی کی تحریک کب شروع ہوئی؟

سوال 3: درج ذیل سوالات کے جوابات تفصیل سے لکھیں:

(i) یورپ میں جدید دور کے چند اہم واقعات بیان کریں۔

(ii) یورپ میں نشاۃِ ثانیہ کے دور کے اہم لوگوں کو اُجاگر کریں۔

(iii) صنعتی انقلاب کے فوائد پر بحث کریں۔

(iv) صنعتی انقلاب کے پیچھے کچھ وجوہات بیان کریں۔

(v) بھاپ کا انجن صنعتی انقلاب کی سب سے اہم ایجادات میں سے ایک تھا، بیان کریں۔

(vi) دریافت کے زمانے پر ایک نوٹ لکھیں۔

Web version of PCTB Textbook
Not for Sale



سیکھنے کی سرگرمیاں: (Learning Activities)

استاد کے کرنے کے کام

1۔ طالب علموں کو اس بات کی نشان دہی کرنے میں مدد کرنے کے لیے ایک مباحثہ کروائیں کہ یورپی ممالک نے ایشیائی اور افریقی ممالک پر اپنی صنعتوں کے لیے خام مال کی تلاش میں اپنی کالونیوں کے طور پر کس طرح قبضہ کرنا شروع کیا۔

2۔ صنعتی فوائد کا تجزیہ کرنے اور معلومات اکٹھی کرنے کے لیے کلاس کو گروپس میں تقسیم کریں۔

3۔ دنیا پر صنعت کاری کے اثرات کی نشان دہی کریں۔

4۔ صنعتی انقلاب کے فوائد اور نقصانات پر بات کرنے کے لیے ایک ویڈیو دکھائیں۔

5۔ بھاپ والے انجن کی وجہ سے ہونے والی ایجادات کو دریافت کرنے میں طلبہ کی مدد کے لیے تحقیقی طریقہ کار کا استعمال کریں۔



تنقیدی سوچ: (Critical Thinking)

یورپ میں جدید دور کے بارے میں تنقیدی سوچ کے سوالات

1۔ وہ کون سی تبدیلیاں تھیں جنھوں نے جدید دور کو تشکیل دیا؟

2۔ کون سے دو عوامل نے اٹلی میں نشاۃِ ثانیہ کو فروغ دیا؟

3۔ نشاۃِ ثانیہ نے یورپی فن اور فکر میں کیسے انقلاب برپا کیا؟

4۔ وہ کون سے دو طریقے ہیں جس میں ولیم شیکسپیئر کے کام نے نشاۃِ ثانیہ کے اثرات کو ظاہر کیا۔



کلاس روم پراجیکٹ

یورپ میں نشاۃ ثانیہ کے دور کے سر آئزک نیوٹن، مارٹن لوتھر، سینڈرو بوٹیسیلی جیسی مشہور شخصیات کے بارے میں معلومات (زندگی کا دورانیہ، تصاویر، اہم کام وغیرہ) اکٹھا کریں۔ ایک چارٹ بنائیں اور کلاس روم میں ڈسپلے کریں۔

Web version of PCTB Textbook
Not for Sale